خلاصۃ السور

مضامینِ قرآن

سورتوں کے موضوعات
اور
خلاصے



مولانا الطاف الرحمٰن عباسی

ناشر
القرطبہ للنشر والتوزیع

خلاصۃ السور

مضامینِ قرآن

سورتوں کے موضوعات اور خلاصے

مولانا الطاف الرحمن عباسی

القرطبۃ للنشر والتوزیع
جامعہ قرطبہ، کلفٹن بلاک ا، کراچی

نام کتاب: خلاصۃ السُّوَر (مضامینِ قرآن)

موضوع: سورتوں کے موضوعات اور خلاصے

تصنیف: مولانا الطاف الرحمٰن عباسی

سن طباعت: ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

تعداد: ۱۱۰۰

القرطبۃ للنشر والتوزیع

جامعہ قرطبہ، کلفٹن بلاک ا، کراچی

تعارفی کلمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ کَانَ لِلدِّیْنِ سَنَدًا، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا لِلدِّیْنِ وَتَدًا، اَمَّا بَعْدُ

اصلاحِ معاشرہ اور اصلاحِ امت میں قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ وہ دو عظیم نورانی سلسلے ہیں جن کے ذریعے اندھیرے کو نور، اور جہالت کو علم سے بدلا جاسکتا ہے۔

جامعہ قرطبہ نے ان دونوں سلسلوں کو عام کرنے اور ان کی نشرواشاعت کو اپنا مشن بنایا ہے، چنانچہ جامعہ کے اساتذہ اور فضلاء نے مساجد میں تجوید قرآن کریم، تفسیر قرآن کریم، سیرت طیبہ، اسوۂ حسنہ، تاریخ اسلام اور مسائل کے دروس اور حلقے منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ جس میں امت کے مختلف طبقات شریک ہو کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

آپ کے ہاتھوں میں خلاصۃ السور، مضامین قرآن ہے، جو ہمارے جامعہ قرطبہ کے مدیر شیخ الطاف الرحمن عباسی حفظہ اللہ تعالیٰ کی علمی کاوش ہے، موصوف ایک طویل عرصے سے طلبہ، طالبات اور عوام کے حلقے میں تفسیر کی سعادت و توفیق سے مشرف ہیں۔ اس قرآنی نور کے جامعہ اور علاقے پر بڑے اثرات اور برکات ہیں۔

اس سے قبل سیرت طیبہ طبع ہو کر قبولیت پاچکی ہے اور مختلف جگہوں پر اس کا درس جاری ہے، اب یہ مضامین اور خلاصے اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے، اس امید کے

ساتھ امت کے سامنے اور خاص طور پر علماء اور ائمہ مساجد کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں کہ وہ ان شاء اللہ معاشرہ اور امت کی اصلاح میں ان سلسلوں کو جاری فرمائیں گے ،اور سیرت طیبہ اور مضامینِ قرآن ان کے کام کو آسان بنانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالی مجھ سمیت تمام اہلِ علم کو استفادے کی توفیق عطا فرمائے! مؤلف اور ان کے معاونین کو بہترین جزاء عطا فرمائے، اور اور اس محنت و کاوش کو مؤلف، والدین، مشائخ، اساتذہ، معاونین اور جملہ امت کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے! آمین۔

گر ہمی خواہی مسلمان زیستن:: نیست ممکن جز بقرآن زیستن

عباد الرحمٰن العباسی

خادم جامعہ قرطبہ

و جامعۃ الصدیق، کلفٹن، کراچی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصۃ السُّوَر، مضامین قرآن

پس منظر و پیش منظر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو وجود بخشا، اس کے بعد ہدایت کے مختلف ذرائع مخلوق کو عطا کیے۔

۱۔ **ہدایتِ فطرت**

ہدایت کا یہ نظام تمام مخلوقات کے لیے عام ہے، یعنی ہر چیز کو فطری ہدایت دی کہ ہر ایک اپنی فطری بناوٹ میں چل رہی ہے، رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی۔

۲۔ **ہدایتِ حواس :۔**

اس کے بعد حیوانات میں فطری ہدایت کے ساتھ احساسی ہدایت رکھی، یعنی حواس کے ذریعے ان کو شعور نصیب کیا۔

۳۔ **ہدایتِ عقل :۔**

اس دوسرے مرحلے کے بعد تیسرا مرحلہ آتا ہے، جہاں انسان اکیلا رہ جاتا ہے، وہ ہے عقلی ہدایت، یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جوہرِ عقل نصیب کیا، جس کی وجہ سے وہ باقی حیوانات سے اشرف اور ممتاز ہوگیا۔

ان تین ذرائع کے بعد کیا کسی اور ہدایت کی بھی انسان کو ضرورت ہے؟

اس کا جواب دینے سے پہلے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ آیا انسان ان تینوں ذرائع سے اپنی ہدایت میں یقین کی سرحد کو پہنچ سکتا ہے؟ خصوصاً زندگی کے حوالے سے وہ سوالات کہ جن کا جواب مذکورہ ذرائع کے ادراک سے باہر ہے، مثلاً میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کہاں جاؤں گا؟ اور اس زندگی میں مجھے کیا کرنا ہے؟ یہ دنیا کس نے بنائی؟ اور کس مقصد کے لیے بنائی وغیرہ؟

مذکورہ ذرائع انسان کی صرف جسمانی اور حسی تقاضوں کو مطمئن کرسکتے ہیں، اور اس محدود، مادی اور فانی زندگی کے حوالے سے جواب دے سکتے ہیں، لیکن ان بنیادی سوالات کے جواب دینے قاصر ہیں۔ یقیناً کسی ایسے ذریعۂ ہدایت کی انسان کو لازمی ضرورت ہے جو ان سوالات کی تشنگی کو دور کردے، اور اطمینان و یقین عطا کرے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کی آبادی میں تقریباً ۹۵٪ لوگ کسی نہ کسی مذہب اور عقیدہ سے وابستہ ہیں، یہ ایک

مشترکہ شہادت ہے کہ "عقل انسانی" انسان کو یقین دلانے کے لیے ناکافی ہے، عقل تغیر پذیر ہے۔اور بقولِ حضرت مجدد الف ثانی "استدلال محض کے پاؤں کمزور ہوتے ہیں"۔ اور استدلال کا عادی کسی بات پر ٹھہر نہیں سکتا،یقین کے لیے مذہب کی ضرورت ہے

۴۔ ہدایتِ وحی

گذشتہ تین ذرائعِ ہدایت کے بعد جو چوتھا ذریعہ ہے وہ ہے"ہدایتِ وحی" یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو اپنا پیغمبر بنا کر ان پر اپنا پیغام اتارا ، اسی پیغام کو وحی کہا جاتا ہے، جو کہ انسان کی انہی ضروریات کو پورا کرنے کے کام آتی ہے، جو ضروریات ہمارے حواسِ خمسہ اور عقل کے ذریعے پوری نہیں ہو سکتیں، الغرض جہاں انسانی مادی اور عقلی وسائل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، اس مقام پر وحیِ الٰہی انسانوں کے لیے رہنمائی کا کام دیتی ہے۔

قرآن کریم ، سورتیں اور مضامین

ہر زمانے میں ہر پیغمبر پر وحی آئی ،بعض پر صرف زبانی وحی آئی ، اور بعض پر کتب اور صحائف کی صورت میں، سب سے آخر میں تمام انبیاء کے خاتم اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے، اور ان پر تمام کتابوں کی خاتم اور سردار کتاب قرآن مجید اتاری گئی۔ رسول اللہ ﷺ اعلان نبوت کے بعد اس دنیا میں ۲۳ سال رہے، اور اس پورے عرصے میں آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

قرآن کریم کی سورتیں کل ایک سوچودہ ہیں ،جو نزول کے اعتبار سے دو قسموں میں تقسیم ہیں:

ا۔ ہجرت سے قبل نازل ہونے والی سورتیں ،ان کی تعداد چھیاسی ہے، اور یہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں۔

۲۔ ہجرت کے بعدنازل ہونے والی سورتیں، ان کی تعداد اٹھائیس ہے،اور یہ مدنی سورتیں کہلاتی ہیں۔

مکی سورتوں میں عقائد اور اخلاق کی تعلیم غالب ہوتی ہے،جبکہ مدنی سورتوں میں احکام اور نظام کی تعلیم غالب ہوتی ہے، دوسرے الفاظ میں مکی سورتوں میں امت کی تاسیس ہے، اور مدنی سورتوں میں معاشرہ اور ریاست کی تاسیس ہے۔

پس منظر

اس تمہید کے بعد ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ آپ کے ہاتھوں میں جو مجموعہ ہے، یہ قرآن کریم کی سورتوں کے خلاصے اور مضامین ہیں، جو مختلف مواقع پر قرآن کریم کی تفسیرپڑھاتے ہوئے مرتب کیے گئے ، اوراس کاپس منظریہ ہے کہ مختلف اساتذہ مثلاًحضرت مولانا

سرفراز خان صفدر، حضرت مولانا شیر علی شاہ مدنی، حضرت مولانا یوسف رحیم یاوی رحمہم اللہ اجمعین کے پاس دوروں میں شریک ہونے کے بعد جب تفسیر کی تدریس کا دوروں میں اور دیگر مواقع میں موقع ملا تو اپنے طبعی رجحان اور ذوق کی بنا پر سورتوں کے خلاصوں اور مضامین کا بھی اہتمام رہا، اس حوالے جو مواد میسر آسکا اس کا مطالعہ کیا، یہ مواد تین طرح کا تھا:۔

بعض میں صرف موضوعات، خلاصے اور مضامین تھے، تفسیر نہیں تھی، مثلاً سمط الدرر مولانا طاہر صاحب پنج پیری، مولانا عبدالسلام صاحب رستمی، خلاصۂ سور مولانا یوسف صاحب رحیم یاوی، خلاصۂ سور مولانا نذیر صاحب ایبٹ آبادی، قرآنی سورتوں کا نظم جلی خلیل الرحمن چشتی۔

بعض تفاسیر تھیں، لیکن ان میں موضوعات، خلاصوں اور مضامین کا اہتمام تھا، مثلاً التفسیر الموضوعی جامعۃ الشارقۃ، التحریر و التنویر ابن عاشور، ظلال القرآن سید قطب شہید رحمہم اللہ۔

اور بعض وہ تفاسیر تھیں جن میں اگرچہ موضوعات اور خلاصوں کا اہتمام نہیں تھا، لیکن ربط کا اہتمام کیا گیا تھا، جس سے مضامین اور خلاصوں کی تیاری میں آسانی مل سکتی تھی، مثلاً تفسیر کبیر امام رازی، البحر المحیط ابوحیان اندلسی، نظم الدرر علامہ بقاعی، بیان القرآن حضرت تھانوی، تفسیر حقانی مولانا عبدالحق حقانی رحمہم اللہ، ان تینوں قسم کے مواد کا حتی الوسع مطالعہ کیا گیا، اور کہیں کچھ اپنے خواطر اور واردات ہیں، اس میں بنیاد حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے خلاصے ہیں، وہیں سے یہ سلسلہ شروع ہوا، لیکن حضرت لاہوری نے رکوع رکوع کا اعتبار کیا ہے، ہم نے رکوعات کے بجائے مضامین کا اعتبار کیا ہے، اور حتمی شکل بننے میں جامعۃ الشارقہ سے شائع ہونے والی "التفسیر الموضوعی" سے مدد ملی۔

بحمداللہ کئی سالوں کی محنت کے بعد یہ مجموعہ تیار ہو کر آپ کے سامنے ہے، اگر کہا جائے کہ تقریباً ۲۰۰۰ء کے آس پاس یہ سلسلہ شروع ہوا، ۲۰۱۸ء میں پورا ہوا، اور اس کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے میں تقریباً ۱۸ سال کا عرصہ لگا ہے، تو یہ بات ٹھیک ہوگی۔

اس دوران کئی حضرات نے اس کام میں مختلف انداز سے اپنا اپنا حصہ ڈالا، اللہ تعالیٰ سب کو دنیا اور آخرت میں بھرپور بدلہ نصیب فرمائے۔

پیش منظر:

یہ کام چونکہ مرحلہ وار ہوا ہے، اس لئے مرحلہ وار اس کا تعارف کیا جاتا ہے۔

پہلا مرحلہ:

پہلے یہ خلاصے زبانی بیان کیے جاتے تھے، اس کے بعد ان کو کمپوز کیا گیا، اور طلبہ اسی کمپوز شدہ فائل کو

فوٹوکاپی کر کے اپنے استعمال میں لاتے رہے، پہلے صرف اجمالی اور مرکزی مضامین میں حوالے درج کیے گئے تھے، یعنی پورا مضمون فلاں آیت سے فلاں آیت تک ہے، لیکن تفصیلی اور ذیلی مضامین کے حوالے درج نہیں تھے ۔

دوسرا مرحلہ:

اس مرحلے میں تفصیلی مضامین کے حوالے بھی لکھے گئے، گویا کہ جوبات بھی خلاصے میں آئی ہے، چاہے وہ مرکزی عنوان میں آئی ہو یا ذیلی عنوان میں سب کے حوالے لکھ دیے گئے ۔

تیسرا مرحلہ:

یہ آخری مرحلہ ہے، اس کے دوران خلاصوں میں بہت سی تعبیرات تبدیل کی گئی ہیں، کئی جگہوں میں اضافے کیے گئے ، خلاصوں سے قبل سورت کے شروع میں "تعارف نامہ" لگایا گیا ہے۔

حتمی ترتیب

کئی مراحل سے گزرنے کے بعد اب جو آپ کے ہاتھوں میں خلاصے اور مضامین ہیں، ان کی ترتیب یہ ہے: ۔

۱۔ ہر سورت کے شروع میں ایک تعارف نامہ ہے، جس میں سورت کے حوالے سے کچھ بنیادی معلومات ہیں، مثلاً سورت کا نام، زمانۂ نزول، ترتیب، اعداد و شمار، ما قبل کے ساتھ ربط، سورت کے اول و آخر میں ربط وغیرہ ۔

۲۔ سورت کا موضوع، پھر دو قسم کے خلاصے: اجمالی اور تفصیلی۔ اجمالی خلاصے میں سورت کے مرکزی مضامین آجاتے ہیں، اور تفصیلی مضامین میں ان مرکزی مضامین کے ذیل میں آنے والے مضامین آجاتے ہیں ۔ دونوں قسموں کے ساتھ آیتوں کے حوالے درج کردیے گئے ہیں۔

فائدہ اٹھانے کا طریقہ

مختلف طبقات اپنے انداز اور ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں:۔

خطباء حضرات

خطباء حضرات اپنے موضوعات کا انتخاب اور اس کے لیے مواد بہت آسانی کے ساتھ یہاں سے لے سکتے ہیں، اور اگر خطباء حضرات ترتیب وار پورے قرآن کریم کو خطبات میں بیان کرنا چاہیں تو یہ مجموعہ ان کے لیے تیار کام ہے۔

مدرسین حضرات

مدرسین حضرات اگر اپنے اسباق کے ساتھ یہ خلاصے بیان کریں تو خود کے اندر بھی اور طلبہ میں بھی مضامینِ قرآن سے مناسبت کو محسوس کرسکتے ہیں، اسی طرح رمضان المبارک میں تراویح کے ساتھ خلاصہ سنانے والوں کے لیے تیار کام ہے۔

پیغامِ قرآن کو سمجھنے کے طالب

اور ان سب کے علاوہ ویسے مضامین قرآن کریم سے تعلق رکھنے اور پیغام قرآن کو سمجھنے کا شوق رکھنے والے تمام افراد کے لیے یہ مجموعہ ایک تحفہ ہے۔

عاجزانہ درخواست:

اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والوں سے پہلی درخواست یہ ہے کہ طلبِ ہدایت کی نیت کرکے پڑھیں، محض معلومات بڑھانے کی نیت سے پڑھنے کا مطلب یہ ہوگا جیسے بیش بہا چیز سے نکمی نیت کی، لہٰذا اپنی زندگی سنوارنے، عقائد و اعمال کی اصلاح، انعام یافتہ لوگ، غضب یافتہ لوگ اور گمراہ لوگ انعام، غضب اور گمراہی کے اسباب کی پہچان کی نیت کرلیں۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ اگر فائدہ ہو تو اس کام میں شریک تمام افراد، ان کے والدین، اساتذہ، مشائخ، بلکہ اس سے فائدہ اٹھانے والوں سمیت سب کے لیے رضائے الٰہی، مغفرت اور رحمت کی دعا کردے۔

والسلام

الطاف الرحمٰن عباسی

۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

فہرست عنوانات

تمت الفہرسة

آیاتُها ٧ (١) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (٥) رُکوعُها ١

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ الفاتحۃ،ام القرآن،ام الکتاب،الشفاء، السبع المثانی،الرقیۃ

٢ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب مصحفی نمبر:١ نزولی نمبر: ٥ (سورۃ المدثر کے بعد اور سورۃ اللہب سے پہلے)

٤ اعداد وشمار رکوعات: ١ آیات: ٧ کلمات: ٢٧ حروف: ١٤٠

٥ ربط

١۔اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات : رب ، رحمٰن، رحیم اور مالک کا ذکر ہے، آئندہ سورتوں میں اِن چاروں صفات کی تفصیل ہے۔

٢۔اس سورت میں بندوں کے حوالے سے عبادت، استعانت اور طلبِ ہدایت کا ذکر ہے، آئندہ سورتوں میں اِن تینوں باتوں کی وضاحت ہے۔

٣۔اس سورت میں تین قسم کے لوگ : انعام یافتہ، غضب یافتہ، اور گمراہوں کا ذکر ہے، آئندہ سورتوں میں اِن تینوں قسموں کی تفصیل ہے۔

٦ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا ذکر ہے،اورسورت کے آخر میں ان صفات کے مظاہر: مختلف بندوں کا ذکر ہے۔

موضوع

دستورِ زندگی

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: خدا شناسی (معبود برحق کا تعارف)۔ آیت: ۱ تا ۳

دوسرا مضمون: خود شناسی (بندہ کی ذمہ داری)۔ آیت: ۴ تا ۷

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: خدا شناسی (معبود برحق کا تعارف)۔ آیت: ۱ تا ۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳

معبود حقیقی سے متعلق پانچ باتوں کا تذکرہ ہے:

۱۔ معبود حقیقی کا نام "اللہ" ہے۔ ۲۔ اس کی ایک صفت رب ہے، جس کے نتیجے میں کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ (آیت: ۱)

۳۔ اس کی دوسری صفت رحمان ہے، جس کے نتیجے میں مخلوق کا آپس میں تعلق ہے۔ (آیت: ۲)

۴۔ اس کی تیسری صفت رحیم ہے، جس کا مظاہرہ آخرت میں ایمان والوں کیساتھ خاص رحمت کی صورت میں ہوگا۔ (آیت: ۲)

۵۔ اس کی چوتھی صفت مالک یوم الدین ہے، جس کا مظاہرہ کفار کیساتھ آخرت میں عدل کی صورت میں ہوگا۔ (آیت: ۳)

دوسرا مضمون: خود شناسی (بندہ کی ذمہ داری)۔ آیت: ۴ تا ۷

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ .... غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد بندے کی ذمہ داریوں کے حوالے سے پانچ باتوں کا تذکرہ ہے:

۱۔ عبادت: یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور باقی سب سے براءت۔ (آیت: ۴)

۲۔ استعانت: یعنی اپنی مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے دعا۔ (آیت: ۴)

۳۔ طلب ہدایت: یعنی بڑی ضرورت: صراط مستقیم اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ (آیت: ۵)

۴۔ طلب انعام: یعنی انعام یافتہ جماعت میں شامل ہونے کی دعا کرتا ہے۔ (آیت: ۶)

۵۔ غضب اور ضلال سے پناہ: یعنی غضب یافتہ اور گمراہ قوم کا فرد ہونے سے پناہ مانگتا ہے۔ (آیت: ۷)

ایاتہا ۲۸۶ | رکوعاتہا ۴۰

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (۲) (۸۷)

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ البقرۃ،فسطاط القرآن،سنام القرآن

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖۤ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۲ نزولی نمبر:۸۷ (سورۃ المطففین کے بعد،اور سورۃ آل عمران سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۴۰ آیات:۲۸۶ کلمات: ۲۵۵۰۰ حروف: ۲۵۰۲۵۰۰

۵ ربط

۱۔ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات: رب، رحمٰن، رحیم اور مالک کا ذکر آیا، اس سورت میں اِن چاروں صفات کی تفصیل ہے۔

۲۔ سورۃ الفاتحہ میں بندوں کے حوالے سے عبادت، استعانت اور طلبِ ہدایت کا ذکر ہوا، اس سورت میں اِن تینوں باتوں کی وضاحت ہے۔

۳۔ سورۃ الفاتحہ میں تین قسم کے لوگ: انعام یافتہ، غضب یافتہ، اور گمراہوں کا ذکر آیا، اس سورت میں اِن تینوں قسموں کی تفصیل ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اہلِ ایمان کا ذکر ہے،اور آخر میں بھی اہلِ ایمان کا ذکر ہے۔

موضوع

اسلام اور یہودیت کا موازنہ

اجمالی خلاصہ

مقدمہ۔آیت:۱تا۳۹

ہدایت الٰہی اور اس کی ضرورت

ماقبل کے ساتھ ربط:

۱۔سورۃ الفاتحہ میں ہدایت کی طلب کا ذکر ہوا۔یہاں کتابِ ہدایت کی آمد اور لوگوں کے سلوک کا تذکرہ ہے۔

۱۔کتاب ہدایت اور لوگوں کا سلوک۔(آیت:۱تا۲۰)

۲۔کتاب ہدایت کی دعوت۔(آیت:۲۱تا۲۹)

۳۔کتاب ہدایت کی ضرورت۔(آیت۳۰تا۳۹)

پہلا حصہ،آیت:۴۰تا۱۴۱

تذکرہ بنی اسرائیل:حالات اور انجام

پہلا مضمون:بنی اسرائیل کی کامیابی کے لئے چودہ احکامات کا مجموعہ(آیت:۴۰تا۴۶)

دوسرا مضمون:بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔(آیت۴۷تا۷۴)

تیسرا مضمون:بنی اسرائیل اور خاتم الانبیاء ﷺ۔(آیت۷۵تا۱۲۳)

چوتھا مضمون:بنی اسرائیل اور ملت ابراہیمی۔(آیت۱۲۴تا۱۴۱)

دوسرا حصہ، آیت: ۱۴۲ تا ختم سورت

تذکرہ امت مسلمہ: تربیت اور تنظیم

پہلا مضمون: امت مسلمہ کا تعارف۔ (آیت ۱۴۲ تا ۱۵۱)

دوسرا مضمون: تربیت کا پہلا مرحلہ: افراد کی اصلاح۔ (آیت: ۱۵۲ تا ۱۷۷)

تیسرا مضمون: تربیت کا دوسرا مرحلہ: معاشرہ کی اصلاح۔ (آیت: ۱۷۸ تا ۱۸۸)

چوتھا مضمون: تربیت کا تیسرا مرحلہ: اسلامی ریاست کا قیام۔ (آیت: ۱۸۹ تا ۲۱۸)

پانچواں مضمون: اسلامی ریاست کا نظام (خاندانی نظام کا خاکہ)۔ (آیت: ۲۱۹ تا ۲۴۲)

چھٹا مضمون: امت مسلمہ کی تنظیم۔ (آیت: ۲۴۳ تا ختم سورت)

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ، آیت: ۱ تا ۳۹

ہدایت الٰہی اور اس کی ضرورت

(۱) کتاب ہدایت اور لوگوں کا سلوک: (آیت: ۱ تا ۲۰)

(الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ...... اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور وحی آ گئی۔ (آیت: ۱، ۲)

وحی آنے کے بعد لوگوں کی تین قسمیں بن گئیں:

۱۔ مؤمنین ۲۔ کفار ۳۔ منافقین

مؤمنین...... پانچ صفات اور انجام:

۱۔ غیب پر ایمان (آیت: ۳)

۲۔ نماز کی پابندی (آیت: ۳)

۳۔ مال اور صلاحیت کا صحیح خرچ (آیت: ۳)

۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان (آیت: ۴)

۵۔ آخرت پر یقین (آیت: ۴)

مؤمنین کاانجام دنیامیں یہ ہوا کہ ہدایت ملی، اور آخرت میں فلاح وکامیابی حاصل ہوگی۔(آیت:۵)

کفار.....نشانی اورانجام:

کفارکی نشانی ضداورہٹ دھرمی ہے۔(آیت:٦)

کفارکاانجام دنیامیں یہ ہوا کہ دلوں پرمہرلگ گئی، اورآخرت میں ان کے لئے عذاب عظیم ہوگا۔(آیت:۷)

منافقین......چارعلامات اورانجام:

ا۔چالبازی(آیت:۹)   ۲۔ہٹ دھرمی(آیت:۱۱)   ۳۔بےاثراہل ایمان کی تحقیر(آیت:۱۳)

۴۔بااثراہل ایمان کی چاپلوسی(آیت:۱۴)

ان علامات کےعلاوہ مزیدوضاحت کے لئے دومثالیں بیان کی گئی ہیں:

پہلی مثال پکےمنافقین یاکفارکےبارےمیں ہے۔(آیت:۱۷،۱۸)

دوسری مثال عام منافقین یاترددمیں پڑےہوئےمنافقین کےبارےمیں ہے۔(آیت:۱۹،۲۰)

منافقین کا انجام خسارہ اور گمراہی ہے۔ (آیت:۱٦)

② کتاب ہدایت کی دعوت:(آیت:۲۱تا۲۹)

(یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ ...... وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾)

کتاب ہدایت کی دعوت کیاہے؟

کتاب ہدایت کی بنیادی دعوت چاراصول ہیں اوریہی اصول اسلام اورکفرکےدرمیان سرحدہیں۔

چاراُصول:

ا۔اللہ پرایمان (آیت:۲۱،۲۲،۲۸تا۲۹)   ۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرایمان (آیت:۲۳)

۳۔کتاب اللہ پرایمان (آیت:۲۳تا۲٦،۲۷)   ۴۔آخرت پرایمان (آیت:۲۴،۲۵)

یہی وہ اصول ہیں جن پرپختہ یقین سےآدمی مسلمان، اوران میں کسی ایک پرشک یاانکارسےآدمی کافربنتاہے۔

③ کتاب ہدایت کی ضرورت:(آیت ۳۰تا۳۹)

(وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ ...... اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾)

چونکہ انسانیت کا منصب خلافت ہے، اس لئے اس منصب کی اہلیت کے معیار اور اس کی صحیح ادائیگی کے لئے بھی ہدایت الٰہی کی ضرورت ہے۔ (آیت ۳۰)

انسانیت اور اس دنیا کے آغاز ہی سے ہدایت الٰہی کی ضرورت رہی ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت اور پھر لغزش کی صورت میں توبہ کے ذریعے معافی سب ہدایت الٰہی سے وابستگی کے نتیجے میں ہوئے۔ (آیت ۳۱ تا ۳۹)

پہلا حصہ، آیت: ۴۰ تا ۱۴۱

تذکرہ بنی اسرائیل: حالات اور انجام

ماقبل کے ساتھ ربط:

تین قسم کے لوگوں کے تذکرے کے بعد اب ایسی قوم کا تذکرہ ہے جس میں یہ تینوں قسمیں جمع ہیں، یہ قوم بنی اسرائیل ہے: آغاز انعام سے، درمیان گمراہی سے، اور انجام غضب پر۔ انعام سے شروع ہونے والی یہ تاریخ غضب پر کیسے ختم ہوئی؟ اس حصے میں اس کا تذکرہ ہے۔

پہلا مضمون: اسبابِ انعام، چودہ احکام کا مجموعہ۔ آیت: ۴۰ تا ۴۶

(یٰبَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡٓ ......

بنی اسرائیل چونکہ "کتاب، علم اور فضیلت" کی دعویدار ہیں؛ اس لیے پہلے ان کو کامیابی اور عزت کے لیے چودہ احکام پر مشتمل ایک پروگرام پیش کیا جاتا ہے، ان چودہ احکام میں نو اوامر ہیں جن کو کرنا ہے، اور پانچ نواہی ہیں جن سے بچنا ہے۔

نو اوامر:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاد دہانی (آیت: ۴۰)
۲۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی پابندی (آیت: ۴۰)
۳۔ تقویٰ کی زندگی (آیت: ۴۰)
۴۔ قرآن پر ایمان (آیت: ۴۱)
۵۔ خوف خدا اور احتیاط کی زندگی (آیت: ۴۱)
۶۔ نماز کی پابندی (آیت: ۴۳)
۷۔ زکوٰۃ کی ادائیگی (آیت: ۴۳)
۸۔ جماعت کا اہتمام (آیت: ۴۳)
۹۔ صبر و استقامت (آیت: ۴۵)

پانچ نواہی:

ا۔ قرآن کے ساتھ کفر کرنے سے پرہیز۔ (آیت:۴۱)
۲۔ دین فروشی سے پرہیز۔ (آیت:۴۱)
۳۔ حق و باطل کو خلط کرنے سے پرہیز۔ (آیت:۴۲)
۴۔ حق کو چھپانے سے پرہیز۔ (آیت:۴۲)
۵۔ قول و عمل کے تضاد سے پرہیز۔ (آیت:۴۴)

دوسرا مضمون: اسبابِ غضب: ❶ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ آیت ۴۷ تا ۷۴

اس مضمون میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے دس انعامات اور ساتھ ہی ان کے آٹھ ایسے جرائم کا ذکر ہے جو غضب کے اسباب بنے۔

① دس انعامات: (آیت: ۴۷ تا ۶۰)

(يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ ......

...... كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۝۶۰)

ا۔ خاص انعامات میں جہان پر فضیلت ملی (آیت:۴۷)
۲۔ دشمن سے نجات ملی (آیت:۴۹)
۳۔ غرق ہونے سے بچے (آیت:۵۰)
۴۔ گناہ کے بعد معافی ملی (آیت:۵۱ تا ۵۲)
۵۔ تورات ملی (آیت:۵۳)
۶۔ موت کے بعد زندگی ملی (آیت:۵۵ تا ۵۶)
۷۔ بادل کا سائبان بنا (آیت:۵۷)
۸۔ من وسلویٰ، تیار خوراک ملی (آیت:۵۷)
۹۔ جابر قوم کے خلاف فتح ملی (آیت:۵۸،۵۹)
۱۰۔ صحرا میں پانی کا انتظام ہوا (آیت:۶۰)

② آٹھ جرائم: (آیت:۶۱ تا ۷۴)

(وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ ...... وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۷۴)

ا۔ آیات کا انکار کیا (آیت:۶۱)
۲۔ انبیائے کرام کو قتل کیا (آیت:۶۱)
۳۔ احکامات کی نافرمانی کی (آیت:۶۱)
۴۔ حدود سے تجاوز کیا (آیت:۶۱)
۵۔ وعدوں سے انحراف کیا (آیت:۶۳،۶۴)
۶۔ حیلے بنائے (آیت:۶۵،۶۶)
۷۔ بے جا سوالات کئے (آیت:۶۷ تا ۷۱)
۸۔ بے گناہ پر الزام تراشی کی (آیت:۷۲،۷۳)

اس مضمون میں بنی اسرائیل کے علماء اور عوام، دونوں قسم کے طبقات کے کردار کا ذکر ہے۔

① بنی اسرائیل کے طبقات: (آیت: ۷۵ تا ۸۲)

(اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ......

...... وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾)

۱۔علماء اور ان سے جڑا ہوا طبقہ لفظی تحریف، معنوی تحریف اور نفاق میں مبتلا ہوا۔ (آیت: ۷۵، ۷۶، ۷۹)

۲۔عوام اصل دین سے دور محض تمناؤں میں مبتلا ہوئے۔ (آیت: ۷۸)

② بنی اسرائیل کی دینی حالت: (آیت: ۸۳ تا ۸۶)

(وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ ...... ۡ

...... فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾)

۱۔اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے انحراف ان کی عادت بن چکی ہے۔ (آیت: ۸۳)

۲۔احکام الٰہی میں من چاہی تقسیم کرتے ہیں۔ (آیت: ۸۴ تا ۸۶)

③ بنی اسرائیل اور انبیاء: (آیت: ۸۷، ۸۸)

(وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ......

...... بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾)

۱۔انبیاء کی تکذیب کی (آیت: ۸۷)　　۲۔انبیاء کو قتل کیا (آیت: ۸۷)

۳۔انبیاء سے تکبر اور تعصب کا سلوک کیا۔ (آیت: ۸۸)

④ بنی اسرائیل اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :(آیت:۸۹ تا ۹۶)

(وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ......

...... وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾)

۱۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار اور خوب پہچان کے باوجود اس کی رسالت کا انکار کیا۔(آیت:۸۹)

۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعصب کا سلوک کیا۔(آیت:۹۰)

۳۔جھوٹا حوالہ دے کر تورات کے علاوہ باقی کتابوں انکار کیا۔(آیت:۹۱تا۹۳)

حق کا انکار،انبیائے کرام کو قتل کرنا،کوہ طور کا ان کے سروں پر اٹھایا جانا،بچھڑے کی عبادت کرنا یہ ساری باتیں کیا تورات پر ایمان کا نتیجہ ہیں؟

دلائل سے عاجز آنے کے بعد ان کو مباہلہ (مرنے کی دعا) کی دعوت دی گئی ہے۔(آیت:۹۴تا۹۶)

⑤ بنی اسرائیل اور قرآن کریم:(آیت:۹۷ تا ۱۰۳)

(قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا......

...... اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾)

۱۔قرآن کی سند پر اعتراض کیا کہ لانے والے جبرائیل علیہ السلام ہیں۔(آیت:۹۷،۹۸)

۲۔متن قرآن پر اعتراض کیا کہ غیر واضح ہے۔(آیت:۹۹)

۳۔کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر جادوگری کی پیروی کی۔(آیت:۱۰۰تا۱۰۳)

⑥ بنی اسرائیل اور مسلمان: (آیت: ۱۰۴ تا ۱۱۲)

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾)

۱۔ مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (آیت: ۱۰۴ تا ۱۰۸)

۲۔ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (آیت: ۱۰۹ تا ۱۱۲)

⑦ بنی اسرائیل اور دیگر لوگ: (آیت: ۱۱۳ تا ۱۱۷)

(وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّ قَالَتِ ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔ یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾)

۱۔ بغیر کسی علم ودلیل کے اپنی حقانیت کے دعوے کرتے ہیں۔ (آیت: ۱۱۳)

۲۔ مساجد کی ظاہری اور باطنی ویرانی کا سبب بنتے ہیں۔ (آیت: ۱۱۴، ۱۱۵)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (آیت: ۱۱۶، ۱۱۷)

۴۔ آخر میں امت مسلمہ کو دین حق پر مضبوط رہنے اور عنادی طبقہ کے بے جا مطالبات سے متاثر نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے، اور ساتھ ہی بنی اسرائیل کو بھی قیامت کا دن یاد دلا کر دین حق کی طرف لوٹنے کی دعوت دی گئی ہے۔ (آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۳)

اس مضمون میں امتِ مسلمہ اور بنی اسرائیل کا موازنہ، ملتِ ابراہیمی کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ اور ملتِ ابراہیمی سے تعلق کے پانچ معیار بتائے گئے ہیں۔ اور یہی پانچ، اسبابِ انعام بھی ہیں۔

(وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ ......

......لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣١﴾)

۱۔ ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیت توحید ہے۔ (آیت: ۱۲۴)

۲۔ ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ (آیت: ۱۲۵ تا ۱۲۷)

۳۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت ابراہیم علیہ السلام نے ایک امت اور پیغمبر کی دعا کی۔ (آیت: ۱۲۸، ۱۲۹)

۴۔ یعقوب علیہ السلام نے وفات کے وقت توحید کی وصیت کی۔ (آیت: ۱۳۳)

۵۔ ابراہیم علیہ السلام کی ملت میں تمام انبیاء پر بلا تفریق ایمان لانا ہے۔ (آیت: ۱۳۶، ۱۳۷)

یہ تمام خصوصیات بنی اسرائیل کے بجائے امت مسلمہ میں پائی جاتی ہیں، معلوم ہوا کہ حق صرف امتِ مسلمہ کے پاس ہے اور وہی اہلِ حق ہیں۔

دوسرا حصہ، آیت: ۱۴۲ تا آخر سورت

تذکرہ امت مسلمہ: تربیت اور تنظیم

ما قبل کے ساتھ ربط:

۱۔ بنی اسرائیل یعنی غضب کا نشانہ بننے والی قوم کے تفصیلی تذکرے کے بعد اب انعام پانے والی امت یعنی امتِ مسلمہ کا تفصیلی تذکرہ شروع ہوتا ہے۔

پہلا مضمون: امت مسلمہ کا تعارف۔ (آیت ۱۴۲ تا ۱۵۱)

(سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾)

ہر امت کے تین بنیادی عناصر ہوتے ہیں:

۱۔ امت کا مرکز ۲۔ امت کے افراد ۳۔ امت کا قائد اور رہبر

① امت کا مرکز

امت مسلمہ کا مرکز مسجد حرام اور کعبہ مشرفہ ہے۔ اس کو اپنا قبلہ بنانے اور اس کی طرف رخ کرنے پر مختلف لوگوں کی طرف سے کئے گئے اعتراض کے پانچ جوابات دیئے گئے ہیں:

- سمت اصل نہیں اللہ تعالیٰ کا حکم اصل ہے، لہٰذا سمت کوئی بھی ہو فرق نہیں پڑتا۔ (آیت: ۱۴۲)
- قبلہ کی تبدیلی سے پیغمبر کی اتباع اور عقل کی اتباع کرنے والوں میں فرق واضح ہو جائے گا۔ (آیت: ۱۴۳)
- ہر امت کا اپنا قبلہ ہوتا ہے تو امت مسلمہ کا قبلہ مقرر ہونے پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے؟ (آیت: ۱۴۸)
- مسلمانوں کا مستقل قبلہ مقرر ہونے سے مسلمانوں کے خلاف حجت بازی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (آیت: ۱۵۰)
- جس طرح دین اسلام میں ہر چیز کامل ہے تو قبلہ بھی کامل ہے۔ (آیت: ۱۵۱)

② امت کے افراد

اس امت کے افراد ہر اعتبار سے معتدل افراد ہیں۔ (آیت: ۱۴۳)

③ امت کا قائد و رہبر

اس امت کے قائد و پیغمبر اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ (آیت: ۱۵۱)

دوسرا مضمون: تربیت کا پہلا مرحلہ: افراد کی اصلاح۔ (آیت: ۱۵۲ تا ۱۷۷)

(فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ......

...... اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾)

امت کی تربیت کے حوالے سے پہلے افراد کی تربیت ضروری ہے کیوں کہ افراد ہی سے معاشرہ بنتا ہے، اور افراد ہی سے امت بنتی ہے۔

افراد کی تربیت کے حوالے سے تین اصول بتائے گئے ہیں:۔

۱۔ افراد کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹھیک ہو

- ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ (آیت: ۱۵۲)
- مشکل حل ہونے پر شکر کریں۔ (آیت: ۱۵۲)
- حل نہ ہونے پر صبر کریں۔ (آیت: ۱۵۳)
- مستقل دعائیں لگے رہیں۔ (آیت: ۱۵۳)
- اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس کی یاد دلانے والی نشانیوں کی تعظیم کریں۔ (آیت: ۱۵۸)
- نظام کائنات کو اللہ تعالیٰ سے غفلت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنائیں۔ (آیت: ۱۶۴)

۲۔ حلال (طیب) اور حرام (مردار خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کی نذر) میں تمیز کا اہتمام کیا جائے، اور اس سلسلے میں جاہل و گمراہ آباء کی تقلید کرنے کے بجائے قانون الٰہی کو بنیاد بنایا جائے۔ (آیت: ۱۶۸ تا ۱۷۶)

۳۔ دین کو چند رسم و رواج یا چند جزوی احکام میں محدود سمجھنے کے بجائے دین کے بارے میں جامع تصور اپنایا جائے جو عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اور اخلاق سب کو جامع ہو۔ (آیت: ۱۷۷)

تیسرا مضمون: تربیت کا دوسرا مرحلہ: اصلاح معاشرہ۔ آیت ۱۷۸ تا ۱۸۸

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰىؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ......

...... لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾)

افراد کی اصلاح کے بعد معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے چار اصول بتائے گئے ہیں:

۱۔ لوگوں کی جان کا تحفظ ہو، اس کے لئے انصاف کی پاسداری کی جائے۔ (آیت: ۱۷۸ تا ۱۷۹)۔

۲۔ لوگوں کے مال کا تحفظ ہو، اس کے لئے حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔ (آیت: ۱۸۰ تا ۱۸۲)۔

۳۔ روزہ کا نظام جس سے تقوی کا ہدف حاصل کیا جائے۔ (آیت: ۱۸۳ تا ۱۸۷)

۴۔ مال کی پیدائش کا صحیح نظام ہو، باطل طریقے اور رشوت پر پابندی ہو۔ (آیت: ۱۸۸)

خلاصہ یہ کہ ایسا معاشرہ ہو جس میں انصاف اور تقوی نمایاں ہو، مذکورہ بالا پہلے دو اصول میں انصاف کی پاسداری ہے، اور دوسرے دو اصول میں تقوی کی پاسداری ہے۔

چوتھا مضمون: تربیت کا تیسرا مرحلہ: اسلامی ریاست کا قیام۔ آیت ۱۸۹ تا ۲۲۰

(یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّؕ ......

...... اتَّقٰىۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾)

معاشرے کی اصلاح کے بعد ریاست کی بات آتی ہے، اور ریاست کے حوالے سے دو باتیں ہیں:۔

۱۔ اسلامی ریاست کا قیام۔

۲۔ اسلامی ریاست کا نظام۔

اس مضمون میں اسلامی ریاست کے قیام کے حوالے سے قانونِ جہاد اور اس کی تفصیلات کا ذکر ہے۔

اسلامی ریاست کا قیام :

اسلامی ریاست کے قیام کے لئے جہاد کا قانون اور اس کی تفصیلات، ابتداء چاند سے ہے کہ اس سے جہاد اور حج دونوں کا تعلق ہے۔ (آیت: ۱۸۹)

① جہاد کے حوالے سے بارہ باتیں: (آیت:۱۹۰ تا ۲۲۰)

(وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ......
...... وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾)

۱۔تعیین دشمن: جہاد سے قبل دشمن کا تعین ضروری ہے، حربی کفار کے خلاف جہاد ہے۔ (آیت:۱۹۰)

۲۔اسباب جہاد: مسلمانوں کی جنگ محض زبانی، علاقائی یا زمین کے حصول کی جنگ نہیں، بلکہ ان اسباب کا نتیجہ ہے۔

- مسلمانوں کو اُن کے علاقوں سے بے دخل کرنا۔ (آیت:۱۹۱)
- اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ (آیت:۱۹۱)
- دین حق کا مذاق اُڑانا۔ (آیت:۲۱۲)
- ضد اور عناد کی بنیاد پر حق کا انکار کرنا۔ (آیت:۲۱۳)
- دین حق سے رکاوٹ، مسجد حرام سے رکاوٹ، اہل حق کو وہاں سے نکالنا، فتنہ کرنا، مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرنا۔ (آیت:۲۱۷)

۳۔جنگ کی انتہاء: اگر اسلام کے مخالفین جنگ سے باز آجائیں تو جنگ بند ہو جائے گی۔ (آیت:۱۹۲)

۴۔جنگ کی غرض: فتنہ کے خاتمے اور دین کی بالادستی تک جہاد ہوگا۔ (آیت:۱۹۳)

۵۔مقامات مقدسہ: جہاد کے حوالے سے مقامات مقدسہ کا حکم بیان کیا ہے یعنی حرم کی زمین اور حرمت کے مہینے میں اگر کفار کی طرف سے جنگ میں پہل ہوتی ہے تو بتایا گیا کہ پھر ان کو جواب دو۔ (آیت:۱۹۴)

۶۔جہاد کی ترغیب: جہاد سے اعراض کی وجہ سے بنی اسرائیل کیسے ذلت و پستی کے شکار ہوئے، جہاد نہ ہونے سے مختلف قوتیں اپنے زور و قوت کی بنیاد پر مختلف نظریات کا پرچار کریں گی۔ (آیت:۲۱۱ تا ۲۱۴)

۷۔جہاد کا حکم: مسلمانوں پر جہاد فرض کر دیا گیا۔ (آیت:۲۱۶)

۸۔کفار کے عزائم: کفار اس وقت تک مسلمانوں کے خلاف لڑتے رہیں گے جب تک وہ مسلمانوں کو اُن کے دین سے ہٹا نہ دیں۔ (آیت:۲۱۷)

۹۔ہجرت: جہاں مسلمان نہ دین پر چل سکیں اور نہ جہاد کر سکیں تو وہاں سے ہجرت کرنی چاہیے۔(آیت:۲۱۸)

۱۰۔انفاق: دین کی اشاعت وغلبہ کے لئے مسلمانوں کو اپنا مال خرچ کرنا چاہیے۔(آیت:۱۹۵تا۲۱۵)

۱۱۔ناجائز ذرائع کی حرمت: شراب سے جسمانی قوت اور جوئے سے مالی قوت بڑھانا جائز نہیں۔(آیت:۲۱۹)

۱۲۔یتامیٰ کی خبر گیری: یتیموں کے اموال کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے۔(آیت:۲۲۰)

(۲) حج کے حوالے سے پانچ احکامات:(آیت:۱۹۶تا۲۱۰)

(وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ...... وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾)

۱۔احصار(آیت:۱۹۶) ۲۔اقسام حج(آیت:۱۹۶) ۳۔آداب حج(آیت:۱۹۷)

۴۔طریقہ حج (آیت:۱۹۸،۱۹۹،۲۰۳) ۵۔اقسام حجاج۔(آیت:۲۰۰تا۲۱۰)

۱۔اِحصار: اگر کوئی احرام باندھ کر اپنی جگہ سے روانہ ہو اور حرم پہنچنے سے پہلے روک دیا جائے تو احرام کی پابندیوں سے آزاد ہونے کا طریقہ کیا ہے؟(آیت:۱۹۶)

۲۔اقسامِ حج: حج کی تین قسمیں ہیں۔ اِفراد(جس میں حاجی صرف حج کا احرام باندھ کے چلے)، تمتع(جس میں حاجی صرف عمرے کا اِحرام باندھ کر چلے اور حج کے دنوں میں پھر حج کا احرام باندھ کر حج کرے)، قران(جس میں حاجی حج اور عمرے کا احرام باندھ کر چلے اور ایک ہی احرام سے دونوں کام کرے)۔(آیت:۱۹۶)۔

۳۔آدابِ حج: گناہ اور اس کی باتوں اور لڑائی جھگڑے سے بچنا۔اور اپنے ساتھ سامانِ سفر لے جانا۔اس مقصد کے لیے تجارت کرنا۔(آیت:۱۹۸،۱۹۷)

۴۔طریقہ حج: تین مقامات کا وقوف۔ مِنیٰ، مزدلفہ، اور عرفات۔(آیت:۲۰۳،۱۹۹،۱۹۸)

۵۔اقسام حُجاج: طالبِ دنیا، طالبِ دنیا و آخرت، منافق اور مخلص۔(آیت:۲۰۰تا۲۱۰)

پانچواں مضمون: اسلامی ریاست کا نظام (خاندانی نظام کا خاکہ)۔ آیت: ۲۲۱ تا ۲۴۲

(وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ......

...... كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾)

ریاست کے قیام کے بعد ریاست کے نظام کا بیان ہے۔

اس مضمون میں میاں بیوی کے درمیان تعلقات کے حوالے سے اٹھارہ احکام کا ذکر ہے۔ ان میں نمایاں بات آپس میں انصاف، دیانت کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور ظلم سے اجتناب ہے۔

ازدواجی زندگی کے پندرہ احکامات:

ان تمام احکام کو دو عنوانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: ۱۔ ازدواجی زندگی کا انعقاد ۲۔ ازدواجی زندگی کا اختتام

ازدواجی زندگی کا انعقاد یعنی نکاح:

نکاح سے پہلے:

کن کے ساتھ نکاح جائز ہے؟ مشرکین کے ساتھ نکاح (آیت: ۲۲۱)

نکاح کے بعد:

بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات کی حدود۔ حیض کے احکام (آیت: ۲۲۲، ۲۲۳)

ازدوجی زندگی کا اختتام یعنی طلاق اور وفات:

طلاق سے پہلے:

۱۔ قسم کی قسمیں اور احکام (آیت: ۲۲۴، ۲۲۵) ۲۔ ایلاء (آیت: ۲۲۶، ۲۲۷)

طلاق:

طلاق کی قسمیں اور ان کے احکام: رجعی، بائن، خلع، مغلظ (آیت: ۲۲۹)

طلاق کے بعد:

۱۔ عدت طلاق (آیت: ۲۲۸) ۲۔ رجعت۔ (آیت: ۲۲۸، ۲۳۱) ۳۔ حلالہ۔ (آیت: ۲۲۹ تا ۲۳۲)

۴۔ مطلقہ کا نکاح (آیت: ۲۳۲) ۵۔ رضاعت کے احکام (آیت: ۲۳۳)

۶۔ مہر (آیت: ۲۳۶ تا ۲۳۷) ۷۔ متعۃ الطلاق (آیت: ۲۴۱)

وفات:

ا۔عدت وفات (آیت:۲۳۴ تا ۲۴۰) ۲۔عدت میں نکاح کا پیغام (آیت:۲۲۵)

زندگی میں توازن:

معاشرت اور عبادت کا امتزاج یعنی نماز کی پابندی (آیت:۲۳۸، ۲۳۹)

فائدہ: اگر اس دائرے کو بڑھا دیا جائے، اور گھر کی طرح پوری ریاست میں چلایا جائے تو اس کو ریاست کا نظام کہتے ہیں، اور جو تعلقات میاں بیوی کے درمیان ذمہ داریوں کے حوالے سے قائم ہوتے ہیں وہی ریاست کے نظام میں حکمران اور عوام کے درمیان ہوتے ہیں۔

چھٹا مضمون: امت مسلمہ کی تنظیم۔آیت ۲۴۳ تا ختم سورت

تربیت کے مراحل کے بعد اب نظم وضبط کے حوالے سے تین باتوں کا ذکر ہے۔

ا۔تنظیم جماعت ۲۔تنظیم مالیات ۳۔امت کا مزاج

(۱) تنظیم جماعت: (آیت:۲۵۵تا۲۶۰)

(اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ......

...... ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ‌ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۶۰﴾)

تنظیم جماعت کے حوالے سے چار باتوں کا ذکر ہے:۔

ا۔ارکان میں جان ومال کی قربانی کا جذبہ: اس کے لئے دو باتیں سامنے رکھی جائیں،.بنی اسرائیل کا قصہ کہ موت سے بھاگے تھے پھر اس کی لپیٹ میں آ گئے اور مال اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ دو چند اجر دیں گے،مزید یہ کہ رزق کی تنگی اور فراخی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔(آیت:۲۴۳ تا ۲۴۵)

۲۔امیر کا انتخاب اور اس کا معیار: حضرت طالوت کے قصے سے بات سمجھ میں آتی ہے کہ انتخاب کی بنیاد مال نہیں، بلکہ علم اور صلاحیت ہے۔(آیت:۲۴۶تا۲۴۸)

۳۔جماعت کا امتحان: ہر رش اور بھیڑ سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے، بلکہ کچے اور پکے کا فرق کرنا چاہیئے،اس کے لئے امیر کے

حکم کے مقابلے اپنی خواہش اور جذبے کو قربان کرنے کا امتحان لیا جائے۔(آیت:۲۴۹)

۴۔صحیح تعلیمات اور نظریات کی نشر و اشاعت: جو آیۃ الکرسی اور واقعات ثلاثہ (دو واقعات حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام) میں مذکور ہیں۔(آیت:۲۵۵تا۲۶۰)

(۲) تنظیم مالیات: (آیت:۲۶۱تا۲۸۳)

(مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ ......

...... وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۲۸۳﴾)

تنظیم مالیات کے حوالے سے مال دار اور غریب طبقے کے تعلق کا ذکر ہے، اور یہ تعلق دو قسم کا ہو سکتا ہے: ہمدردی کا اور خود غرضی کا۔ اسلام نے ہمدردی کا حکم کیا ہے، اور خود غرضی کو حرام کیا ہے۔

ہمدردی کی دو شکلیں ہیں: صدقات اور قرض، جب کہ خود غرضی کی شکل سود ہے۔

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین معاملات کا ذکر ہے:۔

۱۔صدقات: قبولیت کی شرائط، صدقہ کے آداب، صدقہ کے مصارف (آیت:۲۶۱تا۲۷۴)

۲۔سود: سود کی حرمت، پانچ وعیدیں (آیت:۲۷۵تا۲۸۱)

۳۔اُدھار معاملات: گواہی، لکھائی، گروی، دیانت (آیت:۲۸۲،۲۸۳)

صدقات:

- صدقات کی قبولیت کے لئے پانچ شرائط کا ذکر ہے:

۱۔ایمان (آیت:۲۶۴)   ۲۔اخلاص (آیت:۲۶۵)   ۳۔حلال (آیت:۲۶۷)

۴۔غریب پر احسان نہ جتلایا جائے (آیت:۲۶۲تا۲۶۴)   ۵۔غریب کو ستایا نہ جائے (آیت:۲۶۲تا۲۶۴)

- صدقات کے دو آداب کا ذکر ہے:

۱۔کھل کر دیا جائے یا چھپ کر دیا جائے (آیت:۲۷۱)   ۲۔دن ہو یا رات ہو (آیت:۲۷۴)

- صدقات کے مصارف کا ذکر ہے:

وہ لوگ جو دین کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے معاش کے لئے گھومنے پھرنے سے عاجز ہیں اور لوگوں کے سامنے بھی اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے۔(آیت:۲۷۳)

سود:

● اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اور کاروبار کو حلال کیا ہے۔(آیت:۲۷۵)

● سود کے حوالے سے پانچ وعیدوں کا ذکر ہے:

ا۔سود خور قیامت کے دن خبطی لوگوں کی طرح گرتے پڑتے ہوں گے۔(آیت:۲۷۵)

۲۔سود خور دوزخی ہے۔(آیت:۲۷۵) ۳۔سود کو اللہ تعالیٰ مٹاتے ہیں۔(آیت:۲۷۶)

۴۔سود خوری ایمان کے دعوے کے مخالف ہے۔(آیت:۲۷۸)

۵۔سود خوری اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ ہے۔(آیت:۲۷۹)

ادھار معاملات:

● ادھار معاملات کے حوالے سے چار فریقوں کا ذکر ہے:

ا۔قرض خواہ ۲۔قرض دار ۳۔کاتب (لکھنے والا) ۴۔شاہد (گواہ)(آیت:۲۸۲)

● ادھار معاملات کے حوالے سے چار احکامات ہیں:

ا۔**کتابت:** لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے، لکھنے سے انکار نہ کرے۔(آیت:۲۸۲)

۲۔**شہادت:** گواہی دینے والا انصاف کے ساتھ گواہی دے، اور گواہی سے انکار نہ کرے۔(آیت:۲۸۲)

۳۔**رہن:** گروی اپنے پاس قبضہ کر کے رکھے استعمال نہ کرے، رقم کی ادائیگی پر واپس کر دے۔(آیت:۲۸۳)

۴۔**دیانت:** جس پر اعتماد کیا جائے (بغیر لکھے گواہ اور گروی کے قرضہ دیا جائے) تو وہ اعتماد کا پاس رکھتے ہوئے بغیر کسی ٹال مٹول کے قرضہ واپس کرے۔(آیت:۲۸۳)

(۳) امت مسلمہ کا مزاج_آیت ۲۸۴ تا ختم سورت

(لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ ......

...... وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾)

ا۔اللہ تعالیٰ کے لیے حاکمیت اعلیٰ کا عقیدہ (آیت:۲۸۴) ۲۔تمام انبیاء پر بلا تفریق ایمان (آیت:۲۸۵)

۳۔اللہ تعالیٰ کی مکمل تابعداری کا اقرار (آیت:۲۸۶) ۴۔اللہ تعالیٰ سے مدد اور معافی کی دعاء (آیت:۲۸۶)

آیاتها ٢٠٠ | (٣) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان (٨٩) | رکوعاتها ٢٠

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ آل عمران، الزہراء، الکنز

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ...

٢ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

٣ ترتیب مصحفی نمبر:٣ نزولی نمبر:٨٩ (سورۃ الانفال کے بعد اور سورۃ الاحزاب سے پہلے)

٤ اعداد و شمار رکوعات: ٢٠ آیات:٢٠٠ کلمات:٣٤٨٠ حروف: ١٤٥٢٥

٥ ربط

١۔ پچھلی سورت میں یہود کی اصلاح کے حوالے سے بات ہوئی، اس سورت میں نصاریٰ کی اصلاح کے حوالے سے بات ہے۔

٢۔ پچھلی سورت میں یہود کی اصلاح کے لیے بقرہ کا ذکر آیا، یہاں نصاریٰ کی اصلاح کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا۔

٣۔ پچھلی سورت میں آدم علیہ السلام کی تخلیقِ عجیب کا، اور اس سورت میں عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق عجیب کا ذکر ہے۔

٤۔ پچھلی سورت میں امتِ مسلمہ کے بارے میں: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور یہاں كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ فرمایا۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں آسمانی کتب کے نزول کا ذکر ہے، اور آخر میں ان کتب پر ایمان کا ذکر ہے۔

موضوع

اسلام اور عیسائیت کا موازنہ

اجمالی خلاصہ

پہلا حصہ، آیت: ۱ تا ۹۹

عیسائیت کی حقیقت

مقدمہ: اسلام اور عیسائیت کا اختلاف اور گفتگو کا اصول۔ (آیت: ۱ تا ۱۷)

پہلا مضمون: عیسائیت اور عقیدہ توحید۔ (آیت ۱۸ تا ۶۴)

دوسرا مضمون: عیسائیت اور عقیدہ رسالت۔ (آیت ۶۵ تا ۹۹)

دوسرا حصہ، آیت: ۱۰۰ تا ختم سورت

امت مسلمہ کی تربیت

پہلا مضمون: تنظیم جماعت کے پانچ اصول۔ آیت ۱۰۰ تا ۱۲۰

دوسرا مضمون: تربیت کے حوالہ سے چھ ہدایات۔ آیت ۱۲۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا حصہ، آیت: ۱ تا ۹۹

عیسائیت کی حقیقت

سورت کے پہلے حصے میں نصاریٰ کے ساتھ دو بنیادی عقیدوں: عقیدۂ توحید اور عقیدۂ رسالت پر گفتگو ہے، لیکن اِس گفتگو سے قبل گفتگو کا اُصول بیان کیا گیا ہے۔ گویا اس حصے میں کُل تین باتیں ہیں:

ا۔ اسلام اور عیسائیت کا اختلاف اور گفتگو کا اصول۔

۲۔ عیسائیت اور عقیدۂ توحید۔

۳۔ عیسائیت اور عقیدۂ رسالت۔

مقدمہ: اسلام اور عیسائیت کا اختلاف اور گفتگو کا اصول۔ آیت ۱ تا ۱۷

(الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ ......

...... اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝)

مقدمے میں تین باتوں کا ذکر ہے:

۱۔ اسلام اور عیسائیت کا اختلاف۔

۲۔ گفتگو کا اصول۔

۳۔ گمراہی کے اسباب۔

(۱) اسلام اور عیسائیت کا اختلاف:

اسلام اور عیسائیت کا اختلاف عقیدۂ توحید اور رسالت میں ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے نزدیک اللہ کے رسول ہیں، اور ان کا منصب رسالت ہے، جبکہ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام منصب رسالت پر نہیں، بلکہ الوہیت (خدائی) کے منصب پر فائز ہیں، اسی طرح اسلام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، جبکہ عیسائی اس کے منکر ہیں۔ یہ دو بنیادی اختلافات ہیں۔

عیسائیت سے عقیدۂ توحید کے بارے میں یہ سوال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں درج ذیل صفات تھیں؟

۱۔ **ازلی حیات:** جس پر کبھی موت نہ آئے۔ (آیت: ۲)

۲۔ **کامل قدرت:** جس کے لئے عجز اور محتاجی نہ ہو۔ (آیت: ۲)

۳۔ **کامل علم:** جس پر لمحے کے لئے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو۔ (آیت: ۵)

۴۔ **تخلیق:** مخلوق کو ماں کے رحم میں شکل وصورت اور دوسرے مراحل سے گزار کر وجود میں لاتا ہے۔ (آیت: ۶)

یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، ان کے بغیر کوئی خدا نہیں ہوسکتا تو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان صفات کے بغیر کس طرح خدا مانتے ہیں؟

عقیدۂ رسالت کے بارے میں یہ سوال ہے کہ پیغمبر وہ ہوتا ہے جس پر کتاب نازل ہو۔ عیسائیت کو تورات اور انجیل کا نزول اپنے وقت کے پیغمبروں پر تسلیم ہے تو قرآن کریم کا نزول حضرت محمد ﷺ پر کیوں تسلیم نہیں، اور ان کی رسالت کا انکار کیوں ہے؟ (آیت: ۳)

② گفتگو کا اصول:

کتاب اللہ کی آیات دو قسم پر ہیں: محکمات اور متشابہات۔ محکمات کی مراد واضح، جبکہ متشابہات کی مراد صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ (آیت: ۷ تا ۸)

استدلال کیلئے محکمات ہیں نہ کہ متشابہات جبکہ عیسائیت متشابہات کو دلیل کی بنیاد بناتی ہے۔

③ گمراہی کے اسباب:

مال اور جاہ کی محبت اور دنیا کی زیب وزینت حق سے انکار اور گمراہی کا سبب بنتے ہیں حالانکہ اخروی نعمتوں کے مقابلہ میں یہ سب کچھ عارضی اور دھوکہ ہیں۔ (آیت: ۱۰ تا ۱۷)

پہلا مضمون: عیسائیت اور عقیدۂ توحید۔ آیت ۱۸ تا ۶۴

(شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ ...... فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۶۴)

اس مضمون میں عیسائیت کے ساتھ عقیدۂ توحید پر مناظرہ اور مباہلہ دونوں کا ذکر ہے۔

① عقیدۂ توحید کائنات کا اتفاقی عقیدہ ہے:

اللہ جل جلالہ، ملائکہ اور اہل علم سب توحید کے عقیدے کے شاہد ہیں۔ (آیت: ۱۸)

② مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل:

۱۔ مسلمان اس حق کا اعلان کر دیں۔ (آیت: ۱۹)

۲۔ متعصب سے فضول مباحثہ چھوڑ دیں۔ (آیت: ۲۰)

۳۔ "ولاء" اور "براء" کا عقیدہ مضبوط کریں یعنی دوستی اور دشمنی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو اس کا وفادار وہ ہمارا دوست جو

اس کا باغی وہ ہمارا دشمن ہے۔(آیت:۲۶تا۲۸)

۴۔اسوۂ نبوی یعنی رسول اللہ ﷺ کو اپنی زندگی کا معیار بنالیں۔(آیت:۳۱)

③ خاندان عیسوی بھی عقیدہ توحید کا قائل ہے:

۱۔حضرت مریم کی والدہ(آیت:۳۵،۳۶)

۲۔حضرت مریم رضی اللہ عنہا (آیت:۳۷،۴۲،۴۴)

۳۔حضرت زکریا علیہ السلام(آیت:۳۸)

۴۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام(آیت:۴۵تا۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے تذکرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ پورا خاندان توحید کا قائل و داعی تھا۔ اگر عیسائیت کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ابن اللہ ہونے کی دلیل ہے تو پھر آدم علیہ السلام کو بھی ابن اللہ ہونا چاہئے حالانکہ عیسائیت اس کی قائل نہیں ہے۔(آیت:۵۹،۶۰)

④ دعوت مباہلہ:

اگر دلائل سے نہیں مانتے تو مباہلہ کی دعوت دے دو۔(آیت:۶۱)

⑤ اسلوب دعوت:

آؤ اتفاقی باتوں یعنی توحید اور ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہم ایک ہو جائیں۔(آیت:۶۴)

دوسرا مضمون: عیسائیت اور عقیدۂ رسالت۔ آیت ۶۵ تا ۹۹

(يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ ......

...... عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾)

اس مضمون میں عقیدۂ رسالت کے دلائل، اہلِ کتاب کے ضِد اور تعصب کا ذکر ہے۔

① حقانیت رسالت محمدی کے دلائل:

۱۔ ابراہیم علیہ السلام کی ملت سے قریب ترین تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں۔ (آیت: ۵۶ تا ۶۸)

۲۔ تمام انبیاء کرام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور ان کی مدد کا عہد لیا گیا ہے۔ (آیت: ۸۱ تا ۸۳)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان سب پیغمبروں پر بلا تفریق ایمان لانا ہے۔ (آیت: ۸۴، ۸۵)

② اہل کتاب کا کردار:

اہل کتاب تعلیمات کتاب اور انبیاء کے علم کا دعویٰ کرنے کے باوجود درج ذیل کردار کے حامل ہیں:

۱۔ خود گمراہی (آیت: ۶۹، ۷۰)

۲۔ دوسروں کو گمراہ کرنے کے لئے حق چھپانا، حق و باطل کو گڈ مڈ کرنا، سازشی طور پر ایمان لانا (آیت: ۷۱، ۷۲)

۳۔ تعصب (آیت: ۷۳، ۷۴)　　۴۔ خیانت (آیت: ۷۵)

۵۔ رشوت (آیت: ۷۷)　　۶۔ اللہ تعالیٰ اور انبیاء پر افتراء (آیت: ۷۸ تا ۸۰)

③ شبہات کا جواب:

پہلا شبہہ: اونٹ کو حلال سمجھنے کے باوجود مسلمانوں کا ملت ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کیسے؟ (آیت: ۹۳ تا ۹۵)

دوسرا شبہہ: بیت المقدس کو قبلہ نہ ماننے کے باوجود انبیاء سے تعلق کیسے؟ (آیت: ۹۶، ۹۷)

جواب: دونوں باتیں واقع کے خلاف ہیں۔ (آیت: ۹۸، ۹۹)

اونٹ کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں بھی حلال تھا اور زمین پر پہلا گھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا ہے۔

امت مسلمہ کی تربیت

اس حصے میں جماعت کی تنظیم اور تربیت کے حوالے سے اصول اور ہدایات کا ذکر ہے۔

پہلا مضمون: تنظیم جماعت کے پانچ اصول آیت ۱۰۰ تا ۱۲۰

(يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ ......

...... كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾)

اس مضمون میں جماعت کی تنظیم کے حوالے سے پانچ اصول بتائے گئے ہیں:

۱۔ ملی تشخص کا تحفظ ۲۔ تقویٰ کا اہتمام ۳۔ اتفاق کا قیام

۴۔ نصب العین سے لگاؤ ۵۔ اہل افراد کا انتخاب:

۱۔ ملی تشخص کا تحفظ: غیر قوموں کی اتباع اور نقالی اپنے تشخص کو ختم کرنا ہے، لہٰذا اس سے بچو۔ (آیت: ۱۰۰، ۱۰۱)

۲۔ تقویٰ کا اہتمام: زندگی کی ترتیب خواہشات کی تکمیل کے طریقے پر نہ ہو، بلکہ تقویٰ کا خیال رکھو۔ (آیت: ۱۰۲)

۳۔ اتفاق کا قیام: قرآن کریم اور دین کو بنیاد بنا کر ایک ہو جاؤ، ذاتیات اور تفرقے سے بچو۔ (آیت: ۱۰۳ تا ۱۰۹)

۴۔ نصب العین سے لگاؤ: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسلمانوں کا نصب العین ہے۔ (آیت: ۱۱۰ تا ۱۱۴)

۵۔ اہل افراد کا انتخاب: ذمہ داریاں اہل افراد کے حوالے کی جائیں، وہ لوگ جن کو امت مسلمہ سے نفرت ہے بدخواہ ہیں ان کو مشاورت میں شریک کرنا اور ذمہ داریاں حوالے کرنا صحیح نہیں ہے۔ (آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۰)

دوسرا مضمون: تربیت کے حوالہ سے چھ ہدایات۔آیت ۱۲۱ تا ختم سورت

(وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ......

...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰)

تنظیم کے اصول پر عمل کی وجہ سے طبیعتوں میں استقامت تھی اس لئے غزوہ بدر، حمراء الاسد میں کامیابی ملی اوران میں کوتاہی کی وجہ سے غزوہ اُحد میں نقصان ہوالیکن مشکلات میں ہمت ہارنے کے بجائے اس سے عبرت لینا چاہیے اوراس کے اسباب اور حکمتوں پر غور کرنا چاہئے نیزان حالات میں امیر جماعت کے ساتھ کس طرح کا تعلق رکھے۔اس لیے اب انہی اصول کی روشنی میں تربیت کے حوالے سے چھ ہدایات کا ذکر ہے۔ (آیت:۱۲۱تا۱۷۱)

(۱) مشکلات میں حکمتوں پر نظر:

۱۔خود پر سے اعتماد ختم ہو جائے کہ زمانے کی گردش اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے۔(آیت:۱۴۰)

۲۔مؤمن اور منافق کا کردار واضح ہو جائے۔(آیت:۱۴۰)

۳۔بعض مسلمان شہادت کا درجہ پالیں۔(آیت:۱۴۰)

۴۔نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو۔(آیت:۱۴۱)

۵۔کچھ آزمائش کی بھٹی سے گزر کر کندن بن جائیں۔(آیت:۱۴۲)

۶۔بعض دفعہ امیر کی شہادت کی خبر سننے میں آئیگی لیکن اس سے کام نہیں چھوڑنا ہے۔(آیت:۱۴۴تا۱۴۸)

(۲) مشکلات کے تین اسباب پر نظر:

۱۔بزدلی ۲۔آپس کا اختلاف ۳۔امیر کی نافرمانی۔(آیت:۱۵۲)

(۳) منافقین کا کردار:

۱۔جماعت کو امیر سے بدظن کریں گے۔(آیت:۱۵۴)

۲۔دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے جماعت کا حوصلہ خراب کریں گے۔(آیت:۱۵۵تا۱۵۸)

④ امیر کا کردار:

ا۔نرم دلی ۲۔نرم گوئی ۳۔معافی ۴۔استغفار ۵۔مشورہ (آیت:۱۵۹تا۱۶۵)

⑤ اہل کتاب کا کردار:

اہل کتاب قسم قسم کی تکلیف دہ باتیں کریں گےلیکن صبر وتقویٰ کولازم پکڑنا ہے کچھ نہیں ہوگا۔(آیت:۱۸۰تا۱۸۸)

⑥ اہل ایمان کا کردار:

ا۔نظام عالم کواللہ تعالیٰ کی معرفت کاذریعہ بناؤ۔(آیت:۱۹۰)

۲۔اس سےصحیح تعلق قائم کرو۔(آیت:۱۹۱)

۳۔اس سے اپنی حاجات مانگو،انفرادی واجتماعی زندگی میں صبرواستقامت کامظاہرہ کرواورتقویٰ اختیار کروتا کہ فلاح وکامیابی کوپہنچو۔(آیت:۱۹۲تاختم سورت)

آیاتہا ۱۷۶ (۴) **سُوْرَةُ النِّسَاءِ** (۹۳) رکوعاتہا ۲۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ النساء، النساء الکبریٰ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً...وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۴ نزولی نمبر: ۹۳ (سورۃ الممتحنہ کے بعد اور سورۃ الزلزال سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۲۴ آیات: ۱۷۵ کلمات: ۳۷۴۵ حروف: ۱۶۰۳۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی دو سورتوں میں یہودیت و نصرانیت کا باطل ہونا اور امت مسلمہ کا حق پر ہونا ثابت ہوا، اب امت مسلمہ کے لیے معاشرے اور ریاست کے نظام کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں یہود و نصاریٰ کے حالات کا بیان ہوا، اس سورت میں عرب کے جاہلی معاشرے کی حالت کا بیان ہے۔

۳۔ علم الاخلاق میں یہ بات ثابت ہے کہ اخلاقِ حمیدہ کے اصول چار ہیں: علم، شجاعت، عدل اور عفت۔ ان میں پہلے دو کا بیان سورۃ آلِ عمران میں ہوا، آخری دو کا بیان سورۃ النساء میں ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہی ذکر ہے۔

موضوع

اصلاحِ معاشرہ: عدل کا نظام اور اس کا قیام

اجمالی خلاصہ

پہلا حصہ، آیت: ۱ تا ۵۷

معاشرہ میں قیام عدل

مقدمہ: اتفاق اور اس کی بنیاد۔ آیت ۱

پہلا مضمون: مالی حقوق اور ان میں عدل۔ آیت: ۲ تا ۱۴

دوسرا مضمون: خاندانی حقوق اور ان میں عدل۔ آیت: ۱۵ تا ۳۵

تیسرا مضمون: صحیح معاشرہ کا کردار۔ آیت: ۳۶ تا ۴۳

چوتھا مضمون: غلط معاشرہ کا کردار۔ آیت: ۴۴ تا ۵۷

دوسرا حصہ، آیت: ۵۸ تا ۱۳۵

قیام عدل ریاست میں

پہلا مضمون: حکمران اور عوام طبقہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۵۸ تا ۷۰

دوسرا مضمون: قیام عدل کے لیے جہاد۔ آیت: ۷۱ تا ۱۰۴

تیسرا مضمون: نظام عدل۔ آیت: ۱۰۵ تا ۱۲۶

چوتھا مضمون: تتمہ نظام عدل۔ آیت: ۱۲۷ تا ۱۳۵

تیسرا حصہ، آیت: ۱۳۶ تا ختم سورت

تین گمراہ فرقوں کا تذکرہ

پہلا مضمون: منافقین۔ آیت: ۱۳۶ تا ۱۴۹

دوسرا مضمون: یہود۔ آیت: ۱۵۰ تا ۱۷۰

تیسرا مضمون: نصاریٰ۔ آیت: ۱۷۱ تا ۱۷۳

خاتمہ: تمام انسانیت کو حق کی دعوت۔ ۱۷۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا حصہ، آیت: ۱ تا ۵۷

معاشرہ میں قیام عدل

اس حصے میں معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے نظامِ عدل کا بیان ہے؛ کیوں کہ عدل و انصاف سے معاشرہ بنتا ہے، اور بے انصافی سے معاشرہ بگڑتا ہے۔ سب سے پہلے اتفاق کی بنیاد بتائی گئی ہے کہ رب اور اب ایک ہے، لہذا انسانوں کو آپس میں اتفاق سے رہنا چاہیے۔ اس کے بعد بے انصافی کی دو جگہیں بتائی گئی ہیں: مال اور خاندان۔ ان دونوں حوالوں سے ہدایات دی گئی ہیں؛ تاکہ معاشرہ ظلم وزیادتی سے بچ جائے، اور حق داروں کو اُن کا حق ملے۔

مقدمہ: اتفاق اور اس کی بنیاد: آیت: ۱

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ......

...... تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ① ﴾

آپس میں اتفاق پیدا کرو، اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کرو، اور اس کے لئے اس بات کو سامنے رکھو کہ سب کا رب ایک ہے، اور اسی رب نے تمام انسانوں کو ایک باپ: حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے، تو بنیادی اتفاق کے بعد اپنے آپس کے معاملات اور تعلقات میں اتفاق پیدا کرو۔ (آیت: ۱)

پہلا مضمون: مالی حقوق اور ان میں عدل، بارہ احکام۔ آیت: ۲ تا ۱۴

(وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ......

...... وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾)

اس مضمون میں مال کے حوالے سے بارہ احکام ہیں۔ خاص طور پر کمزور طبقات: یتیم اور خواتین کے مالی حقوق ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے:۔

۱۔ یتیموں کے مال کی حفاظت کرو۔ (آیت: ۲)

۲۔ یتیم بچیوں کے نکاح میں عدل کا خیال رکھو۔ (آیت: ۳)

۳۔ بشرط عدل چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے۔ (آیت: ۳)

۴۔ نکاح کے بعد عورتوں کو ان کے مہر کی ادائیگی کرو۔ (آیت: ۴)

۵۔ یتیم بچوں کو فی الحال ان کا مال نہ دو اور اس مال سے ان کے خوراک و لباس کا انتظام کرو۔ (آیت: ۵)

۶۔ یتیم بچوں کو ان کا مال بغیر امتحان کے دینے سے اجتناب کرو۔ (آیت: ۶)

۷۔ یتیموں کا مال خرچ کرنے میں احتیاط کرو۔ (آیت: ۶)

۸۔ یتیموں کے مال کی نگہداشت میں غریب آدمی کو ضرورت کے مطابق خرچہ لینے کی اجازت ہے۔ (آیت: ۶)

۹۔ یتیموں کو ان کا مال حوالہ کرتے وقت اس پر گواہ کا تقرر کرو۔ (آیت: ۶)

۱۰۔ وراثت کی تقسیم میں قانون وراثت کی پابندی کرو۔ (آیت: ۷)

۱۱۔ تقسیم کے وقت میراث کے غیر مستحق غریب رشتہ داروں کو کچھ خرچے کی ادائیگی کرو، اور معقول جواب دو۔ (آیت: ۸)

۱۲۔ قانونِ وراثت کی تفصیلات کے مطابق عمل کرو۔ (آیت: ۱۱ تا ۱۴)

دوسرا مضمون: خاندانی حقوق اوران میں عدل، چھ احکام۔ آیت: ۱۵ تا ۳۵

(وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ......
...... اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ﴿۳۵﴾)

اس مضمون میں خاندان کیسے بنتا ہے اور کس طرح چلتا ہے؟ اس حوالے سے چھ احکام ہیں:

۱۔بیویوں کی قسمیں اور احکامات (آیت: ۱۵ تا ۲۰) ۲۔محرمات کی تفصیل (آیت: ۲۲ تا ۲۴)

۳۔نکاح کی شرائط (آیت: ۲۴) ۴۔لونڈیوں کے ساتھ نکاح (آیت: ۲۵)

۵۔جان اور مال کی حفاظت (آیت: ۲۹) ۶۔گھر کا نظام اور زوجین کے اختلافات کا حل (آیت: ۲۹)

① بیویوں کی قسمیں اور ان کے احکامات:

۱۔بدکردار: ان پر سزا نافذ ہوگی۔(آیت: ۱۵ تا ۱۸)

۲۔بداخلاق: اگر ان کے ساتھ نباہ نہیں ہوسکتا تو چھوڑنے کی اجازت ہے۔(آیت: ۱۹)

۳۔بدصورت: ان کی بدصورتی پر صبر کیا جائے، شاید کہ کسی خیر کا ذریعہ بن جائے۔(آیت: ۱۹)

② محرمات کی تفصیل:

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے وہ دو قسم کی ہیں:

۱۔ابدی حرمت: جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے۔(آیت: ۲۱)

ابدی حرمت کے تین اسباب ہیں: ● نسب ● سسرال ● رضاعت

۲۔وقتی حرمت: جن سے کسی خاص وقت تک نکاح حرام ہے۔(آیت: ۲۱)

وقتی حرمت کے تین اسباب ہیں: ● محارم کو جمع کرنا ● شادی شدہ ہونا ● کافر ہونا

③ نکاح کی شرائط:

۱۔ایجاب و قبول ہو ۲۔مہر کا تقرر ہو ۳۔متعہ اور کچھ وقت کیلئے نکاح نہ ہو (آیت: ۲۴)

④ لونڈیوں کے ساتھ نکاح:

اگر کسی کی طاقت نہ ہو کہ آزاد عورتوں سے نکاح کر سکے اور زناء میں پڑنے کا خطرہ ہو تو پاک دامن لونڈیوں سے ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر کی تقرری کے ساتھ نکاح کیا جائے۔(آیت:۲۵)

⑤ جان و مال کی حفاظت:

ناحق طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے سے پرہیز اور آپس کی رضامندی سے تجارت کے ذریعے مال کمانے کی اجازت ہے۔ایک دوسرے کے قتل کرنے سے پرہیز کرو۔(آیت:۲۹)

⑥ گھر کا نظام اور زوجین کے اختلافات کا حل:

۱۔گھر کا سربراہ مرد ہو۔(آیت:۳۴)

۲۔اختلافات کی صورت میں مرحلہ وار کام کیا جائے:سب سے پہلے وعظ و نصیحت سے کام لیا جائے،اس کے بعد ناراضگی کا اظہار کیا جائے،اس کے بعد اصلاح کے لئے سختی کی جائے،اس کے بعد میاں بیوی دونوں کی طرف سے ثالث مقرر کئے جائیں اور وہ اختلاف کا حل نکالیں۔(آیت:۳۴،۳۵)

تیسرا مضمون: صحیح معاشرہ کا کردار۔آیت:۳۶تا۴۳

اس مضمون میں معاشرے کے اصلاح کے حوالے سے احکام اور ہدایات کے بعد اب دو نمونے بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔صحیح معاشرہ ۲۔غلط معاشرہ

(وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى ......
...... فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾)

۱۔کامیاب معاشرہ کی خصوصیت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔(آیت:۳۶)

۲۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں رکاوٹ عجب اور خود پسندی ہے۔(آیت:۲۷،۲۸)

۳۔علاج:اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان،ظاہر و باطن کی طہارت کا خیال رکھو!(آیت:۳۹تا۴۳)

چوتھا مضمون: غلط معاشرہ کا کردار۔ آیت: ۴۴ تا ۵۷

(اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ ......

...... لَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ﴿۵۷﴾)

یہود کا کردار ایک غلط معاشرہ کی مثال ہے:

۱۔گمراہی کے لئے وسائل کا استعمال (آیت: ۴۴)

۲۔اللہ کی آیات میں تحریف (آیت: ۴۶)

۳۔قول و فعل کا تضاد (آیت: ۴۶)

۴۔اللہ کے ساتھ شرک (آیت: ۴۸)

۵۔ پاکی اور تقدس کے دعوے (آیت: ۴۹)

۶۔دین میں اختراع (آیت: ۵۰)

۷۔طاغوت پر ایمان (آیت: ۵۱)

۸۔کفر کو ایمان پر ترجیح دینا (آیت: ۵۱)

۹۔اللہ کی نعمتوں میں بخل (آیت: ۵۳)

۱۰۔اہل ایمان سے حسد (آیت: ۵۴)

یہ علامات ایک ناکام معاشرہ کی علامات ہیں۔اور ایسے لوگوں اور معاشرہ پر اللہ کی لعنت پڑتی ہے اور وہ بے یار و مددگار رہ جاتے ہیں۔(آیت: ۵۲)

دوسرا حصہ، آیت: ۵۸ تا ۱۳۵

قیام عدل ریاست میں

معاشرے کے اصلاحی قوانین کے بعد، اب ریاست کی اصلاح کے قوانین کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس حصے میں حکمران اور عوام کے تعلقات، ذمہ داریاں اور ریاست کا قیام اور اس کے نظام کے حوالے سے احکام بیان ہوئے ہیں۔

پہلا مضمون: حکمران اور عوام طبقہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۵۸ تا ۷۰

(اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ ......

...... ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾)

۱۔ حکمران، حقداروں کو ان کا حق پہنچائیں۔ (آیت: ۵۸)

۲۔ عوام، قانون انصاف اور قانون الٰہی کی اطاعت کریں۔ (آیت: ۶۹)

بعض لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کے بجائے طاغوتی نظام کو اپنی زندگی کا دستور سمجھتے ہیں اور جب اس کے غلط نتائج سامنے آتے ہیں تب اس کی بے جا تاویلیں کرتے ہیں۔ (آیت: ۶۰ تا ۶۳)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے نتائج:

۱۔ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ (آیت: ۶۵)

۲۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے ہی انعام یافتہ لوگ ہیں۔ (آیت: ۶۹)

دوسرا مضمون: قیام عدل کے لیے جہاد۔ آیت: ۷۱ تا ۱۰۴

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ ......

...... وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾)

① جہاد کے مقاصد:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے دین اور قانون کی اشاعت۔ (آیت: ۷۵، ۷۶)

۲۔ کمزور طبقے کی مدد اور اعانت (آیت: ۷۵)

② مجاہدانہ کردار:

۱۔موت کاڈر دل سے نکال دیا جائے۔(آیت: ۷۷، ۷۸)

۲۔منافقت اور دوغلے پن سے پرہیز کیا جائے۔(آیت: ۷۲، ۷۳، ۷۹، ۸۲)

۳۔اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذمہ داروں کی اطاعت کی جائے۔(آیت: ۸۳)

۴۔مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی جائے۔(آیت: ۸۵، ۸۶)

③ قانون صلح وجنگ:

جہاد کے حوالے سے کفار کی چار قسمیں ہیں:

۱۔معاہد: جن سے براہ راست معاہدہ ہوا ہو۔(آیت: ۹۰)

۲۔معاہد کا معاہد: جن کا پہلے فریق سے معاہدہ ہوا ہو۔(آیت: ۹۰)

۳۔عاجز: جو لڑنے سے عاجز ہو۔(آیت: ۹۰)

۴۔محارب: جو مسلمانوں کے خلاف جنگ کا کسی بھی درجہ میں حصہ دار ہو۔(آیت: ۸۸، ۸۹، ۹۱)

ان میں پہلے تین سے صلح کی اجازت ہے اور آخری سے جنگ کا حکم ہے۔

④ قانون امن:

داخلی طور پر قیام امن اور انسداد قتل وقتال کے لئے قتل عمد اور خطا کے احکام پر عمل کیا جائے۔(آیت: ۹۲ تا ۹۴)

⑤ جہاد اور مسلمان:

جہاد کے حوالے سے مسلمانوں کی چار قسمیں ہیں:

۱۔قاعد: جو عملی طور پر شریک نہیں، ذہنی طور پر تیار ہے۔(آیت: ۹۵)

۲۔مجاہد: جو عملی طور پر شریک ہے۔(آیت: ۹۵)

۳۔معذور: جو عذر کی وجہ سے شریک نہیں۔(آیت: ۹۵)

۴۔مداہن: جو کفار کی حمایت کرتا ہے۔(آیت: ۹۷)

ان میں سے پہلی تین قسمیں اجر کی مستحق ہیں، اور مجاہدین کو فضیلت حاصل ہے قاعدین پر۔ جبکہ آخری قسم کے لیے عذاب ہے۔

⑥ صلوٰۃ الخوف:

میدان جہاد اور خوف میں صلوٰۃ الخوف پڑھی جائے گی۔(آیت:۱۰۱تا۱۰۴)
اس سے نماز کی اہمیت سمجھی جاسکتی ہے۔

تیسرا مضمون: نظام عدل۔آیت:۱۰۵تا۱۲۶

(اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ......
...... وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾)

① قانون الٰہی کے فوائد:

۱۔بدعنوان اور مجرم کی حمایت اور طرف داری کا راستہ بند ہوگا۔(آیت:۱۰۵تا۱۰۹)
۲۔بندہ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہوگا۔(آیت:۱۰۵تا۱۰۸)
۳۔بندہ میں اخلاص اور شرافت آئے گی۔ (آیت:۱۰۹تا۱۱۳)
۴۔بندہ کو معاشرہ میں عزت حاصل ہوگی۔(آیت:۱۱۴)

② قانون الٰہی سے روگردانی کے نقصانات:

۱۔قانون الٰہی سے منہ موڑنے والے شیطان اور اس کے کارندوں کے لئے آلہ کار بنتے ہیں۔(آیت:۱۱۵)
۲۔اللہ تعالیٰ کے بجائے باطل خداؤں کی پرستش اور پوجا شروع ہوتی ہے۔(آیت:۱۱۶تا۱۲۲)
۳۔عمل اور کردار کے بجائے محض امیدوں اور آرزوؤں کی زندگی بنتی ہے۔(آیت:۱۲۳تا۱۲۶)

چوتھا مضمون: تتمہ نظام عدل۔ آیت: ۱۲۷ تا ۱۳۶

(وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ......

...... وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾)

یہاں تک معاشرہ اور ریاست دونوں کی اصلاح کے حوالے سے احکام اور ہدایات بیان ہو چکے، اب کچھ سوالات کے جوابات، گویا یہ ماقبل کے مضامین کا تتمہ ہے۔

ا۔یتیم بچیوں سے نکاح اور ایک شبہہ کا ازالہ:

یتیم لڑکیوں کے ساتھ سرپرستوں کو اپنا نکاح اس وقت منع ہے جب ظلم کا اندیشہ ہو۔ (آیت:۱۲۷

۲۔اختلاف زوجین میں بیویوں کو ہدایت:

میاں بیوی کے اختلاف میں بیوی کو لچک دکھانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ (آیت:۱۲۸)

۳۔متعدد بیویاں اور عدل:

متعدد بیویوں کی صورت میں ظاہری طور پر سب کے ساتھ برابر سلوک کیا جائے؛ کیونکہ قلبی محبت انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ (آیت:۱۲۹)

۴۔میاں بیوی میں ناقابل حل اختلاف:

میاں بیوی کے درمیان کسی طرح نباہ نہ ہو سکے تو طلاق کے ذریعے جدا ہو جائیں۔ (آیت:۱۳۰)

۵۔انصاف کی پاسداری اور حق کی گواہی:

مسلمان ہر حال میں انصاف کی پاسداری اور حق کی گواہی دیں اگرچہ وہ اپنی ذات، والدین اور اقارب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اس سلسلے میں کسی کا لحاظ نہ کیا جائے۔ (آیت:۱۳۵)

تیسرا حصہ، آیت: ۱۳۶تا ختم سورت

تین گمراہ فرقوں کا تذکرہ

معاشرے اور ریاست کے بیان کے بعد اب تین قسم کے گمراہ فرقوں کا ذکر ہے۔

پہلا مضمون: منافقین۔آیت: ۱۳۷ تا ۱۴۹

(اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ ......

...... اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾)

اس مضمون میں منافقین کی نو نشانیاں اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔

نشانیاں:

۱۔کفار سے دوستی (آیت:۱۳۹)

۲۔کفار سے عزت کی امید (آیت:۱۳۹)

۳۔دین کا مذاق اڑانے والوں کی مجالس میں شرکت اور اس پر خاموشی (آیت:۱۴۰)

۴۔حالات کے ساتھ بہاؤ (آیت:۱۴۱)

۵۔اللہ اور رسول کے ساتھ دھوکہ (آیت:۱۴۲)

۶۔نماز میں سستی (آیت:۱۴۲)

۷۔ریاکاری (آیت:۱۴۲)

۸۔ذکر اللہ کی کمی (آیت:۱۴۲)

۹۔تذبذب کی کیفیت (آیت:۱۴۳)

انجام:

ایسے لوگوں کا انجام یہ ہے کہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ ہاں! یہ ہے کہ کوئی توبہ کرلے اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرلے تو یہ مؤمنین میں شمار ہونگے۔(آیت:۱۴۵،۱۴۶)

ان کے ساتھ معاملہ کی کیفیت یہ ہے کہ ایسے کردار کا چرچا نہ کیا جائے، ہاں! کسی کو نقصان پہنچ جائے تو اس کا اظہار صحیح ہے۔(آیت:۱۴۸،۱۴۹)

دوسرا مضمون: یہود، جرائم اور انجام۔ آیت: ۱۵۰ تا ۱۷۰

(اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ......

...... وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾)

اس مضمون میں یہود کے پندرہ جرائم اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔

جرائم:

۱۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کے ماننے سے انکار (آیت: ۱۵۰)

۲۔ ایمان میں تفریق یعنی بعض پر ایمان اور بعض کا انکار (آیت: ۱۵۰)

۳۔ بے جا سوالات (آیت: ۱۵۳) ۴۔ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ (آیت: ۱۵۳)

۵۔ بچھڑے کی عبادت (آیت: ۱۵۳) ۶۔ وعدہ خلافی (آیت: ۱۵۵)

۷۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار (آیت: ۱۵۵) ۸۔ انبیاء کا قتل (آیت: ۱۵۵)

۹۔ انبیاء سے تعصب (آیت: ۱۵۵) ۱۰۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بہتان (آیت: ۱۵۶)

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا دعویٰ (آیت: ۱۵۷) ۱۲۔ ظلم (آیت: ۱۶۰)

۱۳۔ دین کے راستے میں رکاوٹ (آیت: ۱۶۰) ۱۴۔ سود خوری (آیت: ۱۶۱)

۱۵۔ لوگوں کا مال ناحق طریقہ سے کھانا (آیت: ۱۶۱)

انجام:

ان لوگوں کا انجام عذاب الیم ہے لیکن ان میں ایک انصاف پسند طبقہ بھی ہے جو دین حق، قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہے، ان کیلئے اجر عظیم ہے۔ (آیت: ۱۶۱ تا ۱۶۲)

رسالت کا اثبات:

یہود نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا، بہانہ یہ بنایا کہ آپ پر کتاب ایک ہی بار کیوں نہیں اُتاری جاتی جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی۔

جواب:

۱۔ یہ مطالبہ صرف ضد اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے، اس سے قبل یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بڑھ کر مطالبے کر چکے ہیں۔ (آیت: ۱۵۳)

۲۔نبوت اور رسالت کے لئے وحی ضروری ہے،ایک بار کتاب کا آنا ضروری نہیں،جس طرح دوسرے انبیاء کرام پر وحی آئی اور وہ پیغمبر بنے اسی طرح آج رسول اللہ ﷺ پر وحی آئی ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ (آیت:۱۶۳تا۱۶۵)

۳۔آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر خود اللہ گواہ ہے کہ اپنی کتاب آپ پر نازل فرمائی۔(آیت:۱۶۶)

تیسرا مضمون: نصاریٰ، گمراہیاں اور انجام۔آیت:۱۷۱تا۱۷۳

(يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ......

...... وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾)

اس مضمون میں نصاریٰ کی تین گمراہیوں اور انجام کا ذکر ہے:

گمراہیاں:

۱۔دین میں غلو ۲۔اللہ تعالیٰ کی طرف غلط باتوں کی نسبت ۳۔تثلیث کا عقیدہ (آیت:۱۷۱)

انجام:

ان غلط باتوں سے جو باز آیا تو اس کے لئے اجر ہے ورنہ دردناک عذاب ہے۔(آیت:۱۷۳)

خاتمہ: تمام انسانیت کو حق کی دعوت۔۱۷۴تا ختم سورت

(يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا ......

...... يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾)

تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان اور نور آچکا اسی کی اتباع سے رحمت،فضل اور صراط مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگی،اور ہر قسم کی گمراہی سے حفاظت ہوگی۔(آخری آیت)

آیاتہا ۱۲۰ (۵) سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَة (۹۱) رکوعاتہا ۱۶

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ سورۃ المائدۃ، العقود، المُنقِذۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ...اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۵ نزولی نمبر:۹۱ (سورۃ الاحزاب کے بعد اور سورۃ الممتحنہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۱۶ آیات:۱۲۰ کلمات:۲۸۰۴ حروف:۱۱۹۳۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے نظامِ عدل کا بیان تھا، اس سورت میں نظامِ حلال و حرام کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اہلِ کتاب کے ساتھ گفتگو تھی، اس سورت میں بھی اہلِ کتاب کے ساتھ گفتگو ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں شراب کی حرمت خاص وقت کے لیے بیان ہوئی، اس سورت میں شراب کی مطلقاً حرمت کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں احکامِ الٰہی کا پابند رہنے کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اس کی وجہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور قدرتِ کاملہ کا ذکر ہے۔

موضوع

اصلاحِ معاشرہ: حلال و حرام کا نظام

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عہد الٰہی کی پابندی اور پاک معاشرے کی تشکیل۔آیت ۱ تا ۱۱

دوسرا مضمون: عہد الٰہی سے انحراف اور اس کے نتائج۔ ۱۲ تا ۳۱

تیسرا مضمون: عہد الٰہی کی پابندی اور پر امن معاشرے کا قیام۔آیت: ۳۲ تا ۴۰

چوتھا مضمون: عہد الٰہی کی پابندی اور اس کے ذرائع۔ ۴۱ تا ۱۰۸

خاتمہ: احوال آخرت سے تذکیر۔آیت ۱۰۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عہد الٰہی کی پابندی اور پاک معاشرے کی تشکیل۔آیت ۱ تا ۱۱

(يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۗ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ......

...... فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؁)

اس مضمون میں پاک معاشرے کی تشکیل کے لیے چار چیزوں کی پاکی کے احکام دیے گئے ہیں:۔

۱۔ پیٹ کی پاکی: یعنی کھانے سے متعلق حلال و حرام کا بیان۔ (آیت: ۱ تا ۵)

۲۔ شرمگاہ کی پاکی: یعنی نکاح سے متعلق حلال و حرام کا بیان۔ (آیت: ۵)

۳۔ بدن کی پاکی: یعنی وضو، غسل اور تیمم کا بیان۔ (آیت: ۶)

۴۔ ضمیر کی پاکی: ہر حال میں انصاف کی پاسداری اور حق کی گواہی۔ (آیت: ۸)

ان چار چیزوں سے ظاہر اور باطن کی طہارت حاصل ہوگی۔

دوسرا مضمون: عہد الٰہی سے انحراف اور اس کے نتائج۔ ۱۲ تا ۳۱

(وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا......

...... مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝۳۱)

پچھلے مضمون میں عہدِ الٰہی کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے، اور اس ضمن میں چار قسم کے احکام دیے گئے ہیں۔ اس مضمون میں عہدِ الٰہی سے انحراف کے چار نتیجے بیان کیے گئے ہیں:۔

۱۔ یہود عہد الٰہی سے انحراف کے نتیجے میں لعنت، دلوں کی سختی اور تحریف کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ (آیت: ۱۳)

۲۔ نصاریٰ عہد الٰہی سے انحراف کے نتیجے میں باہمی نفرت اور عداوت کا شکار ہوئے۔ (آیت: ۱۴)

۳۔ بنی اسرائیل عہد الٰہی سے انحراف کے نتیجے میں ذلت سے دوچار ہوئے۔ (آیت: ۲۰ تا ۲۶)

۴۔ قابیل کو عہد الٰہی سے انحراف کے نتیجے میں حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑا۔ (آیت: ۲۷ تا ۳۱)

تیسرا مضمون: عہد الٰہی کی پابندی اور پرامن معاشرے کا قیام۔ آیت: ۳۲ تا ۴۰

(مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ ......

...... يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۰)

اس مضمون میں پھر عہدِ الٰہی کے ضمن میں چار احکام دیے گئے ہیں:۔

۱۔ **جان کی حفاظت:** اس کے لئے قصاص کا قانون نافذ کیا جائے۔ (آیت: ۳۲)

۲۔ **امن عامہ کی حفاظت:** اس کے لئے ڈاکے کی سزا کا قانون نافذ کیا جائے۔ (آیت: ۳۳، ۳۴)

۳۔ **نصب العین:** قرب اور رضاء الٰہی کو زندگی کا مقصد بنایا جائے۔ (آیت: ۳۵)

۴۔ **مال کی حفاظت:** اس کے لئے چوری کا قانون نافذ کیا جائے۔ (آیت: ۳۸، ۳۹)

چوتھا مضمون: عہدِ الٰہی کی پابندی اور اس کے ذرائع۔ ۴۱ تا ۱۰۸

① قانونِ الٰہی کی اتباع: (آیت: ۴۱ تا ۵۰)

(یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ لَا یَحۡزُنۡكَ الَّذِیۡنَ یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡكُفۡرِ مِنَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ......

...... وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾)

اس مضمون میں عہدِ الٰہی کی پابندی کے چار ذرائع بیان کیے گئے ہیں:۔

ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اُتاری ہے، اسی کی اتباع ہر زمانے میں لوگوں کی ذمہ داری رہی ہے، اور اس کو چھوڑ کر جاہلی اور اختراعی قانون کی پیروی، کفر، فسق اور ظلم شمار کی گئی ہے۔

② ولاء اور براء کا قانون۔ (آیت ۵۱ تا ۶۶)

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ......

مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾)

درج ذیل اسباب کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے قانون کے دشمنوں کی حمایت اور ان سے دوستی نہ کی جائے۔

۱۔ دین کا مذاق اڑانا (آیت: ۵۷)　　۲۔ نماز کا مذاق اڑانا (آیت: ۵۸)

۳۔ منافقت کرنا (آیت: ۶۱)　　۴۔ گناہ وظلم میں تیزی (آیت: ۶۲)

۵۔ مداہنت کرنا (آیت: ۶۳)　　۶۔ اللہ کی شان میں گستاخی (آیت: ۶۴)

۷۔ لڑائی کی آگ بھڑکانا (آیت: ۶۴)　　۸۔ فساد کی کوشش کرنا (آیت: ۶۴)

③ قانون الٰہی کی دعوت۔(آیت:۶۷ تا۸۶)

(یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ......

...... وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۸۶﴾)

نکات دعوت:

ا۔توحید ۲۔رسالت ۳۔یوم آخرت پر ایمان کی دعوت ۴۔ہر قسم کے شرک کا رد (آیت:۶۷ تا۷۷)

ترتیب دعوت:

دعوت وتبلیغ میں نصاریٰ مقدم اور یہود ومشرکین مؤخر ہیں؟کیونکہ اول الذکر علماء،صوفیاء اور انصاف پسند طبقے کی موجودگی ان کی نرمی کا سبب ہے ،یعنی جس طبقے سے قبول کرنے کی امید ہے ان کو مقدم رکھا جائے۔

(آیت:۸۲ تا۸۶)

④ قانون الٰہی کی حدود۔(آیت ۸۷ تا ۱۰۸)

(یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ......

...... وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾)

ا۔حلال چیزوں کو حرام نہ بنایا جائے اور حلال کو حرام بنانا چونکہ یمین اور قسم کے ذریعے ہوتا ہے اسی مناسبت سے قسم اور اس کے کفارے کا تذکرہ ہوا ہے۔(آیت:۸۷ تا۸۹)

۲۔حرام کو حلال نہ سمجھا جائے،حلال اور حرام میں بنیاد اور معیار اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے۔

- شراب،جوا،آستانے اور پانسے کی حرمت اور ان کے نقصانات کا تذکرہ۔(آیت:۹۰ تا۹۳)
- مرکز اسلام کعبۃ اللہ سے متعلق حلال وحرام۔(آیت:۹۴ تا۱۰۰)

۳۔خود ساختہ طریقے اور جاہلیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

- بے جا سوالات اور گہرائی سے پرہیز۔(آیت:۱۰۱،۱۰۲)
- خود ساختہ محرمات۔(آیت:۱۰۳،۱۰۴)

۴۔وصیت اور شہادت میں حلال وحرام کا تذکرہ۔(آیت:۱۰۶ تا۱۰۸)

خاتمہ: احوال آخرت سے تذکیر۔ آیت ۱۰۹ تا ختم سورت

(يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ ......

...... لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾)

اس مضمون میں آخرت کے احوال سے نصیحت کی گئی ہے:

۱۔ انبیائے کرام اپنی قوموں کے بارے میں گواہی دیں گے۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی دعوت ہے۔

آیاتھا ۱۶۵ ﴿ (٦) سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (۵۵) ﴾ رکوعاتھا ۲۰

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الانعام

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۶ نزولی نمبر:۵۵ (سورتِ حجر کے بعد اور سورتِ صافات سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۲۰ آیات:۱۶۵ کلمات:۳۰۵۲ حروف: ۱۲۲۴۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں اسلام اور اہلِ کتاب کا موازنہ تھا، اس سورت میں اسلام اور جاہلیت کا موازنہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورتوں میں نظام کے حوالے سے بات تھی، اس سورت میں عقیدے کے حوالے سے بات ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی حلال اور حرام کے مسائل مذکور ہیں۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال، عقیدۂ توحید کا اِثبات اور شرک کی تردید کا ذکر ہے۔ اور آخر میں بھی انہی باتوں کا ذکر ہے۔

موضوع

عقیدے کی اصلاح اور اس کا انداز

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عقیدۂ صحیحہ کا اثبات۔ آیت ۱ تا ۱۳۵

دوسرا مضمون: جاہلیت اور اسلام کا موازنہ۔ آیت ۱۳۶ تا ۱۵۴

خاتمہ: دعوتِ حق کا خلاصہ۔ ۱۵۵ تا ختمِ سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عقیدہ صحیحہ کا اثبات۔ آیت ۱ تا ۱۳۵

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ...... اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾)

اس مضمون میں عقیدۂ توحید کو دلائل کی روشنی میں ثابت اور شرک کو رد کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے شبہات، اُن کے جوابات، دعوت کے آداب اور انکار کے اسباب بیان کیے گئے۔

① دلائل اور براہین

● عقلی دلائل:

چار عقلی دلائل اور ان کا ثمرہ:

۱۔ خالق: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔ (آیت: ۱، ۲)

۲۔ مالک مکان: اللہ تعالیٰ کے سوا زمین و آسمان کا کوئی مالک نہیں ہے۔ (آیت: ۱۲)

۳۔ مالک زمان: اللہ تعالیٰ کے سوا دن اور رات اور ان میں ٹھہری چیزوں کا کوئی مالک نہیں ہے۔ (آیت: ۱۳)

۴۔ قادر: اللہ تعالیٰ کے سوا نفع اور ضرر کسی کے اختیار میں نہیں۔ (آیت: ۱۷، ۱۸)

ثمرہ: ان دلائل کا ثمرہ و نتیجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کے معبود ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے، لہذا ایک اللہ کے معبود ہونے کی اور باقی سب سے براءت کی گواہی دیتا ہوں۔ (آیت: ۱۹)

پانچ عقلی دلائل اور ان کا ثمرہ:

۱۔ رازق: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔ (آیت: ۳۸)

۲۔ قادر: اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مقابلے میں کسی کی قدرت اور طاقت نہیں (آیت: ۴۰، ۴۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳)

۳۔ عالم: غیب کی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ (آیت: ۵۹)

ثمرہ: ان دلائل کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عاجز چیزوں کو کس طرح پکار سکتے ہیں اور ہدایت کو

چھوڑ کر گمراہی اختیار کر سکتے ہیں؟ آیت: ۱۷۔
۴۔ مدبر: کل کائنات کا مدبر اللہ تعالیٰ ہے۔ (آیت: ۹۵ تا ۱۰۱)
ثمرہ: ان آیات کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی رب اور معبودِ برحق ہے۔ (آیت: ۱۰۲)

● نقلی دلائل

۱۔ تفصیلی تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام: (آیت: ۷۴ تا ۸۳)
۲۔ اجمالی تذکرہ سترہ انبیاء علیہم السلام: آیت: ۸۴ تا ۹۰
یہ سب شرک سے بیزار اور توحید کے مبلغ تھے۔

(۲) شبہات اور جوابات

۱۔ خدا کی طرف سے ان کے نام کتابیں آئیں؟ (آیت: ۷)
جواب: اگر ہم کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب ان پر نازل کر دیں، جسے یہ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیں، لیکن پھر بھی یہ مشرکین اور کفار وہی کچھ کہیں گے جو اَب کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔
۲۔ پیغمبر کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں؟ (آیت: ۸)
جواب: اگر پیغمبر (علیہ السلام) کے ساتھ فرشتہ آتا، اور مشرکین اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیتے، اس کے بعد اگر وہ انکار کر دیتے تو فوراً ہلاک کر دیے جاتے، اور انہیں سوچنے کی ہرگز مہلت نہ دی جاتی۔
۳۔ پیغمبر خود فرشتہ کیوں نہیں؟ (آیت: ۹)
جواب: اگر فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے تو لامحالہ انسانی اور بشری شکل میں ہی بھیجتے تو اس صورت میں بھی اس کے بارے میں ان کے دلوں میں وہ شبہات ہوتے جو اَب ہیں کہ یہ تو بشر ہے، فرشتہ نہیں۔
۴۔ منہ مانگا معجزہ کیوں نہیں لایا جاتا؟ (آیت: ۳۷)
جواب: معجزہ دکھانے پر تو اللہ تعالیٰ قادر ہے، لیکن اگر منہ مانگے معجزے کا انکار کیا جائے تو فوراً ہلاکت آجاتی ہے، اور مہلت نہیں ملتی۔
۵۔ دولت مند آدمی کیوں پیغمبر نہیں بنایا گیا؟ (آیت: ۵۰)
۶۔ غیب کی باتیں کیوں نہیں جانتا؟ (آیت: ۵۰)
۷۔ پیغمبر ہماری طرح تقاضے کیوں رکھتا ہے؟ (آیت: ۵۰)

ان تینوں شبہات کا جواب:
منصب رسالت پر فائز شخص کا یہ دعویٰ نہیں ہوتا: ۱۔ کہ تمام خزانے اس کے قبضہ میں ہیں۔
۲۔ کہ غیب اور شہادت کی تمام باتوں کا اس کو علم ہے۔ ۳۔ کہ وہ بشری تقاضوں سے مبرا کوئی اور مخلوق ہے۔

③ دعوت کے آداب

ہر ادب "قُلْ" کے لفظ سے شروع ہوا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اور غیر اللہ کا فرق واضح کیجئے۔ (آیت: ۱۴)

۲۔ حق کے معاملے میں اپنا انداز واضح کیجئے۔ (آیت: ۱۴)

۳۔ مخالفت کی صورت میں نتیجہ کی وضاحت کیجئے۔ (آیت: ۱۵)

۴۔ غیر اللہ کے معاملے میں اپنا انداز واضح کیجئے۔ (آیت: ۵۶)

۵۔ وحی اور غیر وحی کے حوالے سے اپنا موقف واضح کیجئے۔ (آیت: ۵۶)

۶۔ عنادی مطالبات کے مقابلے میں اپنا منصب واضح کیجئے۔ (آیت: ۵۷)

۷۔ عنادی مطالبات کے وقت معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیجیے۔ (آیت: ۵۸)

④ انکار کے سات اسباب

ہر ایک "کذلك" کے لفظ سے شروع کیا گیا ہے۔

۱۔ اہلِ حق کو حقیر سمجھنا۔ (آیت: ۵۳)

۲۔ بغض اور عناد۔ (آیت: ۵۵)

۳۔ داعی حق پر کسی کے آلہ کار ہونے کا طعنہ۔ (آیت: ۱۰۵)

۴۔ اپنے غلط اعمال پر فخر۔ آیت: ۱۰۸

۵۔ شیطانی وسوسے اور جھوٹے پروپیگنڈے۔ (آیت: ۱۱۲)

۶۔ سازشی کھیل۔ (آیت: ۱۲۳)

۷۔ اہلِ باطل کا اتحاد۔ (آیت: ۱۲۹)

دوسرا مضمون: جاہلیت اور اسلام کا موازنہ۔ آیت ۱۳۶ تا ۱۶۰

سورت کے پہلے مضمون میں توحیدِ اعتقادی کا اثبات اور شرکِ اعتقادی کا رد بیان ہوا۔ اس مضمون میں توحیدِ عملی کا اثبات اور شرکِ عملی کا رد ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسلام اور جاہلیت کا موازنہ اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

① جاہلیت میں حلال وحرام:

(وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ ......

...... اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾)

کھیتی اور چوپایوں میں خودساختہ پابندیاں لگارکھی ہیں۔ (آیت:۱۳۶تا۱۴۴)

② دین حق میں حلال وحرام:

(قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ ......

...... وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾)

کھانے سے متعلق: ۱۔مردار ۲۔بہنے والا خون ۳۔خنزیر کا گوشت (آیت:۱۴۵)

عقیدے سے متعلق: ۴۔غیر اللہ کی نذر (آیت:۱۴۵) ۵۔شرک (آیت:۱۵۱)

معاشرت سے متعلق: ۶۔والدین کے ساتھ بدسلوکی ۷۔فاقہ کے ڈر سے بچوں کا قتل

۸۔کھلی اور چھپی بے حیائی ۹۔ناحق قتل (آیت:۱۵۱) ۱۰۔یتیم کا مال کھانا (آیت:۱۵۲)

معاملات سے متعلق: ۱۱۔ناپ تول میں ظلم ۱۲۔بات میں ظلم ۱۳۔وعدہ خلافی (آیت:۱۵۲)

خاتمہ: دعوت حق کا خلاصہ۔آیت ۱۶۱ تا ختم سورت

(قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ ......

...... اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾)

ایمان اور جاہلیت،حق اور باطل کی کشمکش کے بعد حق کے داعی کو علی اعلان یہ اعلانات کردینے چاہئیں:

۱۔عقیدۂ توحید کا اعلان (آیت:۱۶۱) ۲۔اللہ تعالیٰ کی کامل بندگی کا اعلان (آیت:۱۶۲)

۳۔شرک سے بیزاری کا اعلان (آیت:۱۶۳،۱۶۴) ۴۔دنیا کے دارالامتحان اور آخرت کی حقیقت کا اعلان (۱۶۵)

آیاتہا ۲۰۶ (۷) سُوْرَةُ الْاَعْرَاف (۳۹) رکوعاتہا ۲۴

۱ نام مع وجہ تسمیہ الأعراف،طولى الطوليين،الميقات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ...وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۷ نزولی نمبر:۳۹ (سورۃ ص کے بعد اور سورۃ الجن سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوعات:۲۴ آیات:۲۰۶ کلمات:۳۳۲۵ حروف: ۱۴۳۱۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی اصلاحِ عقیدہ کا ذکر تھا، اس سورت میں بھی۔ البتہ وہاں عقلی انداز تھا، اور یہاں نقلی انداز۔

۲۔ پچھلی سورت میں اسلامی دعوت کے اصول اور دلائل بیان ہوئے، یہاں اس کی تاریخ بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کے آخر میں صراطِ مستقیم اور دینِ حق کے ساتھ تعلق رکھنے اور اس کے سِوا سے براءت کا اعلان تھا۔ اس سورت میں کتابِ الٰہی کی اتباع کا حکم اور باقی کی اتباع سے بچنے کی ہدایت ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں قرآنِ کریم اور اس کے ذریعے انذار اور نصیحت کا حکم ہے، اور سورت کے آخر میں قرآن کریم کی نصیحت سے فائدہ اُٹھانے کے اُصول اور آداب بیان ہوئے ہیں۔

موضوع

عقیدے کی اصلاح اور دعوت کی تاریخ

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: صحیح عقیدے کا بیان۔ آیت ۱ تا ۱۰

پہلا مضمون: حق کی دعوت اور اس کی تاریخ۔ آیت ۱۱ تا ۱۷۱

دوسرا مضمون: حق کی دعوت اور اس کی ضرورت۔ آیت: ۱۷۲ تا ۱۹۸

تیسرا مضمون: حق کی دعوت اور اس کے آداب۔ آیت ۱۹۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: صحیح عقیدے کا بیان۔ آیت ۱ تا ۱۰

(الٓمّٓصٓ ۞ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ ......

...... وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۞)

مقدمے میں صحیح عقیدے کے اُصول بیان کیے گئے ہیں، جو کہ چار اُصول ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان (آیت: ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۰)

۲۔ رسول اللہ پر ایمان (آیت: ۲، ۳)

۳۔ کتاب اللہ پر ایمان (آیت: ۲، ۳)

۴۔ آخرت پر ایمان (آیت: ۶، ۷، ۸، ۹)

پہلا مضمون: حق کی دعوت اور اس کی تاریخ۔ آیت ۱۱ تا ۱۷۱

(وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا......

...... وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾)

اس مضمون میں حق کی دعوت اور اس کی تاریخ بیان ہوئی ہے۔ اور اس سلسلے میں حضرت آدم علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ تک آٹھ انبیائے کرام کا تذکرہ آیا ہے:۔

۱۔حضرت آدم علیہ السلام پہلا انسان پہلا پیغمبر بھی ہے۔(آیت:۱۱تا۵۸)

اس ذیل میں بنی آدم کو چار مرتبہ مخاطب کیا گیا اور ہر دفعہ ایک حکم دیا گیا۔

- ظاہری اور باطنی لباس کی پابندی (آیت:۲۶)
- شیطان کی فتنہ بازی سے محتاط رہنے کی ہدایت (آیت:۲۷تا۳۰)
- زندگی کی ضروریات میں اعتدال کی رعایت اور افراط وتفریط سے پرہیز (آیت:۳۱تا۳۴)
- پیغام وحی کی طرف توجہ (آیت:۳۵تا۵۸)

زمین پر آبادی کے بعد بنی آدم ان باتوں کے پابند ہیں۔

۲۔حضرت نوح علیہ السلام (آیت:۵۹تا۶۴)

۳۔ حضرت ہود علیہ السلام (آیت:۶۵تا۷۲)

۴۔ حضرت صالح علیہ السلام (آیت:۷۳تا۷۹)

۵۔ حضرت لوط علیہ السلام (آیت:۸۰تا۸۴)

۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام (آیت:۸۵تا۹۳)

قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نظام اور قوموں کے زوال کے اسباب۔ (آیت:۹۴تا۱۰۲)

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام (آیت:۱۰۳تا۱۵۶،۱۵۹تا۱۷۱)

۸۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (آیت:۱۵۷تا۱۵۸)

انبیائے کرام علیہم السلام کے تذکرے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق دعوت انسانیت کے آغاز سے انجام تک تسلسل کے ساتھ چلنے والی دعوت ہے۔ (آیت:۸۵تا۱۵۸)

دوسرا مضمون: حق کی دعوت اور اس کی ضرورت۔ آیت: ۱۷۲ تا ۱۹۸

﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ ......

...... وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۹۸﴾

اس مضمون میں دعوتِ حق کی ضرورت کے حوالے سے دو باتیں بیان کی گئی ہیں:۔

۱۔تمام انسان ایک عہد کرکے آئے ہیں اور وحی کی دعوت اس کی یاددہانی ہے۔(آیت:۱۷۲تا۱۷۴)

۲۔وحی کی دعوت سے انحراف گمراہی کا سبب ہے۔(آیت:۱۷۵تا۱۹۸)

تیسرا مضمون: حق کی دعوت اور اس کے آداب۔ آیت ۱۹۹ تا ختم سورت

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۹ ......

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝۲۰۶﴾

دعوتِ حق کی تاریخ اور ضرورت کے بیان کے بعد اب اُس دعوت کے آداب بیان کیے جارہے ہیں:

۱۔عفو ودرگزر سے کام لیا جائے۔(آیت:۱۹۹)

۲۔معروفات کی تبلیغ کی جائے۔(آیت:۱۹۹)

۳۔جاہلوں کے ساتھ اُلجھنے سے پرہیز کیا جائے۔(آیت:۱۹۹)

۴۔غصہ کی صورت میں استعاذہ۔(آیت:۲۰۰ تا ۲۰۲)

۵۔منہج ربانی کی اتباع کی جائے۔(آیت:۲۰۳ تا ۲۰۴)

۶۔دعاء کی کثرت کی جائے۔(آیت:۲۰۵)

۷۔غفلت سے اجتناب کیا جائے۔(آیت:۲۰۵)

آیاتہا ۷۵ — # (۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَال (۸۸) — رکوعاتہا ۱۰

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الانفال، بدر، الجہاد

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۸ نزولی نمبر: ۸۸ (سورۃ البقرہ کے بعد اور سورتِ آل عمران سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۱۰ آیات: ۷۷ کلمات: ۱۱۹۵ حروف: ۵۲۸۰

۵ ربط

پچھلی سورت میں دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرت کا ذکر ہوا، اس سورت میں نبی کریم کی سیرت کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے سلوک کا تذکرہ ہوا، اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کا سلوک مذکور ہے۔

۳۔ پچھلی سورتوں میں تمام اقوامِ عالم کو دعوت دینے کے بعد اب جہاد کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں مالِ غنیمت کا تذکرہ ہے، اور سورت کے آخر میں جنگی قیدیوں اور آپس میں تعلق کے اعتبار سے مسلمانوں کی قسموں کا ذکر ہے۔ دونوں باتوں کا تعلق جہاد سے ہے۔

موضوع

جہاد کے اسباب و قوانین

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: مجاہدین کی صفات اور ان صفات کا نتیجہ۔ آیت: ۱ تا ۱۴

دوسرا مضمون: جہاد کے اسباب اور قوانین۔ آیت: ۱۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: مجاہدین کی صفات اور ان صفات کا نتیجہ۔ آیت: ۱ تا ۱۴

(يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ......

...... ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ﴿۱۴﴾)

سورت میں جہاد کے قوانین کا ذکر ہے۔ اس سے قبل مجاہدین کی صفات اور ان صفات کے نتیجے کا ذکر ہے:۔

۱۔تقویٰ ۲۔اتفاق ۳۔اللہ تعالیٰ ورسول کی اطاعت (آیت:۱)

۴۔قرآن کریم سے تعلق ۵۔توکل (آیت:۲)

۶۔اقامت صلوٰۃ ۷۔انفاق (آیت:۳)

جب یہ صفات پیدا ہوں گی تو اللہ تعالیٰ بدر کی طرح مدد کریں گے۔(آیت:۵ تا ۱۴)

دوسرا مضمون: جہاد کے اسباب اور قوانین۔ آیت: ۱۵ تا ختم سورت

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝۱۵ ......

...... بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵ ﴾

مجاہدین کی صفات کے بعد اب جہاد کے چار اسباب اور سولہ قوانین کا ذکر ہے:۔

① جہاد کے اسباب:

۱۔کفار پیغمبر کے خلاف مختلف منصوبے بناتے رہتے ہیں۔(آیت:۳۰)

۲۔اس حد تک ہٹ دھرمی کہ حق کے مقابلے عذاب کو ترجیح دیتے ہیں۔(آیت:۳۲)

۳۔اہل حق کی عبادت کے مراکز کی ویرانی کی کوششیں کرتے ہیں۔(آیت:۳۴، ۳۵)

۴۔لوگوں کو حق سے روکنے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔(آیت:۳۶ تا ۳۸)

② جہاد کے ۱۶ قوانین:

۱۔میدان جنگ میں استقامت اختیار کی جائے۔(آیت:۱۵ تا ۱۹)

۲۔قانون الٰہی کو میدان جنگ میں دستور عمل بنایا جائے۔(آیت:۲۰ تا ۲۲)

۳۔قانون الٰہی کو پیغام حیات سمجھا جائے۔(آیت:۲۳ تا ۲۶)

۴۔خیانت سے پرہیز کیا جائے۔(آیت:۲۷، ۲۸)

۵۔دوراندیش بننے کیلئے تقویٰ اختیار کیا جائے۔(آیت:۲۹)

۶۔جہاد کا مقصد فتنہ کا خاتمہ اور دین الٰہی کی سربلندی ہے۔(آیت:۳۹، ۴۰)

۷۔مال غنیمت کی تقسیم کے قانون پر عمل کیا جائے۔(آیت:۴۱)

۸۔میدان جنگ میں ذکر الٰہی کا تحفظ ہے۔(آیت:۴۵)

۹۔اختلاف سے پرہیز کیا جائے۔(آیت:۴۶)

۱۰۔غرور، اکڑ اور منافقانہ طرزِ عمل سے پرہیز۔(آیت:۴۷ تا ۵۴)

۱۱۔ عہد شکن لوگوں سے سلوک کا انداز (عہد شکن لوگوں کو عبرت کا نشانہ بنایا جائے، اور جن سے عہد شکنی کا خطرہ ہو ان کے سامنے معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کردیا جائے)۔ (آیت:۵۵ تا ۵۹)

۱۲۔جہاد کے لئے ہر قسم کی تیاری کی جائے۔(آیت:۶۰)

۱۳۔مصالحتی کوششوں میں تعاون کیا جائے۔(آیت:۶۱ تا ۶۴)

۱۴۔ہر وقت فوجی بھرتی کی ترتیب جاری رہے۔(آیت:۶۵ تا ۶۶)

۱۵۔قیدیوں سے متعلق ہدایات پر عمل کیا جائے۔(آیت:۶۷ تا ۷۱)

۱۶۔مسلمانوں کی تعلقات کے حوالے سے قسمیں اور برتاؤ کی نوعیت۔(آیت:۷۲ تا ۷۵)

سُورَۃُ التَّوبَة (۹) (۱۱۳)

آیاتھا ۱۲۹ — رکوعاتھا ۱۶

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

التوبة، البراءة، المخزية، الفاضحة، الكاشفة، المشرِّدة، المثيرة، المنكِّلة، المدمدمة، المشددة، المقشقشة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖٓ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ...
اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ...

۲ زمانۂ نزول

باالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۹ — نزولی نمبر: ۱۱۳ (سورۃ الفتح کے بعد اور سورۃ النصر سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوعات: ۱۶ — آیات: ۱۲۹ — کلمات: ۲۴۶۷ — حروف: ۱۰۷۸۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قوانین جہاد کا ذکر ہوا، اس سورت میں اعلانِ جہاد کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں صلح کا ذکر تھا، یہاں براءت کا اعلان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بدر کا تذکرہ تھا، یہاں تبوک، فتحِ مکہ اور حُنین کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں مشرکین سے براءت کا اعلان اور سورت کے آخر میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے اور رسول اللہ ﷺ کی عظیم صفات کا ذکر ہے۔ اس طریقے سے سورت آپس میں جُڑ گئی کہ مشرکین سے براءت اور مؤمنین پر رحمت کا سبب نبی کریم ﷺ کی تکذیب اور تصدیق ہے۔

موضوع

جہاد کے حدود و قیود

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار کے ساتھ جہاد اور اس کی تفصیلات۔ آیت: ۱ تا ۳۷

دوسرا مضمون: منافقین کے ساتھ جہاد۔ آیت: ۳۸ تا ۱۲۱

خاتمہ: دین کے شعبوں کا امتزاج اور جہاد کی ترتیب۔ آیت: ۱۲۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار کے ساتھ جہاد اور اس کی تفصیلات۔ آیت: ۱ تا ۳۷

اس مضمون میں جہاد کے حوالے سے کفار کی قسمیں، جہاد کے اسباب، جہاد کے حوالے سے شبہات اور اُن کے جوابات کا ذکر ہے۔

(بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱ ......

...... زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۷)

① اقسام کفار:

۱۔ کافر معاہد: جس کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ ہے۔ (آیت: ۴)

۲۔ کافر مستأمن: جو اسلامی ریاست کی اجازت سے کچھ وقت کے لئے آیا ہے۔ (آیت: ۶)

۳۔ کافر ذمی: جو اسلامی ریاست کا مستقل باشندہ ہے۔ (آیت: ۲۹)

۴۔ کافر محارب: جو مسلمانوں کے خلاف حالت جنگ میں ہے۔ (آیت: ۳ تا ۵)

ان میں سے آخر الذکر کے ساتھ جہاد ہے۔

② اسباب جہاد:

١۔ دوستی اور معاہدہ کا لحاظ نہ کرنا (آیت: ٧، ٨)
٢۔ دوغلا پن (آیت: ٨)
٣۔ دین کے راستے میں رکاوٹ (آیت: ٩)
٤۔ وعدہ کی خلاف ورزی (آیت: ١٠ تا ١٢)
٥۔ دین حق پر اعتراضات (آیت: ١٢)
٦۔ رسول کی جلاوطنی کی سازش (آیت: ١٣)
٧۔ جنگ میں پہل کرنا (آیت: ١٣)
٨۔ غلط عقائد کا پرچار (آیت: ٣٠)
٩۔ باطل پرستوں کی تقلید (آیت: ٣١)
١٠۔ دین کا دنیوی اغراض کیلئے استعمال (آیت: ٣٤)

③ پانچ شبہات اور ان کے جوابات

١۔ جہاد کے بغیر مذاکرات سے بات چل جائے؟

جواب: وہ باتوں میں تم کو راضی کرلیں گے لیکن موقع ملنے پر کسی معاہدے کا لحاظ نہیں کریں گے۔ (آیت: ٧ تا ١٦)

٢۔ کفار بھی تو اچھے عمل کرتے ہیں، پھر ان سے کیوں جہاد کیا جائے؟

جواب: کفار کے نیک اعمال کا ایمان کے بغیر کوئی اعتبار نہیں۔ (آیت: ١٧ تا ٢٢)

٣۔ کفار سے رشتہ داری ہو تو جہاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رشتہ داری اللہ، رسول اور دین کے راستے میں رکاوٹ بن جائے تو عذاب کا سبب ہے۔ (آیت: ٢٣ تا ٢٤)

٤۔ مسلمان تعداد کے لحاظ سے کمزور ہیں؟

جواب: مسلمان کی نظر اسباب پر نہیں بلکہ نصرت الٰہی پر ہوگی، واقعہ حنین اس پر گواہ ہے۔ (آیت: ٢٥ تا ٢٧)

٥۔ مسلمانوں میں معاشی کمزوری ہے؟

جواب: غناء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (آیت: ٢٨)

دوسرا مضمون: منافقین کے ساتھ جہاد۔ آیت: ۳۸ تا ۱۲۱

(یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ......

...... وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾)

کفار سے جہاد کی تفصیلات کے بعد اب اس مضمون میں منافقین کے ساتھ جہاد کا ذکر ہے۔
منافقین کی قسمیں اور اُن کی علامات کو انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تقریباً ۵۶ علامات بیان کی گئی ہیں۔

① منافقین کی قسمیں:

منافقین جہاد کے حوالے سے دو قسم پر ہیں:

۱۔ بغیر عذر کے جہاد سے پیچھے رہنے والے۔ (آیت: ۴۵، ۴۶)

۲۔ بطور جاسوس شریک ہونے والے۔ (آیت: ۴۷ تا ۴۸)

② علاماتِ منافقین:

۱۔ جہاد سے سستی (آیت: ۳۸)

۲۔ سہولت و مقصد سے مہم میں شمولیت (آیت: ۴۲)

۳۔ جھوٹی قسمیں کھانا (آیت: ۴۲)

۴۔ جھوٹ بولنا (آیت: ۴۲)

۵۔ بغیر عذر مہم سے بچنا (آیت: ۴۵)

۶۔ شک و تردد (آیت: ۴۵)

۷۔ جہاد کی تیاری نہ کرنا (آیت: ۴۶)

۸۔ فساد کی کوشش کرنا (آیت: ۴۷)

۹۔ فتنہ پردازی کرنا (آیت: ۴۷)

۱۰۔ جاسوسی (آیت: ۴۷)

۱۱۔ سازشی عادت (آیت: ۴۸)

۱۲۔ جھوٹی دینداری (آیت: ۴۹)

۱۳۔ مسلمانوں کی تکلیف پر خوشی (آیت: ۵۰)

۱۴۔ ذاتی دکھ سکھ کو ترجیح دینا (آیت: ۵۰)

۱۵۔ اللہ اور رسول کا انکار (آیت: ۵۴)

۱۶۔ نماز میں سستی (آیت: ۵۴)

۱۷۔ صدقات میں بے رغبتی (آیت: ۵۴)

۱۸۔ منافقانہ طور پر ایمان کا اظہار (آیت: ۵۶)

۱۹۔بزدلی (آیت:۵۶)　۲۰۔بے وفائی (آیت:۵۷)　۲۱۔طعنہ زنی (آیت:۵۸)

۲۲۔ذاتی مقصد پر خوشی اور ناراضگی (آیت:۵۸)　۲۳۔پیغمبر کی ایذاء رسانی (آیت:۶۱)

۲۴۔شرافت سے غلط فائدہ اٹھانا (آیت:۶۱)　۲۵۔چاپلوسی (آیت:۶۲)

۲۶۔دین کے ساتھ استہزاء (آیت:۶۴)　۲۷۔جھوٹے عذر کی عادت (آیت:۶۵)

۲۸۔برائی کی دعوت (آیت:۶۷)　۲۹۔اچھائی سے رکاوٹ (آیت:۶۷)

۳۰۔خیر سے پیچھے رہنا (آیت:۶۷)　۳۱۔غفلت (آیت:۶۷)　۳۲۔شرارت (آیت:۶۷)

۳۳۔کفریہ کلمات بکنا (آیت:۷۴)　۳۴۔بات کے بعد اس سے مکر جانا (آیت:۷۴)

۳۵۔نبی کے خلاف مکروہ عزائم (آیت:۷۴)　۳۶۔نمک حرامی (آیت:۷۴)　۳۷۔بخل (آیت:۷۶)

۳۸۔اعراض وروگردانی (آیت:۷۶)　۳۹۔وعدہ خلافی (آیت:۷۷)

۴۰۔دینداروں پر اعتراض کرنا (آیت:۷۹)　۴۱۔جہاد سے پیچھے رہنے پر خوشی (آیت:۸۱)

۴۲۔جہاد سے نفرت (آیت:۸۱)　۴۳۔جہاد کے خلاف ذہن سازی (آیت:۸۱)

۴۴۔دین کے مقابلے میں آرام پسندی (آیت:۸۱)　۴۵۔بے غیرتی (آیت:۸۶)

۴۶۔کفر ونفاق میں پختگی (آیت:۹۷)　۴۷۔اہل علم سے دوری (آیت:۹۷)

۴۸۔دین کیلئے خرچ کو تاوان سمجھنا (آیت:۹۸)　۴۹۔مسلمانوں پر برے حالات کا انتظار کرنا (آیت:۹۸)

۵۰۔اسلامی اصطلاحات کو اسلام کیخلاف استعمال کرنا (آیت:۱۰۷)　۵۱۔کفر کو تقویت پہنچانا (آیت:۱۰۷)

۵۲۔مسلمانوں میں تفریق ڈالنا (آیت:۱۰۷)　۵۳۔اسلام کے دشمنوں کو جگہ فراہم کرنا (آیت:۱۰۷)

۵۴۔خوشنما دعوے (آیت:۱۰۷)　۵۵۔قرآنی آیات کا مذاق اڑانا (آیت:۱۲۴)

۵۶۔ضد وعناد کرنا (آیت:۱۲۵)

(۴) مؤمنین کی قسمیں:

۱۔بلا تردد جہاد میں جانے والے (آیت:۴۴)　۲۔معذورین (آیت:۹۱،۹۲)

۳۔متکاسلین (آیت:۱۰۶تا۱۰۸)

④ علاماتِ مؤمنین:

۱۔امر بالمعروف ۲۔نہی عن المنکر ۳۔نماز کی پابندی ۴۔زکوٰۃ کی ادئیگی (آیت:۷۱)

۵۔اللہ اور رسول کی اطاعت (آیت:۷۱) ۶۔مال و جان کے ساتھ جہاد میں شرکت (آیت:۸۸)

۷۔اللہ اور رسول کی وفاداری (آیت:۹۱) ۸۔عذر کی وجہ سے رہ جانے پر رونا (آیت:۹۲)

۹۔بلا عذر رہ جانے پر اپنے جرم کا اعتراف (آیت:۱۰۲) ۱۰۔پاکیزگی (آیت:۱۰۸)

۱۱۔توبہ (آیت:۱۱۲) ۱۲۔عبادت (آیت:۱۱۲) ۱۳۔اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء (آیت:۱۱۲)

۱۴۔روزہ (آیت:۱۱۲) ۱۵۔حدود اللہ کی حفاظت (آیت:۱۱۲)

خاتمہ: دین کے شعبوں کا امتزاج اور جہاد کی ترتیب۔آیت:۱۲۲ تا ختم سورۃ

(وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ ......

...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

جہاد کی تفصیلات کے بعد دین کے بنیادی تین شعبوں کے درمیان جوڑ اور امتزاج اور جہاد کا طریقۂ کار بیان کیا گیا ہے۔

① دین کے شعبوں کا امتزاج:

دین کے بنیادی طور پر تین شعبے ہیں: ۱۔تعلیم ۲۔دعوت و اصلاح ۳۔جہاد

ان تینوں میں اس طریقے سے جوڑ پیدا کریں:

۱۔کچھ مسلمان جہاد کیلئے نکلیں۔(آیت:۱۲۲)

۲۔کچھ دین کا علم حاصل کریں۔(آیت:۱۲۲)

۳۔اہل علم باقی لوگوں کو تبلیغ کریں۔(آیت:۱۲۲)

② جہاد کی ترتیب:

جہاد اس ترتیب سے کیا جائے کہ بیک وقت کئی محاذ نہ کھولے جائیں بلکہ مرکز ایک رہے اور الأقرب فالأقرب کے اعتبار سے سلسلہ آگے بڑھایا جائے۔(آیت:۱۲۳)

اٰیَاتُہَا ۱۰۹ (۱۰) سُوْرَۃُ یُوْنُسَ (۵۱) رُکُوْعَاتُہَا ۱۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
یونس

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ...

۲ زمانۂ نزول
جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے

۳ ترتیب
مصحفی نمبر:۱۰ نزولی نمبر:۵۱(سورۃ بنی اسرائیل کے بعد اور سورۃ ھود سے پہلے)

۴ اعداد وشمار
رکوعات:۱۱ آیات:۱۰۹ کلمات:۱۴۹۹ حروف: ۷۰۶۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں کفار کے ساتھ جہاد کا اعلان ہوا، اس سورت میں شرک کی حقیقت کا ذکر ہے جو سبب ہے جہاد کا۔

۲۔ پچھلی سورت میں کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد کا ذکر تھا۔ اس سورت میں اُن کو ایمان کی دعوت کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حق کے بارے میں منافقین کے انداز کا ذکر ہوا، اس سورت میں مشرکین کے انداز کا ذکر ہے۔

٦ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآن کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی وحی اور قرآن کا ذکر ہے۔

موضوع

حق کی دعوت استدلالی اور عقلی انداز میں

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار کا عناد اور استدلالی و عقلی جوابات۔ آیت: ۱ تا ۷۰

دوسرا مضمون: تاریخی واقعات اور دعوت فکر۔ آیت: ۷۱ تا ۱۰۳

تیسرا مضمون: آداب دعوت۔ آیت ۱۰۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار کا عناد اور استدلالی و عقلی جوابات۔ آیت: ۱ تا ۷۰

(الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ ......

...... ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰)

اسلام کے بنیادی عقائد: توحید، رسالت، وحی اور آخرت کے بارے میں کفار کا ضد اور عناد اور اس کے جواب کا ذکر ہے۔

① کفار کا عناد:

توحید کا انکار: کفار عقیدۂ توحید پر ایمان کے بجائے شرک میں مبتلا ہوئے اور اپنے شرکاء کو اللہ کے ہاں جبری شفاعت کا مالک بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی سفارش ماننا ضروری ہے، اپنے اس عقیدے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ کسی پکڑ میں نہ آنے کو اپنی حقانیت کی دلیل بتاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت کا مستقل ایک قانون ہے، اس سے حقانیت پر استدلال نہیں ہوسکتا۔ (آیت: ۳ تا ۶، ۱۸، ۲۱ تا ۲۳)

نبوت کا انکار: کفار پیغمبر کی نبوت پر ایمان کے بجائے حجت بازی کرتے رہے، کبھی پیغمبر کے جادوگر ہونے کا دعویٰ کیا، کبھی بشریت و رسالت میں منافات کا نظریہ بیان کیا کہ انسان پیغمبر نہیں ہوسکتا، اگر پیغمبر ہو بھی تو کسی فرشتے کو پیغمبر ہونا چاہیے، اور کبھی پیغمبر سے منہ مانگی نشانیوں کا مطالبہ کرنے لگے تاکہ پیغمبر عاجز آئے اور کفار اس کو اپنی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کریں۔ (آیت: ۲، ۱۷، ۱۹، ۲۰)

وحی کا انکار: کفار نے قرآن کریم کے خود ساختہ اور من گھڑت ہونے کا دعویٰ کیا اور ماننے کے لئے اس کی کلی (مکمل طور پر) یا جزوی (بعض حصوں میں) تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ (آیت: ۲، ۱۵، ۱۶)

آخرت کا انکار: کفار عقیدۂ آخرت پر ایمان کے بجائے دنیا کی زندگی پر رضامندی و اطمینان اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے غفلت میں مبتلا ہوئے۔ (آیت: ۷ تا ۱۰)

② تین طریقے سے جواب:

۱۔ دنیا و آخرت کا موازنہ کر کے دعوت فکر:

یعنی دنیا کا چند روزہ ہونا، جیسے کھیتی ایک وقت میں سرسبز و شاداب اور کچھ عرصہ کے بعد زرد اور پھر چور چور ہو کر ختم ہو جاتی ہے اور آخرت باقی اور دائمی ہے۔ (آیت: ۲۴ تا ۳۰)

۲۔ اعترافی دلائل کے ذریعے سوالات اور دعوت فکر:

کفار سے کچھ سوالات کئے گئے ہیں کہ رازق کون ہے؟ (آیت: ۳۱)

زندگی اور موت کس کے ہاتھ میں ہے؟ (آیت: ۳۱)

عالم کا نظام کون چلا رہا ہے؟ (آیت: ۳۱)

کیا کفار کے معبود اُن کی موت و حیات کے مالک ہیں؟ (آیت: ۳۴)

یا اُن کو ٹھیک راستہ دکھا سکتے ہیں؟ (آیت: ۳۵)

انصاف کے ساتھ ان باتوں کا جواب دینے سے حق اور باطل کا فرق واضح ہو جائے گا۔

۳۔تین دلائل کے ذریعے دعوت فکر:

● قرآن کے اعجاز سے قرآن کی حقانیت کا اثبات:

یعنی دنیا قرآن کا مثل لانے سے عاجز ہے، یہ دلیل ہے کہ قرآن کریم مخلوق کا بنایا ہوا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔(آیت:۳۷ تا ۴۰)

● قرآن کے نتائج سے قرآن کی حقانیت کا اثبات:

یعنی قرآن پر ایمان سے گمراہی کی جگہ ہدایت، جہالت کی جگہ نصیحت، فکری اور اخلاقی بیماریوں کا علاج اور رحمت جیسے اچھے نتائج قرآن کریم کی حقانیت کی دلیل ہیں، جس طرح اچھا میوہ اچھے تخم یا اچھے درخت کی دلیل ہوتا ہے۔(آیت:۵۷، ۵۸)

● لوگوں میں جائز اور ناجائز کے تصور سے قرآن کی حقانیت کا اثبات:

یعنی لوگ اپنی طرف سے کچھ چیزوں کو جائز اور کچھ پر پابندیوں کے قائل ہیں، یہ بعینہ حلال اور حرام کا تصور ہے، لیکن خودساختہ اور بغیر دلیل کے ہے۔(آیت:۵۹)

اگر یہی بات کائنات کے خالق و مالک کی طرف سے آجائے تو وہ وحی اور قرآن ہے، اور اس کو لانے والا پیغمبر ہے، لہذا وحی کی پابندیوں کو ماننا فطرت کا تقاضا ہے۔

(۳) حق کی حمایت اور مخالفت کا انجام:

۱۔حق کے حامی بشارتوں کے حقدار اور خوف وغم سے مامون ہونگے۔(آیت:۶۲ تا ۶۵)

۲۔مخالفین حق کا آخری انجام ناکامی اور عذاب ہے۔(آیت:۶۹، ۷۰)

دوسرا مضمون: تاریخی واقعات اور دعوت فکر۔ آیت: ۷۱ تا ۱۰۳

(وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ ......

...... نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾)

عقلی دلائل کے بعد اب نقلی دلائل یعنی تاریخی واقعات کا ذکر ہے، اور اس کے ذیل میں مخلوق کو دعوتِ فکر دی گئی ہے۔

۱۔حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ۔(آیت: ۷۱ تا ۷۳)

۲۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔(آیت: ۷۵ تا ۹۷)

۳۔حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ۔(آیت: ۹۸)

ان واقعات سے انبیاء اور وحی کی دعوت کا ذریعۂ نجات ہونا ثابت ہوتا ہے، پہلے دو واقعات میں قوموں کی ہلاکت اور آخری واقعے میں اس قوم کی نجات کا تذکرہ ہے۔(آیت: ۹۹ تا ۱۰۳)

تیسرا مضمون: آدابِ دعوت۔ آیت ۱۰۴ تا ختم سورت

(قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ ......

...... وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾)

اس مضمون میں دعوت کے چار آداب بتائے گئے ہیں:۔

۱۔توحید کا اقرار اور ہر قسم کے شرک سے براءت کا اعلان کیجئے۔(آیت: ۱۰۴)

۲۔مؤمنین کی صحبت اور معیت میں رہیے، اور مشرکین کی صحبت سے اجتناب کیجئے۔(آیت: ۱۰۴)

۳۔نہج ربانی کی اتباع کیجئے۔(آیت: ۱۰۹)

۴۔صبر کا التزام کیجئے۔(آیت: ۱۰۹)

سُوۡرَةُ هُوۡد

ایاتُہا ۱۲۳ (۱۱) (۵۲) رکوعاتُہا ۱۰

۱ نام مع وجہ تسمیہ

ھود

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَلَا بُعۡدًا لِّعَادٍ قَوۡمِ هُوۡدٍ....

۲ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۱۱ نزولی نمبر: ۵۲ (سورتِ یونس کے بعد اور سورتِ یوسف سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوعات: ۱۰ آیات: ۱۲۳ کلمات: ۱۹۱۱ حروف: ۷۶۰۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں جن قصوں کا تذکرہ اجمالاً ہوا ہے، اس سورت میں اِن کا تذکرہ تفصیلاً آیا ہے۔

۲۔ پچھلی سورت اور اِس سورت کے مضامین مشترک ہیں، وہاں عقلی انداز غالب تھا، یہاں نقلی انداز غالب ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کے اختتام میں اتباعِ وحی کا حکم دیا گیا ہے۔یہاں اس وحی کی وضاحت بیان ہوئی ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ جل جلالہٗ کی صفاتِ کمال کے ذکر کے بعد اُسی کی عبادت کا حکم ہے،اور سورت کے آخر میں بھی ایسا ہی ہے۔

موضوع

دعوتِ حق، لوگوں کا عناد اور نقلی جواب

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کا موضوع۔ آیت: ۱ تا ۲۴

دوسرا مضمون: دعوت کی تاریخ۔ آیت: ۲۵ تا ۱۰۱

تیسرا مضمون: دعوت کے نتائج۔ آیت: ۱۰۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کا موضوع۔ آیت: ۱ تا ۲۴

(الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿۱﴾ ......

...... هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾)

حق کی دعوت کا موضوع چار بنیادی باتیں ہیں، انہی چار باتوں کو دلائل کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔

۱۔توحید (آیت: ۲، ۵، ۷)

۲۔رسالت (آیت: ۲، ۱۲، ۱۷)

۳۔قرآن (آیت: ۱، ۱۳، ۱۴)

۴۔آخرت (آیت: ۳، ۴، ۷، ۱۸، ۲۴)

لوگ صفات الٰہی اور دلائل نبوت کے مشاہدے کے باوجود زینت دنیا کے طالب ہو کر حق کی اس دعوت کا ضد اور عناد کی وجہ سے انکار کرنے لگے۔

دوسرا مضمون: دعوت کی تاریخ۔ آیت: ۲۵ تا ۱۰۱

(وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ...... وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾)

دعوت کے موضوع کے بعد اس دعوت کی تاریخ اور تسلسل کو بیان کرنے کے لیے سات انبیائے کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے:

۱۔حضرت نوح علیہ السلام (آیت: ۲۶ تا ۴۹) ۲۔حضرت ہود علیہ السلام (آیت: ۵۰ تا ۶۰)

۳۔حضرت صالح علیہ السلام (آیت: ۶۱ تا ۶۸) ۴۔حضرت ابراہیم علیہ السلام (آیت: ۶۹ تا ۷۶)

۵۔حضرت لوط علیہ السلام (آیت: ۷۷ تا ۸۳) ۶۔حضرت شعیب علیہ السلام (آیت: ۸۴ تا ۹۵)

۷۔حضرت موسیٰ علیہ السلام (آیت: ۹۶ تا ۹۹)

ان قصص سے ثابت ہوتا ہے کہ حق کی دعوت کے بعد حامیان نے نجات اور مخالفین نے سزا پائی (آیت: ۱۰۰، ۱۰۱)

تیسرا مضمون: دعوت کے نتائج۔آیت: ۱۰۲ تا ختم سورت

(وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى ...... وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾)

انبیائے کرام علیہم السلام کے تذکروں کے بعد دس نتائج بیان کیے گئے، جو اِن واقعات سے سمجھ میں آتے ہیں:۔

۱۔دعوت حق سے انکار کا دنیوی انجام تباہی ہے۔(آیت: ۱۰۲)

۲۔اخروی انجام جنت اور جہنم ہے۔(آیت: ۱۰۳، ۱۰۸)

۳۔موجودہ حالت سے تعجب میں نہیں پڑنا چاہئے۔(آیت: ۱۰۹)

۴۔انکار نبوت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔(آیت: ۱۱۰، ۱۱۱)

۵۔اصول کے ساتھ دعوت کا کام جاری رکھنا چاہئے۔(آیت: ۱۱۲، ۱۱۵)

۶۔ہلاکت کے دو سبب:

● خواہشات کی پیروی ● اصلاح سے غفلت (آیت: ۱۱۶، ۱۱۷)

۷۔حق و باطل کا اختلاف تکوینی نظام کا حصہ ہے۔(آیت: ۱۱۸، ۱۱۹)

۸۔قصص قرآنیہ سامان تسلی اور دروس عبرت ہیں۔(آیت: ۱۲۰)

۹۔ضدی طبقے سے الجھنے کے بجائے اُن کو انجام سے خبردار کردیجئے۔(آیت: ۱۲۱، ۱۲۲)

۱۰۔عبادت اور توکل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ دیجئے۔(آیت: ۱۲۳)

آیاتہا ۱۱۱ | (۱۲) سُوْرَۃُ یُوْسُف (۵۳) | رکوعاتہا ۱۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ یوسف

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِذْقَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۲ نزولی نمبر: ۵۳ (سورۃ ھود کے بعد اور سورۃ الحجر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱۲ آیات: ۱۱۱ کلمات: ۱۷۷۶ حروف: ۷۱۶۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں سات انبیائے کرام علیہم السلام اور اُن کی قوموں کا تذکرہ ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ہر داعی کو دعوت کے دوران مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس سورت میں یوسف علیہ السلام کا مشکلات سے گزر کر آسانی تک پہنچنے کا ذکر ہے۔ جس سے ہر داعیِ حق کو ایک روشن مستقبل کی خوش خبری ملتی ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت میں توحید کی دعوت اور شرک سے براءت کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی یوسف علیہ السلام نے اسی کی دعوت دی ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں داعی کو غیروں کی طرف سے مشکلات پہنچنے کا ذکر تھا۔ اس سورت میں اپنوں کی طرف سے مشکلات پہنچنے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں یوسف علیہ السلام کے قصے کو خوب صورت قصہ اور عبرت ناک قصہ بتایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں انبیائے کرام کے قصوں کو عبرت ناک بتایا گیا ہے۔

موضوع

داعی حق کا مستقبل

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: یوسف علیہ السلام کا قصہ، چھ مراحل۔ آیت: ۱ تا ۱۰۱

دوسرا مضمون: واقعہ سے ثابت شدہ حقائق۔ آیت: ۱۰۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: یوسف علیہ السلام کا قصہ، چھ مراحل۔ آیت: ۱ تا ۱۰۱

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ شروع سے آخر تک چھ مرحلوں پر مشتمل ہے اور ہر مرحلے کا اپنا ایک سبق اور عنوان ہے۔

پہلا مرحلہ: صبر اور بہادری

(الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ......

...... وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۞)

بھائیوں نے کنویں میں ڈالا، قافلے والوں پر بیچا، مصر میں لاکر بیچ دیے گئے۔

یہ تمام حالات وواقعات حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر کا ثبوت ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۲۰)

دوسرا مرحلہ: امانت ودیانت

(وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ ......

...... ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۞)

عزیز مصر کی بیوی اور پھر مصر کی قدآور عورتیں حسن یوسفی پر فریفتہ ہوئیں، لیکن آپ نے اپنے دامن کو بچائے رکھا اور اس کیلئے جیل جانا برداشت کیا۔ اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی امانت ثابت ہوتی ہے۔ (آیت: ۲۱ تا ۳۵)

تیسرا مرحلہ: فراست و بصیرت

(وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ......

...... ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾)

جیل کے ساتھیوں اور پھر بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور تدبیر بتائی، اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی فراست ثابت ہوتی ہے۔(آیت: ۳۶ تا ۴۹)

چوتھا مرحلہ: استقامت اور ثابت قدمی

(وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ ......

...... وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾)

بادشاہ نے جیل سے نکلنے کے احکامات صادر کئے لیکن آپ نے صفائی کے بغیر نکلنے سے انکار کیا اور نکلنے کے بعد بادشاہ کا مصاحب بننے کے بجائے عوام کے فائدے کو ترجیح دی۔اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی کسی بھی پیشکش کی جانب ہاتھ بڑھانے کے بجائے اپنے مشن پر استقامت کا ثبوت ملتا ہے۔(آیت: ۵۰ تا ۵۷)

پانچواں مرحلہ: حلم اور بردباری

(وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ......

...... هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾)

بھائی قحط زدہ ہو کر دو بار مصر آئے، آپ نے پہچاننے کے باوجود حقیقت کے اظہار میں جلد بازی نہیں کی، جبکہ بھائیوں نے یہاں بھی آپ کے خلاف غلط باتیں کیں، آپ حلم کے ساتھ ان کا اکرام کرتے رہے، یہاں تک کہ حقیقت ظاہر ہونے کے بعد سب کو معاف کر دیا۔(آیت: ۵۸ تا ۹۳)

﴿ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝٩٤ ...

... اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝١٠١﴾

ماں باپ کو تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا، بھائیوں کے سلوک اور اپنی مشکلات کی تفصیلی داستان کا ذکر کیے بغیر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کیا، اور خاتمہ بالخیر کی دعا کی۔ (آیت: ۹۴ تا ۱۰۱)

دوسرا مضمون: واقعہ سے ثابت شدہ حقائق۔ آیت: ۱۰۲ تا ختم سورت

﴿ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ ......

...... وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝١١١﴾

اس مضمون میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے سے ثابت شدہ پانچ حقائق بیان کیے جا رہے ہیں:۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کے بہت سے خفیہ گوشے بیان کر دیئے یہ بغیر وحی کے ممکن نہیں، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ثابت ہوگئی۔ (آیت: ۱۰۲)

۲۔ پیغام حق کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں، ہر دور میں حق کی مخالفت ہوئی ہے۔ (آیت: ۱۰۳ تا ۱۰۶)

۳۔ توحید کی دعوت ہی انبیاء اور ان کے متبعین کا مسلک ہے۔ (آیت: ۱۰۸)

۴۔ آزمائشیں دعوت انبیاء کا حصہ ہیں۔ (آیت: ۱۱۰)

۵۔ قرآن میں ذکر شدہ قصے سامان عبرت ہیں۔ (آیت: ۱۱۱)

سُوۡرَۃُ الرَّعۡد (۱۳) (۵۴)

آیاتُہا ۴۳ — رُکوعاتُہا ۶

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الرّعد

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ...

۲ زمانۂ نزول — راجح قول کے مطابق مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۱۳ نزولی نمبر: ۵۴ (سورت یوسف کے بعد اور سورت ابراہیم سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوعات: ۶ آیات: ۴۳ کلمات: ۸۶۵ حروف: ۳۵۰۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں داعیِ حق کے مستقبل کا بیان ہوا، اس سورت میں اس کی وجہ: قانونِ بقاءِ انفع کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورتوں میں دعوتِ حق کا اثبات دلائل کے ساتھ تھا، اس سورت میں منکرین کے شبہات کا جواب ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں نقلی انداز تھا۔ اس سورت میں عقلی دلائل کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں وحی کی حقانیت کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں رسالت کی حقانیت کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوتِ حق اور بقاء انفع کا قانون

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: تکوینی نظام میں اقرار کے بعد تشریعی نظام کا انکار کیوں؟ ۔آیت: ۱ تا ۱۶

دوسرا مضمون: اہل حق اور اہل باطل کا تعارف اور دونوں کا انجام ۔آیت: ۱۷ تا ۲۵

تیسرا مضمون: اہل باطل کے شبہات اور ان کے جوابات ۔آیت: ۲۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: تکوینی نظام میں اقرار کے بعد تشریعی نظام کا انکار کیوں؟ ۔آیت: ۱ تا ۱۶

(الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ ......

...... قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾)

اس مضمون میں تکوینی نظام کے بارہ نمونے بتائے گئے ہیں، جو ایک طرف اللہ جل جلالہٗ کی توحید کے دلائل ہیں تو دوسری طرف تکوین کے اس نظام میں کافر اور مسلم دونوں کے تابعدار ہونے کا بیان ہے۔

تکوینی نظام:

۱۔بغیر ستون کے آسمان کو قائم کرنا۔(آیت:۲) ۲۔سورج اور چاند کو مسخر کرنا۔(آیت:۲)

۳۔زمین کو پھیلانا۔(آیت:۳) ۴۔پہاڑوں اور دریاؤں کا نظام۔(آیت:۳)

۵۔میوہ جات میں مختلف اقسام کا نظام۔(آیت:۳) ۶۔دن رات کا نظام۔(آیت:۳)

۷۔ایک ہی طرح کے پانی سے سیرابی پر نباتات کی مختلف شکلیں اور مزے۔(آیت:۴)

۸۔رحم میں معتدل مقدار میں بناوٹ۔(آیت:۸) ۹۔فرشتوں کے ذریعے حفاظت کا نظام۔(آیت:۱۱)

۱۰۔فرشتوں کے ذریعے گرج چمک اور بادلوں کا نظام۔(آیت:۱۲)

۱۱۔فرشتوں پر ہیبت الٰہی کا نظام۔(آیت:۱۳) ۱۲۔قہر الٰہی کی بجلیوں کا نظام۔(آیت:۱۳)

اس نظام میں تمام مخلوقات کی عاجزی کے اقرار و اعتراف کے باوجود حق کے مخالفین عناد میں کبھی عقیدۂ آخرت کو محال کہہ کر انکار کرتے ہیں، کبھی قانون امہال کو آڑ بنا کر اور کبھی فرمائشی معجزہ کا مطالبہ کر کے حق سے انکار کر دیتے ہیں۔(آیت:۵،۶،۷)

دوسرا مضمون: اہل حق اور اہل باطل کا تعارف اور دونوں کا انجام۔آیت:۱۷ تا ۲۵

(اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا ......

...... وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓـئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡۤءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾)

تکوینی نظام میں مسلمان اور کافر کا فرق نہیں ہے، لیکن تشریعی نظام میں دونوں میں فرق ہو جاتا ہے، کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔اس مضمون میں دونوں کا تعارف اور دونوں کے انجام کا ذکر ہے۔

① اہل حق اور اہل باطل کا انجام:(آیت:۲۵)

حق اور باطل کی کشمکش میں ''بقاء انفع'' کا قانون کام کر رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے کائنات کے قیام اور اصلاح کے لئے یہ قانون ٹھہرا دیا ہے کہ یہاں وہی چیز باقی رہ سکتی ہے جس میں نفع ہو، جس میں نفع نہیں وہ ٹھہر نہیں سکتی اسے نابود ہو جانا ہے۔اس کے لئے دو مثالیں دی گئی ہیں:

۱۔بارش کے بعد تمام وادیاں نہروں کی طرح رواں ہوتی ہیں، لیکن اس کے بعد وہی پانی باقی رہتا ہے جو زمین کے لئے کارآمد ہوتا ہے، باقی پانی جس تیزی سے گرا تھا اسی تیزی سے بہہ جاتا ہے۔میل کچیل، کوڑا کرکٹ، جھاگ بن بن کر سمٹتا اور اُبھرتا ہے، پھر پانی کی روانی اُسے اس طرح اُٹھا کر لے جاتی ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد اُس کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔(آیت:۱۷)

۲۔جب چاندی سونا یا کسی اور طرح کی دھات آگ پر تپاتے ہیں تو کھوٹ الگ ہو جاتا ہے اور خالص دھات الگ نکل آتی ہے، کھوٹ کے لئے نابود ہونا ہے اور خالص دھات کے لئے باقی رہنا ہے۔(آیت:۱۷)

انجام:

دنیا میں حق کو باقی رہنا ہے جبکہ باطل کا انجام مٹ جانا ہے اور آخرت میں حق کے لئے جنت اپنی تمام نعمتوں کے ساتھ اور باطل کے لئے جہنم اپنی تمام سزاؤں کے ساتھ تیار ہے۔ (آیت:۱۸)

۲ اہل حق کی صفات: (آیت:۱۹ تا ۲۴)

۱۔وعدہ پورا کرنا ۲۔صلہ رحمی کرنا ۳۔اللہ تعالیٰ کا خوف ۴۔حساب کا خوف ۵۔صبر واستقامت
۶۔نماز قائم کرنا ۷۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرنا ۸۔برائی کے مقابلے میں بھلائی کرنا

۳ اہل باطل کی صفات: (آیت:۲۵)

۱۔وعدہ خلافی ۲۔قطع رحمی ۳۔فساد

تیسرا مضمون: اہل باطل کے شبہات اور ان کے جوابات۔ آیت:۲۶ تا ختم سورۃ

(اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ وَ فَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ ......
...... قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

اہلِ حق اور اہلِ باطل کے تعارف اور انجام کے بعد اہلِ باطل کے چار شبہات اور اُن کے جوابات کا ذکر ہے

پہلا شبہہ: اہل حق کی معاشی حالت کیوں کمزور ہے؟

جواب: معاشی صورتحال کو حق و باطل کی پہچان میں کوئی دخل نہیں اور دنیا و آخرت کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ (آیت:۲۶)

دوسرا شبہہ: اگر یہ پیغمبر ہے تو جس نشانی کا ہم مطالبہ کرتے ہیں وہ کیوں نہیں لاتا؟

جواب: حق کو منہ مانگی اور فرمائشی نشانیوں میں نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ حق کو خود حق میں دیکھنا چاہئے کہ یہ پیغام کیسا ہے، اس کو ماننے والوں میں اس حق کی وجہ سے کیا تبدیلی آئی ہے؟ (آیت:۲۷ تا ۳۰)

تیسرا شبہہ: بشر کی رسالت پر تعجب، یعنی کوئی انسان پیغمبر کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: پیغمبر ہر زمانے میں بشر رہا ہے اور بشری تقاضوں کو پورا کرتا رہا ہے۔ (آیت: ۳۸)

چوتھا شبہہ: ہم باطل ہیں تو عذاب کیوں نہیں آتا؟ عذاب کا نہ آنا ہمارے برحق ہونے کی دلیل ہے۔

جواب: یہ اللہ تعالیٰ کا ''قانون امہال'' ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مجرم کو فوراً سزا نہیں دیتے بلکہ مہلت دیتے ہیں، اتمام حجت کرتے ہیں، اور یہ نظام اللہ تعالیٰ ہی کے علم اور تدبیر کے مطابق چل رہا ہے۔ (آیت: ۳۸ تا ۴۰)

سُوۡرَةُ اِبۡرٰهِيۡم (۱۴) (۷۲)

اٰيَاتُهَا ۵۲ — رُكُوۡعَاتُهَا ۷

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

ابراھیم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا...

۲ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۱۴ — نزولی نمبر: ۷۲ (سورۃ نوح کے بعد اور سورۃ الانبیاء سے پہلے)

۴ اعداد و شمار

رکوعات: ۷ — آیات: ۵۲ — کلمات: ۸۸۱ — حروف: ۳۴۳۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قانون بقائے انفع کا ذکر ہوا۔ یہاں بھی اسی قانون کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں عقلی دلائل کا ذکر تھا۔ اس سورت میں نقلی دلائل یعنی واقعات کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں تذکیر بآلاء یعنی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انداز غالب تھا اس سورت میں تذکیر بالایام یعنی گزشتہ قوموں کے حالات اور تذکیر بالمعاد یعنی آخرت کے حالات کا انداز غالب ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد بیان ہوا ہے، اور سورت کے آخر میں بھی اسی مقصد کا بیان ہے۔

موضوع

دعوتِ حق اور قانون بقاء انفع

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: انبیاء کی دعوت اور لوگوں کا سلوک۔ آیت: ۱ تا ۱۸

دوسرا مضمون: اہل حق و باطل اور دونوں کا انجام۔ آیت: ۱۹ تا ۲۷

تیسرا مضمون: تذکیرات ثلاثہ اور دعوت حق۔ آیت: ۲۸ تا ختم سورة

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: انبیاء کی دعوت اور لوگوں کا سلوک۔ آیت: ۱ تا ۱۸

(الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ......

...... لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾)

اس مضمون میں انبیائے کرام کی دعوت اور اس کے مقابلے میں قوموں کے سلوک کا ذکر ہے۔

① انبیاء کی دعوت:

انبیاء کرام کی دعوت لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لانے کے لئے ہوتی ہے، قرآن کریم کی دعوت بھی اسی مقصد کے لئے ہے اور اس سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت بھی اسی مقصد کے لئے تھی۔ (آیت: ۱ تا ۸)

② لوگوں کا چار انداز سے سلوک:

۱۔مضمون دعوت میں شک اور کفر کر کے اس دعوت کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ (آیت: ۹)

۲۔بشر کے پیغمبر ہونے کا بہانہ کر کے انکار کیا۔ (آیت: ۱۰)

۳۔فرمائشی معجزات کا مطالبہ کیا۔ (آیت: ۱۱)

۴۔دھمکیوں کے ذریعے اس کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ (آیت: ۱۳)

دوسرا مضمون: اہل حق و باطل اور دونوں کا انجام۔آیت: ۱۹ تا ۲۷

① اہل حق اور باطل کا انجام:

(اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ ......

...... خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؕ تَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾)

اس مضمون میں حق و باطل کی کشمکش، دونوں کے انجام، اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے ایک قانون بقاءِ انفع کا ذکر ہے۔

انجام یہ ہوا کہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایک دوسرے سے براءت کریں گے خصوصاً حق کا سب سے بڑا مخالف شیطان سب کو اپنے کئے کا خود ذمہ دار ٹھہرا کر اپنی بیزاری کا اعلان کرے گا، جبکہ اہل حق جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے جہاں ان کو نعمتیں اور سلامتی نصیب ہوگی۔ (آیت: ۱۹ تا ۲۳)

② مثال سے وضاحت:

(اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ......

...... وَفِي الۡاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ وَيَفۡعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾)

حق کیلئے ٹھہراؤ، جماؤ ہے اس درخت کی طرح جس کی جڑیں مضبوطی کی وجہ سے اکھڑنے والی نہیں، اور شاخیں بلندی کی وجہ سے جھکنے والی نہیں۔ اس دعوت کو قبول کرنے کی وجہ سے دنیا و آخرت کی زندگی میں ٹھہراؤ، جماؤ اور بقا نصیب ہوتا ہے اور اس سے انکار کے نتیجے میں ٹھہراؤ اور استقرار کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ اس نکمے درخت کی طرح جس کی جڑیں کمزور، ٹہنیاں معدوم اور پھل نابود، جب چاہو پکڑ کر کھینچ لو جڑ سمیت اکھڑ آئے۔ (آیت: ۲۴ تا ۲۷)

تیسرا مضمون: تذکیرات ثلاثہ اور دعوت حق۔ آیت: ۲۸ تا ختم سورت

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ ......

...... وَ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾)

اس مضمون میں تین قسم کی تذکیرات اور نصیحتوں کا ذکر ہے:۔

۱۔ تباہ شدہ اقوام کے قصے (آیت: ۲۸، ۲۹)

۲۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے انعامات (آیت: ۳۲ تا ۳۴)

۳۔ موت کے بعد کے حالات (آیت: ۴۲ تا ۵۲)

ان تین تذکیرات اور نصیحتوں کو سامنے رکھتے ہوئے حق کی اتباع کرو اور اس سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے لئے نمونہ بناؤ کہ کس طرح اپنی اولاد کے حق سے وابستہ رہنے اور باطل سے الگ رہنے کی دعا کرتے ہیں؟

آیاتُھا ٩٩ (١٥) سُوْرَةُ الْحِجْر (٥٤) رُکُوعَاتُھا ٦

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ

الحجر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ...

٢ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب

مصحفی نمبر: ١٥ نزولی نمبر: ٥٤ (سورۂ یوسف کے بعد اور سورۃ الانعام سے پہلے)

٤ اعداد و شمار

رکوعات: ٦ آیات: ٩٩ کلمات: ٦٥٤ حروف: ٢٧٦٠

٥ ربط

١۔ پچھلی سورت میں تذکیر بالایام کا اجمالی ذکر تھا، یہاں اس کی تفصیل ہے۔

٢۔ پچھلی سورت میں بھی مجرمین کے انجام کا ذکر ہوا، اس سورت میں بھی اُن کے انجام کا ذکر ہے۔

٣۔ پچھلی سورت میں بقاءِ انفع کے قانون کا ذکر ہوا، اس سورت میں قانونِ امہال (مہلت دینے) کا ذکر ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع اور آخر دونوں میں کفار کے ساتھ سلوک اور معاملے کا ذکر ہے۔ اسی طرح شروع اور آخر میں قرآنِ کریم کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوتِ حق اور قانونِ امہال

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت اور لوگوں کا عناد۔ آیت: ۱ تا ۲۵

دوسرا مضمون: قانون امہال اور اس کی مثالیں۔ آیت: ۲۶ تا ۸۴

تیسرا مضمون: اصول دعوت۔ آیت: ۸۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت اور لوگوں کا عناد۔ آیت: ۱ تا ۲۵

(الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱ ......

...... وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵)

اس مضمون میں اس بات کا ذکر ہے کہ حق کی دعوت جب چلتی ہے تو لوگوں کا انداز کیا ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا انداز کیا ہوتا ہے، لوگوں کا انداز ضد اور عناد کا ہوتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کا انداز مہلت دینے کا ہوتا ہے۔

① قانون امہال:

عنقریب کفار حسرت اور افسوس کریں گے، اور ایمان لانے کی تمنا کریں گے، آج اللہ تعالیٰ کے قانون امہال سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۵)

② ضد کی شکلیں:

۱۔ پیغمبر کو مجنون کہتے ہیں۔ (آیت: ۶) ۲۔ پیغمبر سے ملائکہ لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (آیت: ۷، ۸)

۳۔ مطالبہ پورا ہونے پر جادوگر ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ (آیت: ۱۱ تا ۱۵)

③ دعوت فکر:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی جسمانی غذا کا انتظام کیا، اسی طرح قرآن اور پیغمبر کی صورت میں روحانی غذا کا بھی انتظام کیا ہے، جسمانی غذا سے فائدہ اٹھانے پر اتفاق کے باوجود روحانی غذا سے انکار کیوں ہے؟
(آیت: ۱۶ تا ۲۵)

دوسرا مضمون: قانون امہال اور اس کی مثالیں۔ آیت: ۲۶ تا ۸۴

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ......
...... فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾)

اس مضمون میں قانونِ اِمہال کی چار مثالیں دی گئیں ہیں:۔

۱۔ شیطان (آیت: ۲۶ تا ۴۴) ۲۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم (آیت: ۵۱ تا ۷۷)
۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم (آیت: ۷۸، ۷۹) ۴۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم (آیت: ۸۰ تا ۸۴)

ان تمام مثالوں اور واقعات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت دینے کا قانون چل رہا ہے کہ فوراً عذاب نہیں آیا۔

تیسرا مضمون: آدابِ دعوت۔ آیت: ۸۵ تا ختم سورۃ

(وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ......
...... وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾)

دعوتِ حق، لوگوں کے سلوک اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے بیان کے بعد اب آدابِ دعوت بتائے جا رہے ہیں:

۱۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔ (آیت: ۸۵) ۲۔ دنیا کی چمک دمک کا اثر نہ لیا جائے۔ (آیت: ۸۸)
۳۔ مؤمنین کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ (آیت: ۸۸) ۴۔ اپنے منصب کا اعلان کر دیجئے۔ (آیت: ۸۹)
۵۔ دعوت میں جرأت کا مظاہرہ کیا جائے۔ ۶۔ ضدی لوگوں سے اُلجھنے سے اجتناب کیا جائے۔ (آیت: ۹۴)
۷۔ پریشانی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔ (آیت: ۹۸)
۸۔ موت تک اللہ تعالیٰ کی عبادت پر استقامت کی جائے۔ (آیت: ۹۹)

رُکوعاتہا ۱۶ (۷۰) سُوْرَۃُ النَّحْل (۱۶) آیاتہا ۱۲۸

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ النحل، النِّعَم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۶ نزولی نمبر:۷۰ (سورۃ نوح کے بعد اور سورۃ الکھف سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۱۶ آیات:۱۲۸ کلمات:۲۸۴۰ حروف: ۷۷۰۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان کے لیے تسلی کا سامان تھا، اس سورت میں بھی یہی مضمون دہرایا گیا ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں تذکیر بالایام (قوموں کے حالات) کا انداز تھا، اس سورت میں تذکیر بالآلاء (اللہ تعالیٰ کے انعامات) کا انداز ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں باطل کے ضِد اور عناد کا ذکر تھا۔ اس سورت میں حق کے انصاف کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آچکا، جلد بازی کی ضرورت نہیں۔

سورت کے آخر میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے سہارے پر صبر کیجیے، اور اللہ تعالیٰ ایمان اور تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔

موضوع

دینِ حق اور اس کے تقاضوں کا اجمالی تذکرہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے اصول اور کفار کا عناد۔ آیت: ۱ تا ۸۹

دوسرا مضمون: دین حق کے تقاضے اور ان پر عمل کا نتیجہ۔ آیت: ۹۰ تا ۱۱۹

تیسرا مضمون: دعوت کے آداب۔ آیت: ۱۲۰ تا ختم سورۃ

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے اصول اور کفار کا عناد۔ آیت: ۱ تا ۸۹

(اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ① ......

...... تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ﴿۸۹﴾)

اس مضمون میں دینِ حق کے اصول تین طریقوں سے اور اس کے بعد کفار کے عناد پر مبنی پانچ شبہات اور ان کے جوابات کا ذکر ہے:

① دین حق کے اصول:

۱۔ تیئیس عقلی دلائل سے توحید کا عقیدہ ثابت کیا گیا ہے۔ (آیت: ۳ تا ۱۶، ۶۵ تا ۷۰، ۷۸ تا ۸۱)

۲۔ معبودان باطلہ عاجز ہیں تو پھر ان کو شریک کیسے مانا جائے؟ (آیت: ۱۷ تا ۲۱، ۷۳)

۳۔ تین مثالوں سے شرک کا بطلان۔ (آیت: ۷۱، ۷۵، ۷۶)

② کفار کا عناد:

مشرکین کے پانچ شبہات اور ان کے جوابات۔

پہلا شبہہ: قرآن معجزہ نہیں بلکہ افسانہ ہے، کا جواب۔ (آیت: ۲۴ تا ۲۵)

دوسرا شبہہ: ملائکہ ہمارے سامنے کیوں نہیں آتے؟، کا جواب۔ (آیت: ۳۳ تا ۳۴)

تیسرا شبہہ: ہمارا شرک اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے، کا جواب۔ (آیت: ۳۵ تا ۳۷)

چوتھا شبہہ: مرنے کے بعد کی زندگی کا عقیدہ باطل ہے، کا جواب۔ (آیت: ۳۸ تا ۴۰)

پانچواں شبہہ: بشریت اور رسالت میں منافات ہے، کا جواب۔ (آیت: ۴۳ تا ۴۴)

دوسرا مضمون: دین حق کے تقاضے اور ان پر عمل کا نتیجہ اور تدبیر۔ آیت: ۹۰ تا ۱۱۹

(اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی ......

...... وَ اَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۹﴾)

اس مضمون میں دینِ حق کے تقاضوں، ان پر عمل کے نتیجے اور ان پر عمل کی تدبیر کے کا ذکر ہے۔

① دین حق کے تقاضے:

قرآن کا اصلاحی پروگرام چھ احکامات پر مشتمل ہے، جن میں (عدل، احسان، اور صلہ رحمی) تین کا حکم ہے اور (فحشاء، منکر اور ظلم) تین کی ممانعت ہے۔ (آیت: ۹۰، ۹۱)

اگر غور کیا جائے تو یہ پروگرام انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی مکمل فلاح کا نسخۂ اکسیر ہے:

۱۔ عدل: تمام عقائد، اعمال، اخلاق، معاملات اور جذبات اعتدال اور انصاف کے ترازو میں تلے ہوئے ہوں۔

۲۔ احسان: عدل و انصاف سے ذرا بلند ہو کر فضل و عفو اور مہربانی کا انداز اختیار کیا جائے۔

۳۔ صلہ رحمی: رشتہ داروں کی ہمدردی اور اُن کے ساتھ مروت اور احسان اجنبیوں سے کچھ بڑھ کر کیا جائے۔

۴۔ فحشاء: وہ بری بات یا برا کام جس کی برائی کھلی اور واضح ہو، ہر شخص اُس کو برا سمجھے۔

۵۔ منکر: وہ فعل یا قول (بات یا کام) جس کو شریعت نے حرام اور ناجائز بتایا ہو۔

۶۔ ظلم: ظلم اور تعدی پر کمر بستہ ہو کر دوسروں کے جان و مال، عزت و آبرو پر ناحق ہاتھ ڈالنا۔

② عمل کا نتیجہ:

ان احکام پر عمل کا نام عملِ صالح ہے، اس کے نتیجے میں حیاتِ طیبہ یعنی امن و اطمینان والی زندگی نصیب ہوتی ہے، اور اس کے خلاف عمل کرنے سے امن واطمینان کے بجائے بھوک اور خوف مسلط ہوتا ہے۔ (آیت:۹۷،۱۱۲)۔

③ احکامات پر عمل کرنے کی تدبیر:

۱۔قرآنی تعلیمات سے تعلق اور وابستگی قائم کی جائے۔(آیت:۹۸)

۲۔شیطان مردود سے پناہ مانگی جائے۔(آیت:۹۸)

۳۔ایمان کی حفاظت کیلئے ہجرت اور جہاد کیا جائے۔(آیت:۱۱۰)

۴۔حلال وحرام میں قانون الٰہی کی پابندی کی جائے۔(آیت:۱۱۴تا۱۱۸)

تیسرا مضمون: دعوت کے آداب۔آیت:۱۲۰تا ختم سورت

(اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۱۲۰﴾ ......

...... اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

اس مضمون میں دعوت کے پانچ آداب کا ذکر ہے:

۱۔ملت ابراہیمی کی اتباع کی جائے۔(آیت:۱۲۰تا۱۲۳)

۲۔حکمت کے ساتھ دعوت دی جائے۔(آیت:۱۲۵)

۳۔موعظت اور نصیحت سے کام لیا جائے۔(آیت:۱۲۵)

۴۔بوقت ضرورت مباحثہ کیا جاسکتا ہے۔(آیت:۱۲۵)

۵۔صبر کا مظاہرہ کیا جائے۔(آیت:۱۲۷)

آیاتُھا ۱۱۱ (۱۷) سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (۵۰) رکوعاتُھا ۱۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الاسراء، بنی اسرائیل، سبحان

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں سُبْحَانَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ...وَقَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۷ نزولی نمبر:۵۰ (سورۃ القصص کے بعد اور سورۃ یونس سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۱۲ آیات:۱۱۱ کلمات:۱۵۶۳ حروف: ۶۴۶۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں دینِ حق کے تقاضوں کا اجمالاً ذکر ہوا، اس سورت میں تفصیلاً ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے آخر میں اہلِ سبت کا ذکر آیا، اس سورت میں اہلِ سبت کے حالات کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مشرکین کے ایذاء پر صبر کا حکم تھا، اس سورت میں تسلی کے لیے اسراء کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہے اور سورت کے آخر میں تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ذکر ہے، گویا اول و آخر کو ملانے سے سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا کلمہ بنتا ہے۔

موضوع

دینِ حق اور اس کے تقاضوں کا تفصیلی تذکرہ

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: دینِ حق کی ضرورت۔ آیت: ۱ تا ۲۲

پہلا مضمون: دینِ حق کے تقاضے، بارہ اصولی احکام۔ آیت: ۲۳ تا ۴۰

دوسرا مضمون: کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا جواب۔ آیت: ۴۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: دینِ حق کی ضرورت۔ آیت: ۱ تا ۲۲

(سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ ......

...... لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾)

سورت کے شروع میں دینِ حق کی ضرورت کے حوالے سے دو باتیں، پھر اب دینِ حق کی شکل کیا ہے؟ اس کا بیان ہے۔

۱۔ نوح علیہ السلام کے ساتھ نجات پانے والے "حق" ہی کی وجہ سے نجات کے مستحق ہوئے۔ (آیت: ۳)

۲۔ بنی اسرائیل کی بربادی "حق" سے اعراض ہی کی وجہ سے ہوئی۔ (آیت: ۳)

۳۔ آج وہ حق قرآن کی شکل میں آیا ہے۔ جس طرح رات کی تاریکی کے بعد دن کا اجالا آتا ہے اسی طرح کفر و شرک کے اندھیروں کے بعد نورِ توحید و قرآن آ رہا ہے۔ (آیت: ۱۲)

پہلا مضمون: دینِ حق کے تقاضے، بارہ اصولی احکام۔ آیت: ۲۳ تا ۴۰

(وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ......

...... اِنَّکُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِیۡمًا ﴿۴۰﴾)

دینِ حق کی ضرورت کے بعد اب اس مضمون میں دینِ حق کے تقاضوں کا ذکر ہے، اور اس حوالے سے بارہ اصولی احکام کا ذکر ہے۔

بارہ اصولی احکام میں ایک توحید اور گیارہ اخلاق سے متعلق ہیں۔

گیارہ میں سے پانچ احکامات، پانچ پابندیاں اور ایک حکم اور پابندی کا مجموعہ

① توحید:

ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مضبوطی اور ہر قسم کے شرک سے براءت (آیت: ۲۳،۳۹،۴۰)

② پانچ احکام:

۱۔والدین کے حقوق کی ادائیگی کرو۔(آیت: ۲۳) ۲۔حق داروں کے حقوق کی ادائیگی کرو (آیت: ۲۶)

۳۔یتیموں سے اچھا برتاؤ کرو۔(آیت: ۳۴) ۴۔وعدے کی پابندی کرو۔(آیت: ۳۴)

۵۔ناپ تول میں انصاف کرو۔(آیت: ۳۵)

③ پانچ پابندیاں:

۱۔بچوں کے قتل سے پرہیز کرو۔(آیت: ۳۱) ۲۔زنا سے پرہیز کرو۔(آیت: ۳۲)

۳۔ناحق قتل سے پرہیز کرو۔(آیت: ۳۳) ۴۔نامعلوم بات کی پیروی سے پرہیز کرو۔(آیت: ۳۶)

۵۔غرور سے پرہیز کرو۔(آیت: ۳۷)

④ حکم اور پابندی کا مجموعہ:

فضول خرچی سے پرہیز اور میانہ روی و اعتدال کی پابندی کرو۔(آیت: ۲۹)

دوسرا مضمون: کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا جواب۔ آیت: ۴۱ تا ختم سورت

(وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ ......

...... وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾)

دینِ حق کے تقاضوں اور تفصیلات کے بعد اب کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا جواب ہے۔

① کفار کی ہٹ دھرمی:

توحید، رسالت، قرآن اور آخرت میں کفار ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے بے جا سوالات اور مطالبات کرتے ہیں۔(آیت:۴۱ تا ۶۰)

② ہٹ دھرمی کی وجہ:

اس ہٹ دھرمی کی تحریک چلانے والا شیطان ابلیس ہے، وہ اپنی آواز کے ذریعے لوگوں کو حق کے خلاف ضد اور عناد میں ڈالتا ہے۔(آیت:۶۱ تا ۶۵)

③ باطل کی سازش:

۱۔بات چیت کے ذریعے اپنے موقف سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔(آیت:۷۳ تا ۷۵)

۲۔دھمکیوں کے ذریعے موقف سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔(آیت:۷۶)

۳۔بے جا سوالات اور مطالبات کے ذریعے موقف سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔(آیت:۸۵ تا ۹۶)

④ سازشوں کا جواب:

۱۔صبر اور رجوع الی اللہ کا اہتمام۔(آیت:۷۸ تا ۸۰)

۲۔بے جا مطالبات کے جواب میں اپنے منصب کا تعارف۔(آیت:۹۳)

⑤ دعوت حق کو ماننے والوں کے اوصاف:

۱۔دعوت کو سن کر فوراً لبیک کہتے ہیں۔(آیت:۱۰۷) ۲۔دعوت پر یقین رکھتے ہیں۔(آیت:۱۰۸)

۳۔اس سے متأثر ہو کر روتے ہیں۔(آیت:۱۰۹) ۴۔ان کی عاجزی میں اضافہ ہوتا ہے۔(آیت:۱۰۹)

(۱۸) سُوۡرَۃُ الۡکَھۡف (۶۹)

ایاتہا ۱۱۰ — رکوعاتہا ۱۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الکہف

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَھۡفِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۸ نزولی نمبر: ۶۹ (سورۃ الغاشیہ کے بعد اور سورۃ النحل سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۱۲ آیات:۱۱۰ کلمات:۱۵۷۹ حروف:۶۳۰۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں مشرکین کے تین سوالات میں سے ایک روح کا جواب تھا، اس سورت میں بقیہ دو سوالات، اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کا جواب ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں دینِ حق کے تقاضوں کا ذکر ہوا، اس سورت میں دینِ حق کے امتیاز کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حق کے مقابلے میں ہٹ دھرمی اور ضد کا ذکر ہوا، اس سورت میں حق کے مقابلے میں فتنوں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے۔

موضوع

دینِ حق کا امتیاز: مادیت کے مقابلے میں ایمان بالغیب

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: مادی فتنہ کی خصوصیت، طریقہ کار، سبب اور نتائج۔ آیت: ۱تا۸

پہلا مضمون: اصحابِ کہف کا قصہ۔ آیت: ۹تا۳۱

دوسرا مضمون: باغ والے کا قصہ۔ آیت: ۳۲تا۵۹

تیسرا مضمون: حضراتِ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ۔ آیت: ۶۰تا۸۲

چوتھا مضمون: ذوالقرنین کا قصہ۔ آیت: ۸۳تا۱۰۱

خاتمہ: فتنوں میں پڑنے اور بچنے والوں کا انجام۔ آیت: ۱۰۲تا ختمِ سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: مادی فتنہ کی خصوصیت، طریقہ کار، سبب اور نتائج۔ آیت: ۱تا۸

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾ ......

......وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾

مقدمہ میں مادی فتنہ کی خصوصیت، طریقہ کار، سبب اور نتائج کا بیان ہے:

① خصوصیت: اسباب و وسائل بمقابلہ اللہ تعالیٰ

مادی تہذیب میں اسباب و وسائل کو خدا کا درجہ دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ (آیت: ۱)

② طریقہ کار: ملمع سازی اور فریب کاری

مادی تہذیب کا سب سے بڑا حربہ، ملمع سازی اور فریب کاری ہے۔ جسمانی لذت، فوری منفعت اور ظاہری عروج اس کی آخری منزل ہے۔ لم یکن لہ عوجا قیما سے اس کی تردید ہے۔ (آیت: ۱،۲)

③ سبب: عقیدۂ ولدیت

عقیدۂ ولدیت کو بنیاد بنا کر اور کفارے کے غلاف میں لپیٹ کر پوری مسیحیت کو پٹڑی سے اتار اگیا، اور کلیسا کے پاؤں میں ڈالا گیا۔ جس کے بے رحمانہ سلوک کے نتیجے میں مسیحیت کے خلاف بغاوت کا طوفان کھڑا ہوا، جس کے نتیجے میں مذہبیت سے لامذہبیت، اور دین سے لادینیت کا یہ سفر طے ہوا، وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سے اس کی تردید ہے۔ (آیت:۵،۴)

④ نتیجہ: مقصد زندگی سے غفلت

اس محدود وفانی زندگی سے حد سے بڑھا ہوا تعلق ہے، اور اس کو حد سے زیادہ آرام دہ بنانے اور طویل بنانے کا شوق ہے، اسی کے لیے تمام وسائل اور ذخائر پر قبضہ اور اقتدار کی کوشش ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں یہودیت دشمنی اور رقابت کے باوجود عیسائیت کے ساتھ آکر شریک ہوگئی ہے۔ (آیت:۶تا۸)

پہلا مضمون: اصحابِ کہف کا قصہ۔ آیت: ۹ تا ۳۱

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ ......

...... نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ ﴾

مادیت بادشاہت اور حکومت کی شکل میں آئی، اس کے مقابلے میں چند جوان ایمان بالغیب کے علمبردار بنے۔ ایک طرف ظالم وجابر حکمران اور اس کے ساتھ پوری حکومت تھی تو دوسری طرف چند بے سروسامان جوان تھے۔ جب فتنے نے اپنے ظلم وجبر کے ذریعے اُن لوگوں کو اپنی جانب بلایا تو ایسے وقت میں اُن اہلِ حق نے فتنہ انگیز ماحول سے نکل کر اپنا ایک صالح ماحول بنایا۔ یہی ہجرت کا عمل ہوتا ہے جو اصحابِ کہف نے کیا۔

علاج:

مادیت کے ماحول میں حق پر رہنے کے لیے یہ تدابیر اختیار کی جائیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد۔ (آیت:۲۴،۲۳)

۲۔ قرآنِ کریم سے تعلق۔ (آیت:۲۷)

۳۔ اچھے ماحول سے تعلق اور غلط ماحول سے کنارہ کشی۔ (آیت:۲۸)

دوسرا مضمون: باغ والے کا قصہ :۳۲ تا ۵۹

(وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ ......
...... لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾)

اس قصے میں مادیت سرمایہ داری کی شکل میں آئی ،اس کے مقابلے میں ایک صاحبِ ایمان ایمان بالغیب کاعلمبر دار ہے۔

علاج:

دنیاوآخرت کےموازنہ کاتصوراورحالات محشر کامراقبہ، مال واولادظاہری زیب وزینت ہے،اس کے مقابلے میں باقی رہنے والاایمان اورعمل صالح اس سے بہتر ہے، یہ دنیا اپنے ساز وسامان کے ساتھ ایک دن فنا ہوجائے گی،یوم حساب انسانوں کے پورے ریکارڈ کے ساتھ قائم ہوجائے گا۔(آیت:۴۵ تا۴۹)
اس کے بعد شیطان ابلیس اوراس کے بعد قرآن کریم کا تذکرہ آیاہے،اس میں اشارہ ہے کہ مادیت کاماخذ شیطان اوراس کی ذریت کے افکاراور تحریک ہے،جبکہ ایمان بالغیب کاماخذ قرآن کریم ہے، لیکن قرآنی تعلیمات کے قبول کرنے میں رکاوٹ عناد ہے جوشیطان کاوطیرہ ہے۔(آیت:۵۰ تا۵۹)

تیسرا مضمون: حضراتِ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ ۔آیت:۶۰ تا ۸۲

(وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ ......
...... ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾)

اس قصے میں چند مناظر ہیں:

پہلا منظر ایک مادیت زدہ ظالم بادشاہ کا ہے، جو ہر سلامت چیز کواپنے تسلط اور تصرف میں لاناچاہتاہے ۔یہی حال آج دنیاکے حکمرانوں اور سرمایہ داروں کاہے کہ سب کچھ انہی کی تحویل اور تصرف میں چلا جائے۔

دوسرا منظر ایک مادہ پرست، سرکش اور مسموم ماحول سے تعلق رکھنے والے ایک لڑکے کا ہے، جواپنی مادیت اورالحادمیں اپنے والدین کودھکیلنے پر تلاہواہے ۔یہی حال آج نئی نسل کا ہے جن کوالحاد اورمادہ پرست بنانے

کے لئے تعلیم اور نئے ذرائع اور وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں، اور جہاں قدم رکھنے کے بعد وہ پنے والدین کو خبطی سمجھتے ہیں۔

تیسرا منظر ایک مادیت زدہ آبادی کا ہے جو صرف دنیا کے فائدے کو سب کچھ سمجھتے ہیں، اس کے لئے وہ انسانیت اور اخلاق سے بھی گر جاتے ہیں۔ اور اسی میں دوسرا منظر صالح ورثے کی حفاظت کا ہے کہ لوگوں کے توہین اور تحقیر آمیز سلوک کے باوجود کچھ اجرت اور عوض کی پرواہ کئے بغیر کچھ لوگ اس ورثے کی حفاظت پر کمربستہ ہیں۔

چوتھا مضمون: ذوالقرنین کا قصہ۔ آیت: ۸۳ تا ۱۰۱

(وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَاَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ......
......وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

مادی اور دجالی فتنے کے اختتام کے بعد یہ سوال سامنے آتا ہے کہ جن کے ہاتھ میں دنیا کے نظم وضبط کی باگ آئے ان کو کیا کرنا چاہیے؟

اس قصے میں اس کا جواب ہے کہ اسباب ووسائل کی دستیابی اور فراوانی بغاوت کا سبب نہیں، بلکہ ان کے استعمال کا موقع اور طریقہ جاننا اہم ہے۔

ذوالقرنین کے تین اسفار کا ذکر ہے:

پہلا سفر: سفر مغرب، اس سفر میں ذوالقرنین نے وسائل کو کام میں لاتے ہوئے لوگوں کے قلب وروح کی صفائی اور تزکیہ کو اپنی حکومت کا فرض قرار دیا ہے۔

دوسرا سفر: سفر مشرق، اس سفر کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی ہیں۔

تیسرا سفر: سفر شمال، اس سفر میں اپنی رعایا کی ذہنی اور دماغی پستیوں کے ازالے کو اپنی حکومت کا فریضہ قرار دے کر ان میں کچھ غیر معمولی علمی اور عملی صلاحیتیں پیدا کر دیں، اور پھر ان صلاحیتوں کو استعمال کر کے قوم کو اس پستی سے نکالا۔

اور آخر میں ان تمام خدمات میں اپنی بڑائی کے دعوے نہیں کیے، بلکہ سب کو اللہ تعالیٰ کا فضل ورحمت قرار دے کر انجام اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیا۔

خاتمہ: فتنوں میں پڑنے اور بچنے والوں کا انجام۔آیت: ۱۰۲ تاختم سورت

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ......

...... فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

خاتمے میں سورت کے نتیجے کا بیان ہے کہ فتنوں میں پڑنے والوں اور بچنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ فتنوں میں پڑنے والے اپنے ظاہری اعمال پر خوش رہتے ہیں حالانکہ ان کی آخرت برباد ہو چکی ہوتی ہے، جبکہ ان فتنوں سے بچنے والے ایمان اور عمل صالح کی دولت سے مالا مال ہو کر جنت الفردوس کے مستحق بنتے ہیں۔(آیت: ۱۰۳ تا ۱۰۷)

ایاتہا ٩٨ (١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ (٤٤) رکوعاتہا ٦

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ مریم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ...

٢ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب مصحفی نمبر: ١٩ نزولی نمبر: ٤٤ (سورۃ الفاطر کے بعد اور سورۃ طٰہٰ سے پہلے)

٤ اعداد و شمار رکوعات: ٦ آیات: ٩٨ کلمات: ١١٢٩ حروف: ٣٨٠٢

٥ ربط

١۔ پچھلی سورت میں دینِ حق کے امتیازات میں سے ایمان بالغیب کا ذکر ہوا، اس سورت میں دوسرے امتیاز: عبدیتِ کاملہ کا ذکر ہے۔

٢۔ پچھلی سورت میں کامیابی کے اصول کا ذکر تھا، اس سورت میں کامیابی کی مثالوں کا ذکر ہے۔

٣۔ پچھلی سورت میں بھی عجیب واقعات کا ذکر تھا، اس سورت میں بھی عجائبِ قدرت کا ذکر ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں حضرت زکریا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں عام صالحین پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور نافرمان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عقاب کا ذکر ہے۔

موضوع

دینِ حق کا امتیاز: عبدیتِ کاملہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عبدیت کاملہ انبیائے کرام علیہم السلام اور نسل انسانی کی زندگی کی روشنی میں۔ آیت: ۱تا۶۵
دوسرا مضمون: کفار کی ضد، عناد اور انجام۔ آیت: ۶۶تا۹۵
خاتمہ: نزولِ قرآن کا مقصد۔ آیت: ۹۶تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

(پہلا مضمون: عبدیت کاملہ انبیائے کرام علیہم السلام اور نسل انسانی کی زندگی کی روشنی میں (آیت: ۱تا۶۵

(كٓهٰيٰعٓصٓ ۞ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۞ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً ......

...... اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۞)

دس انبیائے کرام علیہم السلام اور ایک ولیہ کا ذکر صراحۃً، اور باقی انبیاء وصالحین کا ذکر اجمالاً کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کا تذکرہ۔ (آیت: ۱تا۱۵)
۲۔ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا تذکرہ۔ (آیت: ۱۶تا۴۰)
۳۔ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا تذکرہ (آیت: ۴۱تا۵۰)
۴۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا تذکرہ (آیت: ۵۱تا۵۳)
۵۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ۔ (آیت: ۵۴تا۵۵)
۶۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا تذکرہ۔ (آیت: ۵۶تا۵۷)
۷۔ انبیائے کرام علیہم السلام اور انکے متبعین کا اجمالی تذکرہ۔ (آیت: ۵۸)
۸۔ نسل انسانی میں اہل و نا اہل افراد۔ (آیت: ۵۹تا۶۳)
۹۔ ملائکہ کی عبدیت کاملہ۔ (آیت: ۶۴)
۱۰۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدیت اور اس پر استقامت کا حکم۔ (آیت: ۶۵)

نتائج:

۱۔ یہ سب حضرات توحید کے قائل اور اللہ تعالیٰ کی عبدیت کاملہ پر کاربند تھے۔

۲۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص معجزات دیئے گئے، لیکن ان معجزات کی وجہ سے کوئی جدا نہیں بنا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح ان معجزات کی وجہ سے خدا بن گئے؟

دوسرا مضمون: کفار کی ضد، عناد اور انجام۔ (آیت:۶۶ تا ۹۵)۔

(فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ ......

...... هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾

اس مضمون میں کفار کے ضد اور عناد پر مبنی رویوں، عقیدوں اور انجام کا ذکر ہے۔

۱۔ کفار کا انکار قیامت اور اس کا جواب۔ (آیت:۶۶ تا ۷۲)

۲۔ کفار کا اپنی مادی حالت سے دھوکہ اور اس کا جواب۔ (آیت:۷۳ تا ۸۰)

۳۔ کفار کے خرافات، باطل عقیدے اور انجام۔ (آیت:۸۱ تا ۹۵)

خاتمہ: نزولِ قرآن کا مقصد۔ (آیت: ۹۶ تا ختم سورت)۔

ایمان والوں کو خوش خبری اور کفار کو خبرداری اور اس مقصد کے لئے قرآن کریم کا نزول۔ (آیت:۹۶ تا ۹۸)

آیاتہا ۱۳۵ | (۲۰) **سُوْرَۃُ طٰہٰ** (۴۵) | رکوعاتہا ۸

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ طٰہٰ، موسیٰ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: طٰہٰ... وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۲۰ نزولی نمبر:۴۵ (سورۃ مریم کے بعد اور سورۃ الواقعہ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۸ آیات:۱۳۵ کلمات:۱۳۴۱ حروف: ۵۲۴۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں دینِ حق کی دو امتیازی خصوصیتیں ذکر ہوئیں، اس سورت میں تیسری امتیازی خصوصیت: تنزیلِ خداوندی کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا عجیب قصہ ذکر ہوا۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا عجیب قصہ ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت اور تبلیغ کا ذکر تھا۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور تبلیغ کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد خالقِ کائنات کی طرف سے ہر انابت و انصاف پسند بندے کے لیے نصیحت ہے۔ سورت کے آخر میں قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد اِتمامِ حجت بیان کیا گیا ہے تاکہ کسی کے پاس کوئی عذر نہ رہے۔

موضوع

دینِ حق کا امتیاز: تنزیلِ خداوندی

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: دینِ حق کا امتیاز۔ آیت ۱ تا ۸

پہلا مضمون: قصہ موسیٰ علیہ السلام مع دروس وعبر۔ آیت ۹ تا ۸۲

دوسرا مضمون: قصہ سامری مع دروس وعبر۔ آیت ۸۳ تا ۱۱۴

تیسرا مضمون: قصہ آدم علیہ السلام مع دروس وعبر۔ آیت ۱۱۵ تا ۱۲۸

خاتمہ: آدابِ دعوتِ حق۔ آیت ۱۲۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: دینِ حق کا امتیاز۔ آیت ۱ تا ۸

(طٰهٰ ۝۱ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝۲ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۳ ......
...... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝۸)

مقدمے میں قرآنِ کریم کا تعارف ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دینِ حق کا سرچشمہ قرآن کریم ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ جو آسمان وزمین کا خالق و مالک ہے اور اس کائنات کی ہر چھپی اور کھلی بات سے واقف ہے، جس میں انسانوں کی نصیحت وخیر خواہی کا سامان ہے۔

پہلا مضمون: قصہ موسیٰ علیہ السلام مع دروس وعبر۔آیت ۹ تا ۸۲

(وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ ......

...... وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مخالفین حق کیلئے آئینہ عبرت اور اہل حق کیلئے سامان تسلی ہے:

۱۔وحی کی دعوت کا مرکزی مضمون غیب پر ایمان کی دعوت ہے۔(آیت:۹تا۲۴)

۲۔دعوت اور دعا کو ساتھ چلانا ہے۔(آیت:۲۵تا۳۶)

۳۔اللہ تعالیٰ کی عجیب مدد آئے گی۔(آیت:۳۷تا۴۰)

۴۔دعوت میں لہجہ نرم استعمال کیا جائے۔(آیت:۴۱تا۴۴)

۵۔مظلوم قوم کی حمایت اور ان کو ظلم سے چھٹکارے کی فکر کی جائے۔(آیت:۴۵تا۵۰)

۶۔مخالف اگر بات کو الجھانا چاہے تو موقع شناسی سے کام لیتے ہوئے بات کو سلجھایا جائے۔(آیت:۵۱تا۵۵)

۷۔حق کی دعوت پھیلنے پر باطل پرست دھمکی اور تشدد کے راستے پر اُتر آئیں گے ایسے حالات میں اہل حق کو استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔(آیت:۵۶تا۸۲)

دوسرا مضمون: قصہ سامری مع دروس وعبر۔آیت ۸۳ تا ۱۱۴

(وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ ......

...... بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝)

سامری نے قوم میں فتنہ برپا کر کے تفریق ڈالی اور حضرت ہارون علیہ السلام کے سمجھانے پر بھی باز نہ آیا، بلکہ اپنی اس غلط حرکت یعنی بچھڑے کی عبادت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی منسوب کیا۔

۱۔اس قصہ میں یہ عبرت ہے کہ قوم میں کچھ لوگ فتنہ برپا کریں گے اور قوم میں تفریق ڈال دیں گے، ایسے حالات میں پوری تحقیق کے بعد فتنہ کا بروقت خاتمہ کیا جائے اور واپس ہونے والوں کو واپسی کا راستہ دیا جائے۔ (آیت:۸۳تا۹۹)

۲۔ وحی کی تبلیغ اور آخرت کے حالات سنا کر لوگوں کو فتنے سے بچایا جائے۔ (آیت: ۱۰۰ تا ۱۱۴)

تیسرا مضمون: قصہ آدم علیہ السلام مع دروس وعبر۔ آیت ۱۱۵ تا ۱۲۸

(وَلَقَدۡ عَهِدۡنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبۡلُ فَنَسِيَ وَلَمۡ نَجِدۡ لَهُۥ عَزۡمٗا ﴿١١٥﴾ ......

...... فِي مَسَٰكِنِهِمۡۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّأُوْلِي ٱلنُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾)

حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱۔ دنیا و آخرت کی ناکامی سے بچنے کیلئے وحی کی دعوت ہے۔ (آیت: ۱۲۳)

۲۔ اس کے مقابلے میں شیطانی دعوت دھوکے کی دعوت ہے۔ (آیت: ۱۲۰)

۳۔ وحی کی دعوت سے روگردانی کی صورت میں دنیا کی زندگی تنگ اور آخرت کی زندگی تاریک ہو جائے گی۔

(آیت: ۱۲۴ تا ۱۲۸)

خاتمہ: آداب دعوت۔ آیت ۱۲۹ تا ختم سورت

(وَلَوۡلَا كَلِمَةٞ سَبَقَتۡ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامٗا وَأَجَلٞ مُّسَمّٗى ﴿١٢٩﴾ ......

...... فَسَتَعۡلَمُونَ مَنۡ أَصۡحَٰبُ ٱلصِّرَٰطِ ٱلسَّوِيِّ وَمَنِ ٱهۡتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾

تین قصوں کے بیان کے بعد اب خاتمے میں دعوت کے چار آداب بیان کیے جا رہے ہیں:۔

۱۔ استقامت کا مظاہرہ کرنا۔ (آیت: ۱۳۰) ۲۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا۔ (آیت: ۱۳۰)

۳۔ دنیا کی زیب و زینت کا تاثر نہ لینا۔ (آیت: ۱۳۱) ۴۔ دعوت کا عمل جاری رکھنا۔ (آیت: ۱۳۲)

آیاتہا ۱۱۲ (۲۱) سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ (۷۳) رکوعاتہا ۷

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الانبیاء

اس لئے کہ سورت میں انبیائے کرام کا ذکر آیا ہے۔

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۲۱ نزولی نمبر: ۷۳ (سورۃ ابراہیم کے بعد اور سورۃ المؤمنون سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۷ آیات: ۱۱۲ کلمات: ۱۱۶۸ حروف: ۴۸۷۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں دینِ حق کے تیسرے امتیاز تنزیلِ خداوندی کا ذکر تھا، اس سورت میں چوتھے امتیاز: دعوت و دعا کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تفصیل کے ساتھ آیا۔ اس سورت میں دیگر انبیائے کرام کے قصے بیان ہوتے ہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی اُصولِ دین کے تین بنیادی ارکان: توحید، نبوّت اور آخرت کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی انہی اُصولِ دین کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں حساب کے قریب آنے اور لوگوں کی غفلت کا ذکر ہے۔ اور سورت کے آخر میں واضح طور پر توحید کی دعوت سنا کر فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے۔

موضوع

دینِ حق کا امتیاز: دعوت ودعاء

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے بنیادی عقائد اور منکرین کی ضد۔ آیت: ۱ تا ۴۷

دوسرا مضمون: انبیاء کرام کا اندازِ زندگی۔ آیت: ۴۸ تا ۹۱

تیسرا مضمون: اسی معیار پر لوگوں کا انجام۔ آیت ۹۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے بنیادی عقائد اور منکرین کی ضد۔ آیت: ۱ تا ۴۷

(اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ مَا يَأْتِيْهِمْ ......

...... وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝)

اس مضمون میں دینِ حق کے بنیادی عقائد اور ان کے مقابلے میں لوگوں کی ضد وعناد کا ذکر ہے۔

توحید، رسالت، وحی اور آخرت دین کے بنیادی عقائد ہیں لیکن منکرین حق غفلت میں پڑ کر اعراض کر رہے ہیں، پیغمبر اور وحی کے بارے میں مختلف تبصرے کرتے ہیں، مثلاً:

۱۔ کبھی پیغمبر کی بشریت کا اعتراض ۲۔ کبھی پیغمبر کو جادوگر کہنا ۳۔ کبھی وحی کی تعلیمات کو پیغمبر کے پراگندہ خیالات کہنا ۴۔ کبھی منگھڑت باتیں کہنا ۵۔ کبھی پیغمبر کو شاعر کہنا

۶۔ اور کبھی پیغمبر سے منہ مانگی نشانیوں کا مطالبہ کرنا۔

ان باتوں کی وجہ سے پیغمبر اور ہر داعی کو پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہر دور میں ایسا ہوا ہے۔ تین قسم کے تذکیرات کو وسیلہ اور ذریعہ بناتے ہوئے دعوت کا کام کیجئے۔ (آیت: ۱ تا ۱۰)

تذکیر بأیام اللہ: ماضی اور گذشتہ اقوام کے حالات سے سبق لینا چاہئے کہ کس طرح دوڑتی، پھرتی، شور مچاتی بستیاں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کاٹ کر بجھادی گئیں۔ (آیت: ۱۱ تا ۱۵)

تذکیر بآلاء اللہ : آسمان وزمین کی پیدائش پھران سے انسانوں کیلئے نعمتوں کا نظام، زمین میں پہاڑوں اور کھلے راستوں کا نظام، لیل ونہار، شمس وقمر اوران کی گردش کا نظام سب اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل ہیں۔
(آیت: ۱۶ تا ۳۳)

تذکیر بالموت ومابعد الموت : انسانوں کے سامنے ایک مستقبل ہے، موت سے اس دنیا کا خاتمہ اور آخرت کا آغاز ہوجائے گا، موت اچانک آئے گی، اس سے بچانے والا کوئی نہیں ہے، اس دنیا میں کیا ہوا، آخرت میں سامنے آجائے گا، اعمال کا وزن ہوجائے گا اور ذرہ برابر عمل بھی سامنے آجائے گا۔ (آیت: ۳۴ تا ۴۷)

دوسرا مضمون: انبیاء کرام کا اندازِ زندگی۔ آیت: ۴۸ تا ۹۱

(وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ ......
...... فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾)

اس مضمون میں سولہ انبیاء کرام: موسیٰ، ہارون، ابراہیم، اسحاق، یعقوب، لوط، نوح، داود، سلیمان، ایوب، اسمٰعیل، ادریس، ذوالکفل، یونس، زکریا، یحییٰ علیہم السلام اور ایک ولیہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ آیا ہے۔
یہ سب حضرات ایک اللہ تعالیٰ سے اپنے مشکلات کے حل کی دعاء کرنے والے اور اسی کی طرف دعوت دینے والے تھے۔ مخلوق کو دعوت اور خالق سے دعا ہی حضرات انبیاء علیہم السلام کا مشن ہے۔

تیسرا مضمون: اسی معیار پر لوگوں کا انجام۔ آیت ۹۲ تا ختم سورۃ

(اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ ......
...... قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾)

پچھلے مضمون میں حق کا جو معیار بتایا گیا اسی معیار کے مطابق لوگوں کے انجام کا ذکر ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ توحید کے قائلین دنیا وآخرت کی سرفرازیوں کے مستحق ہونگے۔ سورت کے آخر میں واضح طور پر توحید کی دعوت سنا کر فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے۔

آیاتہا ۷۸ (۲۲) سُوۡرَةُ الحَجّ (۱۰۴) رکوعاتہا ۱۰

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الحج

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ...

۲ زمانۂ نزول سورت کا کچھ حصہ مکی، اور کچھ حصہ مدنی ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۲۲ نزولی نمبر: ۱۰۴ (سورۃ النور کے بعد اور سورۃ المنافقون سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱۰ آیات: ۷۸ کلمات: ۱۲۹۱ حروف: ۵۰۷۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کا آغاز بھی قیامت کے تذکرے سے ہوا تھا، اس سورت کا آغاز بھی قیامت کے تذکرے سے ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے آخر میں زمین کی وراثت کا تذکرہ تھا، اس سورت میں جہاد کی اجازت اور اس کے بعد خلافتِ الٰہی کا وعدہ ہے۔

۳۔ پچھلی چار سورتوں میں دینِ حق کے امتیازات کا ذکر ہوا، اس سورت میں دینِ حق کے ساتھ عناد کی صورت میں جہاد یا ہجرت کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت کی ہولناکی کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اس کے لیے تقویٰ، جہاد اور رجوع الی اللہ کے ذریعے تیاری کا ذکر ہے۔

موضوع

حق و باطل کی کشمکش اور قانونِ جہاد و ہجرت

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: اسباب جہاد۔آیت: ۱ تا ۳۷

پہلا مضمون: جہاد کا حکم، مقصد اور ایک شبہ کا جواب۔آیت: ۳۸ تا ۵۷

دوسرا مضمون: ہجرت کا حکم اور شبہ کا جواب۔آیت: ۵۸ تا ۷۶

تیسرا مضمون: حق سے وابستگی کا فلاحی پروگرام۔آیت ۷۷ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: اسباب جہاد۔آیت: ۱ تا ۳۷

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ① ......

...... لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ㉗)

مقدمے میں اہلِ حق کو جہاد کے چار اسباب بتائے گئے ہیں:۔

۱۔حق کی دعوت سے انکار (آیت: ۴ تا ۷) ۲۔ضد و عناد (آیت: ۸ تا ۱۰)

۳۔منافقت (آیت: ۱۱ تا ۱۶) ۴۔مرکزِ اسلام سے لوگوں کو روکنا (آیت: ۲۵ تا ۳۷)

پہلا مضمون: جہاد کا حکم، مقصد اور ایک شبہ کا جواب۔آیت: ۳۸ تا ۵۷

(إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ㊳ ......

...... وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ㊷)

اس مضمون میں جہاد کا حکم اور مقصد، نیز جہاد کے حوالے سے ایک شبہے کا جواب ہے۔

① حکم جہاد:

ایمان والوں کو جہاد کی اجازت ہوگئی۔ (آیت: ۳۸، ۳۹)

② مقصدِ جہاد:

جہاد کے نتیجے میں اسلامی حکومت قائم ہوگی جس کے چار بڑے اہداف ہوں گے۔ (آیت: ۴۰، ۴۱)

- لوگوں کا تعلق اپنے خالق و مالک کے ساتھ ٹھیک ہو اس کے لئے نظام صلوٰۃ قائم کیا جائے۔
- غربت کا خاتمہ ہو جائے اس کے لئے نظام زکوٰۃ قائم کیا جائے۔
- معروفات اور اچھائیوں کی تبلیغ اور ترویج کی جائے تا کہ لوگ آسانی سے اچھائیوں پر چلنے لگ جائیں۔
- منکرات اور برائیوں کا سدباب کیا جائے تا کہ لوگ غلط کاریوں اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت سے بچ جائیں، اس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام بنایا جائے۔

③ شبہہ کا جواب:

رہا یہ سوال کہ مسلمان جہاد کے ذریعے طاقت ور قوموں پر کس طرح غالب آسکتے ہیں؟ حالانکہ مسلمان ہر اعتبار سے کمزور ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اسی طاقت اور قدرت کا نمونہ پچھلی اقوام کی تباہی اور ان کی بستیاں اور محلات ہیں جو آج بھی نشان عبرت اور نصرت خداوندی کے نمونے ہیں باقی یہ کہ اس کا وقت کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کی اپنی گنتی ہے آپ کے ہزار سال اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک دن بنتا ہے۔ اس لئے اپنی محنت جاری رکھنی چاہئے۔ (آیت: ۴۲ تا ۵۷)

دوسرا مضمون: ہجرت کا حکم اور شبہ کا جواب۔ آیت: ۵۸ تا ۷۶

(وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ......

...... يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾)

جہاد کے بعد ہجرت کا ذکر ہے؛ کیوں کہ یہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

① حکم ہجرت:

جہاں مسلمانوں پر جبر کیا جائے اور انہیں دین حق پر چلنے سے روکا جائے اور مسلمانوں میں اس جبر کے خلاف جہاد کی طاقت نہ ہو تو وہاں سے ہجرت کا حکم ہے۔ (آیت: ۵۸)

② شبہہ کا جواب:

رہا یہ سوال کہ ہجرت میں جب اپنے ملک اور وطن کو چھوڑ کر پردیس میں جانا پڑے گا تو زندگی کیسے گزرے گی؟ اس کے لئے یہ ذہن میں رکھو کہ جس اللہ تعالیٰ کے حکم پر وطن چھوڑا جا رہا ہے وہ قادر ہے، رازق ہے اور کفیل ہے، دن رات، بارش، بر و بحر، زمین و آسمان اور موت و حیات کا مالک ہے لہٰذا اس کے نام پر جہاں بھی جائیں گے وہ کفالت کرے گا، اللہ تعالیٰ کے سوا جتنے معبود مانے جاتے ہیں وہ سب کمزور و عاجز ہیں۔ (آیت: ۶۱ تا ۷۶)

تیسرا مضمون: حق سے وابستگی کا فلاحی پروگرام۔ آیت ۷۷ تا ختم سورت

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا ......

...... الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ﴾

جہاد اور ہجرت کے تذکرے کے بعد اسلام کا انسانیت کے لیے وہ فلاحی پروگرام پیش کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے ٹھیک تعلق قائم کرو۔ (آیت: ۷۷)   ۲۔ خیر کو عام کرو۔ (آیت: ۷۷)

۳۔ اس پروگرام کیلئے ہر قسم کی جدوجہد اور محنت کرو۔ (آیت: ۷۸)

یہی کامیابی کے اصول ہیں۔

آیاتہا ۱۱۸ ﴿۲۳﴾ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن ﴿۷۴﴾ رکوعاتہا ۶

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ المؤمنون، الایمان، قد افلح، الفلاح

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۲۳ نزولی نمبر: ۷۴ (سورۃ الانبیاء کے بعد اور سورۃ السجدۃ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۶ آیات: ۱۱۸ کلمات: ۱۲۴۰ حروف: ۴۸۰۱

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں ایمان کے لیے جہاد اور ہجرت کا ذکر تھا، اس سورت میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی کامیابی کے اصول ذکر ہوئے، اس سورت میں بھی کامیابی کے اصول کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی تذکیراتِ ثلاثہ (اللہ تعالیٰ کے احسانات، اقوامِ عالم کے واقعات اور آخرت کے حالات) کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں ایمان اور اس کے شعبوں کو کامیابی کا سبب بتایا گیا۔ اور سورت کے آخر میں کفر اور شرک کو ناکامی کا سبب بتایا گیا ہے۔

موضوع

ایمان اور اس کے شعبے

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اہل ایمان کی صفات ۔ آیت: ۱ تا ۱۱

دوسرا مضمون: صفات کی اہمیت ۔ آیت: ۱۲ تا ۲۲

تیسرا مضمون: ایمان کی دعوت اور انکار حق کا نتیجہ ۔ آیت: ۲۳ تا ۷۷

چوتھا مضمون: آدابِ دعوت ۔ آیت ۷۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اہل ایمان کی صفات ۔ آیت: ۱ تا ۱۱

(قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢ ......

...... الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١)

اس مضمون میں اہلِ ایمان کی آٹھ صفات کا ذکر ہے، اور یہی آٹھ صفات ایمان کے شعبے بھی ہیں۔

۱۔ ایمان (آیت:۱) ۲۔ نماز میں خشوع (آیت:۲)

۳۔ بیہودگی سے اعراض (آیت:۳) ۴۔ زکوٰۃ کی ادائیگی (آیت:۴)

۵۔ پاک دامنی کا خیال (آیت:۵) ۶۔ امانتداری (آیت:۸)

۷۔ وعدہ کا پاس (آیت:۸) ۸۔ نمازوں کی پابندی (آیت:۹)

یہ لوگ ان صفات کی وجہ سے کامیاب ہو کر جنت الفردوس کے مستحق ہونگے۔ (آیت:۱۰)

دوسرا مضمون: صفات کی اہمیت: آیت: ۱۲ تا ۲۲

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً ......

...... وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾)

اس مضمون میں مذکورہ بالا صفات کی اہمیت کا ذکر ہے، کہ انہی صفات کی وجہ سے انسانوں میں فرق پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیدائش اور دنیا کے تمام مراحل میں انسانوں کو برابر رکھا، لیکن کردار کی وجہ سے ان کے انجام میں فرق ہوگیا۔

تیسرا مضمون: ایمان کی دعوت اور انکارِ حق کا نتیجہ۔ آیت: ۲۳ تا ۷۷

(وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ ......

...... حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾)

اس مضمون میں انسانی تاریخ سے ثابت کیا جارہا ہے کہ ایمان اور کردار کا انسانوں کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟ قوموں کی آبادی اور بربادی میں ایمان اور کردار کی کتنی اہمیت رہی ہے؟

① ایمان کی دعوت:

حضرت نوح، ہود، موسیٰ، ہارون، عیسیٰ اور مریم علیہم السلام کا ذکر صراحۃً اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کردار کی اہمیت کو ثابت کرتا ہے کہ قومیں ہمیشہ اپنے کردار کا سامنا کرتی ہیں۔ (آیت: ۲۳ تا ۵۰)

② انکارِ حق کا نتیجہ:

ناکام لوگ عناد اور تکبر میں مبتلا رہتے ہیں، اور اس کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب اپنے کئے کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں تو چیخنے لگتے ہیں، لیکن اس وقت چیخ و پکار اور فریاد سے عذاب ٹلنے والا نہیں ہوگا۔ (آیت: ۶۴، ۶۳، ۵۵، ۵۴)

حق سے انکار کے اسباب کیا ہیں؟:

۱۔کیا قرآن کریم کے مضامین میں کوئی غلطی ہے جس پر یقین کرنا مشکل بن رہا ہے؟ (آیت:۶۶،۶۷)

۲۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور دیانت سے نا آشنا ہیں؟ (آیت:۶۸،۶۹)

۳۔نبی کے مجنون ہونے کا خیال ہے اور ظاہر ہے مجنون کی بات کو کوئی سنجیدگی سے کس طرح لے سکتا ہے؟ (آیت:۷۰)

۴۔حق کو قبول کرنے کے لئے بھاری فیس کا مطالبہ کیا گیا ہے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہے اس کی وجہ سے وہ مخالفت پر اتر آئے ہیں؟ (آیت:۷۲)

انکار کرنے کو ان اسباب میں سے کوئی سبب نہیں، بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی ہی سبب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تو صراط مستقیم کی دعوت ہے۔

چوتھا مضمون: آدابِ دعوت۔ آیت ۷۸ تا ختم سورت

(وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۭ ......

...... وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾)

ایمان، اس کے شعبوں اور اس کی دعوت کی اہمیت کے بعد اب دعوت کے آداب بتائے جاتے ہیں:۔

۱۔اعترافی دلائل کے ذریعے بات کرو یعنی وہ دلائل لاؤ جن کو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ (آیت:۶۸ تا ۹۲)

۲۔عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرو۔ (آیت:۹۶)

۳۔شیطان سے پناہ مانگو۔ (آیت:۹۸)

۴۔موت اور مابعد الموت کے حالات سے تذکیر اور نصیحت کرو کہ دنیا کا تاثر پیدا نہ ہو۔ (آیت:۹۹ تا ختم سورۃ)

آیاتُھا ۶۴ (۲۴) سُوْرَةُ النُّوْر (۱۰۳) رُکوعاتُھا ۹

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ النور

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۲۴ نزولی نمبر: ۱۰۳ (سورۃ النصر کے بعد اور سورۃ الحج سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۹ آیات: ۶۴ کلمات: ۱۳۱۶ حروف: ۵۶۸۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں ایمان کے شعبوں کا بیان تھا، اس سورت میں ایمان کے بڑے شعبے حیا کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں مؤمنین کی خاص صفت عفت اور عصمت کا ذکر تھا، اس سورت میں اُسی عفت اور عصمت کے قوانین کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں افراد کی اصلاح کا بیان تھا، اس سورت میں معاشرے کی اصلاح کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں ذکر ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اپنے بندوں کے لیے احکام نازل فرماتے ہیں، اور ان پر اِن احکام کو فرض فرما دیتے ہیں، سورت کے آخر میں اِس کی وجہ بیان ہوئی ہے کہ اللہ جل جلالہ آسمان اور زمین کا مالک اور بادشاہ ہے، اُسی کا اِختیار ہے، اور آخری واپسی بھی اُسی کی طرف ہوگی۔

موضوع

اصلاحِ معاشرہ: فحاشی کا خاتمہ اور انسداد

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: فحاشی کے خاتمے کیلئے چار قوانین۔ آیت: ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: فحاشی کے حوالہ سے مومنین اور منافقین کا کردار۔ آیت: ۱۱ تا ۲۶

تیسرا مضمون: فحاشی کے انسداد کیلئے سات قوانین۔ آیت: ۲۷ تا ۳۴

چوتھا مضمون: اللہ تعالیٰ کے نور سے استفادہ۔ آیت: ۳۵ تا ۵۷

پانچواں مضمون: قانون میں غلط فہمی کا ازالہ۔ آیت: ۵۸ تا ۶۱

چھٹا مضمون: اجتماعیت کے حوالے سے کچھ آداب۔ آیت: ۶۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: فحاشی کے خاتمے کیلئے چار قوانین۔ آیت: ۱ تا ۱۰

(سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ ......

...... وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰)

اس مضمون میں معاشرے میں داخل ہونے والی بے حیائی کو ختم کرنے کے لیے چار قوانین کا ذکر ہے:۔

۱۔ بغیر کسی رعایت کے حدِ زنا کا نفاذ کیا جائے۔ (آیت: ۲)

۲۔ پیشہ ور لوگوں سے نکاح اور رشتے کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ (آیت: ۳)

۳۔ حدِ قذف یعنی زنا کی تہمت لگانے کی سزا نافذ کی جائے۔ (آیت: ۴،۵)

۴۔ اگر کوئی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو قانون لعان پر عمل کیا جائے۔ (آیت: ۶ تا ۱۰)

دوسرا مضمون: فحاشی کے حوالہ سے مؤمنین اور منافقین کا کردار۔ آیت: ۱۱ تا ۲۶

(اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ ......

...... اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾)

اس مضمون میں بے حیائی کے حوالے سے معاشرے کے دو کرداروں کا بیان ہے:۔

معاشرے میں مؤمنین اور منافقین کا کردار مختلف ہے؛ کیونکہ پہلا طبقہ فحاشی کا خاتمہ اور انسداد چاہتا ہے جبکہ دوسرا طبقہ اس کی اشاعت وتشہیر اور لوگوں کی عزتوں سے کھیلتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا واقعہ اسی کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔

تیسرا مضمون: فحاشی کے انسداد کیلئے سات قوانین۔ آیت: ۲۷ تا ۳۴

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا ......

...... مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾)

اس مضمون میں بے حیائی کا انسداد اور اس کا راستہ روکنے کے حوالے سے سات قوانین کا ذکر ہے:۔

۱۔ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر اجازت جانے سے پرہیز۔ (آیت: ۲۷ تا ۲۹)

۲۔مردوں کو نظروں کی حفاظت کا حکم۔ (آیت: ۳۰) ۳۔عورتوں کو نظروں کی حفاظت کا حکم۔ (آیت: ۳۱)

۴۔عورتوں کو پردہ کا حکم۔ (آیت: ۳۱) ۵۔نکاح کو عام کرنے کا حکم۔ (آیت: ۳۲)

۶۔غلامی کا خاتمہ (آیت: ۳۳) ۷۔بے حیائی کے پیشے کا خاتمہ (آیت: ۳۳)

چوتھا مضمون: اللہ تعالیٰ کے نور سے استفادہ۔ آیت: ۳۵ تا ۵۷

(اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ ......

...... الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾)

بے حیائی کے خاتمے اور انسداد کے قوانین کے بعد اب اِن قوانین کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

(۱) قوانینِ الٰہی نور ہیں:(۳۵تا۴۰)

قوانین الٰہی،نور کی طرح انسان کے دلوں میں آتے ہیں پاک فطرت فوراًاس کو قبول کرلیتے ہیں،نور کے مراکز مساجد ہیں،جن سے تعلق رکھنے والے عمدہ صفات سے متصف ہو کر اچھے بدلے اور فضل الٰہی کے مستحق بنتے ہیں، جبکہ ضدی اور عنادی لوگ انکار کرکے محرومی کا سامنا کرتے ہیں،ان کے نیک اعمال سراب بن کر ضائع اور برے اعمال مزید اندھیروں کا سبب بنتے ہیں۔ (آیت:۳۵تا۴۰)

(۲) نورِ الٰہی کے دلائل:(آیت:۴۱تا۴۴)

۱۔آسمان وزمین میں تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہیں۔

۲۔اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا بادشاہ ہے،اس کی قدرت کے دلائل عیاں ہیں۔

۳۔دن ورات کا نظام اللہ تعالیٰ کے رحم ونور کے نظارے ہیں۔

(۳) لوگوں کی قسمیں اور انجام:(آیت:۴۵تا۵۷)

ایک ہی منی کے قطرے سے مختلف قسم کے جانور پیدا ہوتے ہیں: بعض پیٹ کے بل رینگ کر چلتے ہیں،بعض دو پیروں پر چلتے ہیں،اسی طرح نورالٰہی سے استفادے کے اعتبار سے لوگوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں: بعض نور الٰہی کی طرف تیز آتے ہیں بعض آہستہ آتے ہیں اور بعض اعراض کرتے ہیں۔بعض اللہ تعالیٰ کے احکام سے اپنے مطلب اور غرض کا تعلق رکھتے ہیں اور بعض ہر صورت اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔

پانچواں مضمون: قانون میں غلط فہمی کا ازالہ۔آیت:۵۸تا۶۱

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ ......

...... كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾)

سورت میں بے حیائی کے خاتمے اور انسداد کے لیے گیارہ قوانین کا ذکر ہوا ہے، اس حوالے سے کچھ غلط فہمیاں پیدا ہوئیں، تو ان کے ازالے کے لیے اب مزید تین قوانین کا بیان ہے۔

قانون الٰہی اخلاق اور حیاء کے تحفظ کیلئے ہے، اس لئے اس کے حدود و قیود کو جانتے ہوئے آپس کے تعلقات برقرار رکھے جائیں۔

ا۔گھروں میں کام کرنے والے غلام اور نابالغ بچوں کو آرام کے تین اوقات میں اجازت لینا چاہئے، ان کے علاوہ بغیر اجازت آ جا سکتے ہیں، ہاں! جب بالغ ہو جائیں تو استیذان ضروری ہے۔(آیت:۵۸)

۲۔بوڑھی خواتین کیلئے حجاب ضروری نہیں۔(آیت:۶۰)

۳۔اسی طرح قانون حجاب کو حسن معاشرت کیلئے رکاوٹ بنانا صحیح نہیں کہ کوئی کسی کے گھر نہ جا سکے اور نہ کسی کے گھر سے کچھ کھا سکے، بلکہ قانون حجاب کی رعایت ہو تو یہ سب جائز ہے۔(آیت:۶۱)

چھٹا مضمون: اجتماعیت کے حوالے سے کچھ آداب۔ آیت:۶۲ تا ختم سورت

(اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى ......

...... وَ يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾)

سورت میں معاشرے کی اصلاح اور اجتماعی تنظیم کے قوانین بیان ہوئے۔ اب سورت کے آخر میں اجتماعیت کے حوالے سے دو آداب بیان ہوتے ہیں:۔

ا۔اجتماعی معاملات میں بغیر اجازت کے غیر حاضر نہیں ہونا چاہئے اور جب کوئی امیر سے اجازت طلب کرے تو امیر اس کے عذر کے درجے کو دیکھتے ہوئے اجازت دیدے۔(آیت:۶۲)

۲۔امیر کی طلب و حکم کو بغیر عذر ٹالنا نہیں چاہئے۔ان دونوں باتوں میں کوتاہی منافقین کا شیوہ ہے۔(آیت:۶۳)

آیاتہا ۷۷ | (۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَان (۴۲) | رکوعاتہا ٦

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الفرقان

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ...

۲ زمانۂ نزول

راجح قول کے مطابق مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر:۲۵ نزولی نمبر:۴۲ (سورتِ یٰسٓ کے بعد اور سورتِ فاطر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار

رکوعات:٦ آیات:۷۷ کلمات:۸۷۲ حروف:۳۷۳۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قوانینِ الٰہی کا نُور ہونا ثابت ہوا، جس سے حق و باطل کا فرق واضح ہوگیا۔ اس سورت میں بھی اہلِ حق اور اہلِ باطل کے فرق کو واضح کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ سورت فرقان بین الحقِ والباطل ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقلی دلائل بیان ہوئے۔ اس سورت میں بھی عقلی دلائل کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں ایمان کے بغیر اعمال کو سراب اور ظلمات سے تشبیہ دی گئی۔ اس سورت میں ایمان کے بغیر اعمال کو اُڑتا غبار کہا گیا ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اسلام کے بنیادی عقائد: توحید، رسالت اور قرآن کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی انہی مقاصد کا ذکر ہے۔

موضوع

حق اور باطل کا فرق

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت، اہل باطل کی ہٹ دھرمی اور اس کا علاج۔ آیت: ۱ تا ۶۲

دوسرا مضمون: دعوت حق اور اہل حق کا کردار۔ آیت: ۶۳ تا ختم سورۃ

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت، اہل باطل کی ہٹ دھرمی اور اس کا علاج۔ آیت: ۱ تا ۶۲

(تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝۱ ......
...... اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۴)

اس مضمون میں حق کی دعوت، اہلِ باطل کی ہٹ دھرمی اور اس کے علاج کا بیان ہے:

① حق کی دعوت اور اہل باطل کی ہٹ دھرمی (آیت: ۱ تا ۳۴)

اسلام کے بنیادی عقائد: توحید، وحی اور رسالت کے حوالے سے اہلِ باطل کی ہٹ دھرمی، اعتراضات اور اُن کے جوابات کا ذکر ہے۔

۱۔ عقیدۂ توحید: (آیت: ۱ تا ۳)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ صفات کمال کے مالک ہیں اور معبودان باطلہ بے بس و بے کس ہیں، اس بات پر غور کرلیا جائے تو مسئلہ توحید سمجھ میں آجائے گا۔

۲۔ عقیدۂ وحی وقرآن: (آیت: ۴ تا ۶، ۳۲، ۳۳)

قرآن کریم کے بارے میں کفاران شبہات کا اظہار کرتے ہیں:

- خود ساختہ اور کسی کی مدد سے بنایا ہوا ہے۔
- من گھڑت قصوں پر مبنی ہے۔

● ایک بار کیوں نازل نہیں ہوا؟

قرآن کریم کے مضامین عالیہ پر غور کیا جائے تو اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علیم وخبیر ذات ہے نازل ہونا سمجھ میں آئے گا اور تدریجی نزول کی وجہ یہ کہ ہر نئے واقعے کے ساتھ تازہ تسلی اور نئے شبہے کے ساتھ تازہ جواب آئے۔

۳۔ عقیدۂ رسالت: (آیت: ۷ تا ۱۰، ۲۱، ۲۲)

رسالت کے بارے میں کفار ان شبہات کا اظہار کرتے ہیں:

● پیغمبر عام انسانوں کی طرح بشری تقاضے کیوں رکھتا ہے؟

● پیغمبر کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں ہیں؟

● پیغمبر کے پاس مال وجائیداد کی بہتات کیوں نہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے قبل جتنے پیغمبر آئے سب تقاضائے بشریت رکھتے تھے، اور ان کے ساتھ کوئی فرشتہ نہیں ہوتا تھا۔ مزید یہ کہ فرشتہ کا آنا خطرے کی نشانی ہوتی ہے۔ مال وجائیداد اللہ تعالیٰ دے سکتے تھے، لیکن جمع ہونے والوں میں طالبِ حق اور طالبِ سیم و زر (کھرے اور کھوٹے کی) پہچان مشکل ہوجاتی۔

اصل بات یہ ہے کہ انکارِ رسالت کی بڑی وجہ آخرت سے انکار ہے، ورنہ حضور انور ﷺ کے وجود مسعود کو سراسر رحمت خیال کرتے۔ قیامت کے دن جنت و دوزخ دیکھ کر یہ سمجھ جائیں گے، رسول اللہ ﷺ سے تعلق کاٹنے والے غم سے اپنی انگلیاں کاٹیں گے، اس کے بعد پیغمبر ﷺ اور ان کے واسطے سے ہر داعی کو تسلی دی گئی ہے کہ اس قسم کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں بلکہ ایسے ضدی قسم کے لوگ ہر زمانے میں رہتے ہیں جن کا کام نبی کی دشمنی ہوتی ہے۔ (آیت: ۲۶، ۲۷، ۳۱)

② ہٹ دھرمی کا علاج (آیت: ۳۵ تا ۶۲)

۱۔ ایام اللہ: (اقوام کی تاریخ) اقوام اور ان میں مبعوث انبیائے کرام علیہم السلام جیسے حضرت موسیٰ و ہارون، نوح، ہود، صالح شعیب اور لوط علیہم السلام کے واقعات سے نتائج معلوم کئے جاسکتے ہیں کہ کس طرح ان کی قومیں انبیاء کی تکذیب اور استہزاء سے تباہ ہوئیں تو آج والے حق کی تکذیب کرکے کس طرح بچیں گے؟ **(آیت: ۳۵ تا ۴۴)**

۲۔آلاء اللہ: (کائنات کا نظام)

سورج و سایہ ، رات دن، بارش و ہواؤں، سمندروں، تلخ و شیریں پانی ، انسانوں کی مختلف رشتوں میں تقسیم، آسمان میں برجوں کا نظام، سب اللہ تعالیٰ ہی کا اکیلا رب ہونے کے دلائل، انعامات اور احسانات ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مشرکین عاجز مخلوق کی بندگی کرتے ہیں۔ اور رحمن کی بندگی سے چڑتے ہیں ۔ (آیت:۴۵تا۶۲)

دوسرا مضمون: دعوت حق اور اہل حق کا کردار۔ آیت:۶۳تا ختم سورۃ

(وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ ......

...... فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾)

اہلِ باطل کے کردار اور ذہنیت کے بیان کے بعد اب اہلِ حق کا کردار اور اُن کی ۱۴ صفات بیان ہوتی ہیں:۔

اہل حق کی ۱۴ صفات اور انجام:

اللہ تعالیٰ کے نور وحی سے فائدہ اٹھانے والے ان صفات کے حامل بنے:

۱۔بندگی ۲۔عاجزی ۳۔بردباری (آیت:۶۳)

۴۔شب بیداری (آیت:۶۴) ۵۔خشیت الٰہی (آیت:۶۵،۶۶)

۶۔اسراف سے پرہیز ۷۔بخل سے پرہیز (آیت:۶۷)

۸۔شرک سے پرہیز ۹۔قتل ناحق سے پرہیز ۱۰۔زنا سے پرہیز (آیت:۶۸)

۱۱۔باطل مجالس سے پرہیز ۱۲۔سنجیدگی (آیت:۷۲)

۱۳۔قرآن کریم کی طرف توجہ اور اس میں غور وفکر (آیت:۷۳)

۱۴۔اپنے اہل وعیال کی دینداری کی فکر۔(آیت:۷۴)

ان صفات والے جنت کے مستحق لوگ ہیں۔

آیاتھا ۲۲۷

(۲۶) سُوْرَةُ الشُّعَرَآء (۴۷)

رکوعاتھا ۱۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الشعراء، الفرقان، الجامعة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۲۶ نزولی نمبر: ۴۷ (سورۃ الواقعہ کے بعد اور سورۃ النمل سے پہلے)

۴ اعداد وشمار — رکوعات: ۱۱ آیات: ۲۲۷ کلمات: ۱۲۷۷ حروف: ۵۵۴۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اہلِ حق اور اہلِ باطل دونوں کا تعارف بیان ہوا، اس سورت میں دونوں کے انجام کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اسلامی عقیدے کے بنیادی اصول: توحید، رسالت، قرآن اور آخرت کا بیان ہوا۔ اس سورت میں بھی انہی مقاصد کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اہلِ باطل کے عِناد کا ذکر تھا، اس سورت میں اہلِ حق کے لیے تسلی کا سامان ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کفار کے عِناد کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی اِسی بات کا ذکر ہے۔

موضوع

اہلِ حق اور اہلِ باطل کا انجام

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: ہدایت کے دو سبب: قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ۔ آیت: ۱ تا ۹

پہلا مضمون: انبیاء علیہم السلام کی دعوت، لوگوں کا سلوک اور انجام۔ آیت: ۱۰ تا ۱۹۱

دوسرا مضمون: خاتم الانبیاء ﷺ اور ان کی دعوت۔ آیت: ۱۹۲ تا آخر سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: ہدایت کے دو سبب: قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ۔ آیت: ۱ تا ۹

(طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② ...... وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨)

① ہدایت کے دو سبب:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے دو سبب آ گئے ہیں: ۱۔ قرآن ۲۔ پیغمبر

② انسانوں کی دو قسمیں:

انسانوں کی دو قسمیں بن گئی ہیں: ۱۔ انصاف پسند ۲۔ ضدی اور عنادی

پہلی قسم اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔ اور دوسری قسم تکذیب اور استہزا کرتی ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی دو صفات:

لوگوں کی قسموں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی دو صفات کا مظاہرہ ہوتا ہے: ۱۔ عزیز ۲۔ رحیم

ضدی لوگوں کے ساتھ صفت عزیز کا، اور انصاف پسند لوگوں کے ساتھ صفتِ رحیم کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

④ نباتات کی دو قسمیں:

جس طرح نباتات میں دو قسمیں ہیں: ۱۔ عمدہ ۲۔ ردی

ہر ایک کے ساتھ اس کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔

پہلا مضمون: انبیاء علیہم السلام کی دعوت، لوگوں کا سلوک اور انجام۔ آیت: ۱۰ تا ۱۹۱

(وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ......

...... وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۱۹۱)

انسانی تاریخ کے سات واقعات جن میں انسانوں کی دو قسمیں اور اللہ تعالیٰ کی دو صفات نمایاں ہیں۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام (آیت: ۱۰ تا ۶۸) ۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (آیت: ۶۹ تا ۱۰۴)

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام (آیت: ۱۰۵ تا ۱۲۲) ۴۔ حضرت ہود علیہ السلام (آیت: ۱۲۳ تا ۱۴۰)

۵۔ حضرت صالح علیہ السلام (آیت: ۱۴۱ تا ۱۵۹) ۶۔ حضرت لوط علیہ السلام (آیت: ۱۶۰ تا ۱۷۵)

۷۔ حضرت شعیب علیہ السلام (آیت: ۱۷۶ تا ۱۹۱)

ان تمام انبیاء علیہم السلام کے واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اہل حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رحم کا اور اہل باطل کے ساتھ عذاب کا سلوک کیا۔

دوسرا مضمون: خاتم الانبیاء ﷺ اور ان کی دعوت۔ آیت: ۱۹۲ تا آخر سورت

(وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۹۲ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝۱۹۳ ......

...... مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝۲۲۷)

① خاتم الانبیاء ﷺ کی آمد:

انبیاء کے تذکرے کے بعد اب خاتم الانبیاء ﷺ کا تذکرہ ہوتا ہے، کہ جن پر جبریل علیہ السلام قرآن لے کر آئے ہیں، علماء بنی اسرائیل بھی اس پر گواہ ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، لیکن آج بھی معاندین محض عناد کی وجہ سے کبھی اس کو کہانت اور کبھی شعر کہہ کر اعراض کر رہے ہیں، حالانکہ کہانت اور شعر سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ (آیت: ۱۹۲ تا ۲۱۳)

② آدابِ دعوت:

۱۔ ساتھیوں کے ساتھ نرمی کا سلوک۔ (آیت: ۲۱۵) ۲۔ معاندین کے عمل سے براءت کا اعلان۔ (آیت: ۲۱۶)

۳۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ۔ (آیت: ۲۱۷)

ایاتہا ۹۳ (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْل (۴۸) رکوعاتہا ۷

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
النمل، سلیمان، الھدھد

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ...عَلٰى وَادِ النَّمْلِ... مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۲۷ نزولی نمبر: ۴۸ (سورتِ شعراء کے بعد اور سورت قصص سے پہلے)

۴ اعداد وشمار
رکوعات: ۷ آیات: ۹۳ کلمات: ۱۱۴۹ حروف: ۴۷۹۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی انبیائے کرام کا تذکرہ تھا، اس سورت میں بھی انبیاء کرام کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے آخر میں قرآن کی حقانیت کا تذکرہ تھا، اس سورت کے آغاز میں حقانیتِ قرآن کا تذکرہ ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اہلِ باطل کے انجام کا ذکر تھا۔ اس سورت میں یہ ذکر ہے کہ یہ انجام اچانک اور بے خبری میں نہیں آتا بلکہ پہلے اِتمامِ حُجت کی جاتی ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآنِ کریم کا تذکرہ ہے، اور آخر میں بھی قرآن کریم کا تذکرہ ہے۔

موضوع

اہلِ باطل پر اتمام حجت

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: اتمام حجت اور لوگوں کا انداز۔ آیت: ۱ تا ۵

پہلا مضمون: اتمام حجت اقوام کے حالات سے۔ آیت: ۶ تا ۵۸

دوسرا مضمون: اتمام حجت عقل اور استدلال سے۔ آیت: ۵۹ تا ۹۰

تیسرا مضمون: آداب دعوت۔ ۹۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: اتمام حجت اور لوگوں کا انداز۔ آیت: ۱ تا ۵

(طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ ......

...... اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾)

مقدمے میں اِتمامِ حجت کے قانون کا تذکرہ ہے کہ انجام سے پہلے لوگوں کو خبردار کیا جاتا ہے۔ اِسی اتمام حجت کیلئے قرآن کا نزول ہو چکا ہے، انصاف پسند لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ضدی لوگ دنیا کی مستیوں میں پڑ کر انکار کر دیتے ہیں اور برے انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۵)

پہلا مضمون: اتمام حجت اقوام کے حالات سے۔ آیت: ۶ تا ۵۸

(وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ ......

...... وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾)

اِتمامِ حجت کی کچھ مثالیں اقوام کے حالات سے بیان کی جاتی ہیں:

حضرت موسیٰ، سلیمان، صالح اور لوط علیہم السلام کے قصوں سے ماننے اور نہ ماننے کا انجام معلوم ہوتا ہے، تمام قوموں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کی گئی۔

دوسرا مضمون: اتمام حجت عقل اور استدلال سے۔ آیت: ۵۹ تا ۹۰

(قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ...... هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾)

نقلی انداز میں اِتمامِ حجت کی بات بیان ہونے کے بعد اب عقلی انداز میں اِس بات کو بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات: اپنے گرد و پیش میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کو دیکھو، کیا ان انعامات میں غیر اللہ کا کوئی دخل ہے؟ اور جب نہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو برابر ٹھہرانا، شریک ٹھہرانا کس طرح ہو سکتا ہے؟ (آیت: ۵۹ تا ۶۴)

۲۔ داعی حق کی ذمہ داری: ضد اور عناد کے ماحول میں حق کے داعی کو صبر اور حوصلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھنا چاہیے۔ (آیت: ۶۵ تا ۸۲)

۳۔ موت اور اس کے بعد کے حالات کو سامنے لاؤ کہ ایک دن اس دنیا پر فنا طاری ہو جائے گی، صور پھونکا جائے گا اور آخرت سامنے آ جائے گی، اس وقت صحیح اور غلط اعمال کا انجام سامنے آ جائے گا۔ (آیت: ۸۳ تا ۹۰)

تیسرا مضمون: آداب دعوت۔ ۹۱ تا ختم سورت

(اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا ...... وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾)

اِتمامِ حجت کا بیان نقلی اور عقلی دونوں طریقوں سے ہونے کے بعد اب داعی کو تین آداب بتائے جا رہے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسی کی تابعداری کا اعلان (آیت: ۹۱)

۲۔ قرآن کریم سے تعلق (آیت: ۹۲)

۳۔ ضدی طبقے سے الجھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی یاد اور حمد و ثناء کا حکم (آیت: ۹۳)

آیاتہا ۸۸ — (۲۸) سُوْرَةُ الْقَصَص (۴۹) — رکوعاتہا ۹

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — القصص

اس لئے کہ سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے مختلف قصے آئے ہیں۔

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر:۲۸ نزولی نمبر:۴۹ (سورتِ نمل کے بعد اور سورتِ اسراء سے پہلے)

۴ اعدادوشمار — رکوعات:۹ آیات:۸۸ کلمات:۱۴۰۱ حروف: ۵۸۰۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں باطل پر اِتمامِ حجت کا ذکر تھا۔ اس سورت میں حق کی فتح کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اہلِ حکومت کا اللہ تعالیٰ کے سامنے تسلیم ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں اہلِ حکومت کی بغاوت کا تذکرہ ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کے کچھ حالات آئے۔ اس سورت میں بھی اُن کے قصے کے کچھ اور حالات کا تذکرہ ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں فرعون کی سرکشی اور موسیٰ علیہ السلام کا مظلوم لوگوں کی حمایت میں کھڑے ہونے کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجرم لوگوں کے مددگار بننے سے منع کیا گیا ہے۔

موضوع

باطل کی مختلف شکلیں اور حق کی فتح

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: باطل، حکمران کی شکل میں۔ آیت: ۱ تا ۴۲

دوسرا مضمون: باطل، قوم کی شکل میں۔ آیت: ۴۳ تا ۷۵

تیسرا مضمون: باطل، سرمایہ دار کی شکل میں۔ آیت: ۷۶ تا ۸۲

چوتھا مضمون: دورِ موسوی اور دورِ محمدی میں مماثلت۔ آیت: ۸۳ تا ختم سورۃ

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: باطل، حکمران کی شکل میں۔ آیت: ۱ تا ۴۲

(طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى......

...... وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝٤٢)

اس مضمون میں باطل کی دو شکلیں اور اُن کے مقابلے میں حق کا ذکر ہے۔

حکمران طبقہ:

حکمران طبقہ فرعون کی شکل میں آیا، جس نے لوگوں کو طبقاتی نظام میں تقسیم کیا، ایک طبقے کو نوازا اور دوسرے کو محروم کیا۔

نوکر شاہی طبقہ:

نوکر شاہی طبقہ ہامان کی شکل میں آیا، جس نے فرعون کے ظالمانہ احکام کو عملی جامہ پہنایا، اور حق کا راستہ روکنے میں ظالم حکمران کی چاپلوسی کی۔

حق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں آیا۔ جو اس جبر کے مقابلے میں کھڑے ہوئے۔

دوسرا مضمون: باطل، قوم کی شکل میں ۔آیت: ۴۳ تا ۷۵

(وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ ......

...... بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾)

اس مضمون میں باطل کی ایک اور شکل: قوم کا ذکر ہے کہ قوم حق کے راستے میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہے۔

① حق سے انکار کی وجوہات:

اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ اپنی حقانیت کے دلائل لے کر آئے لیکن قوم نے مخالفت کی اور اس کے لئے مختلف وجوہات کو بنیاد بنایا۔

۱۔ضد اور عناد کے باعث بے جا مطالبات:

کہ آپ کی کتاب موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی طرح ایک دفعہ کیوں نہیں نازل ہوئی؟

پہلا جواب الزامی: کیا موسیٰ علیہ السلام کو سب نے مان لیا تھا یا ان کو بھی اس ضد کا سامنا کرنا پڑا تھا۔(آیت: ۴۸)

دوسرا جواب الزامی: اگر اس مطالبے کی بنیاد پر یہ مان لیا جائے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں، تو اس سے بہتر کتاب لے آؤ اور نہ لا سکو تو مان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔(آیت: ۴۹، ۵۰)

جواب تحقیقی: تھوڑا تھوڑا کر کے اللہ تعالیٰ اس لئے اُتارتے ہیں تاکہ سمجھنا آسان ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ انصاف پسند طبقہ سنتے ہی مان لیتا ہے۔(آیت: ۵۱ تا ۵۶)

۲۔لوگوں کا خوف:

یعنی اگر ہم نے حق کا ساتھ دیا تو لوگ ہمارے خلاف ہو جائیں گے اور ہم تنہا رہ جائیں گے۔

جواب: ان کو جو امن آج میسر ہے یہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس میں ان کا کیا کمال ہے۔ تو حق ماننے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو کیوں بے یار و مددگار چھوڑے گا۔(آیت: ۵۷)

۳۔خدا سے بے خوفی:

یعنی ہماری معیشت مضبوط ہے اور حق سے انکار کی صورت میں ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔

جواب: ان سے قبل اسی طرح اپنی معیشت پر نازاں لوگ تباہ ہوئے اور آج ان کی بستیاں عبرت کا نشان ہیں، ان کی معیشت انہیں نہ بچا سکی۔ (آیت: ۵۸)

۴۔ عذاب میں تاخیر:

یعنی اگر ہم غلط ہیں تو ہم پر عذاب کیوں مسلط نہیں ہوتا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا قانون امہال یہ ہے کہ فوراً عذاب نازل نہیں کرتے بلکہ مہلت دیتے ہیں اور اتمام حجت کے بعد عذاب نازل کرتے ہیں۔ (آیت: ۵۹)

۵۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح:

یعنی دنیا نقد ہے اور آخرت اُدھار، نقد چھوڑ کر اُدھار کو اختیار کریں۔

جواب: دنیا صرف ظاہری چمک اور فانی ہے اور آخرت بہتر اور باقی ہے۔ (آیت: ۶۰)

② دعوت فکر:

۱۔ آخرت کے حالات: قیامت کے دن دو ندائیں لگائی جائیں گی: ایک میں توحید کا سوال ہوگا اور دوسری رسالت کے بارے میں ہوگی اور اس دن ایمان اور عمل صالح والے کامیاب ہوں گے۔ (آیت: ۶۲ تا ۶۷)

۲۔ کائنات کا نظام: اللہ تعالیٰ جو خالق، مختار، عالم اور مدبر ہے اور اس کے مقابلے میں باقی سب عاجز ہیں تو کیوں عاجز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا جاتا ہے؟ (آیت: ۶۸ تا ۷۵)

تیسرا مضمون: باطل سرمایہ دار کی شکل میں۔ آیت: ۷۶ تا ۸۲

(إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ ......

...... لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۸۲﴾)

اس مضمون میں باطل کی ایک اور شکل: سرمایہ دار کا ذکر ہے۔

باطل سرمایہ دار قانون کی شکل میں آیا اور اس کی مالت و دولت کے کروفر کو دیکھ کر دنیادار طبقے نے اس جیسے بننے کی تمنا کی، اہل و علم دانش طبقے نے ایمان اور عمل صالح کو اس کروفر سے بہتر بتایا۔ پھر قارون کا انجام دیکھ کر اہل حق کی بات وہی رہی اور دنیادار طبقے نے اپنی بات بدل ڈالی۔(آیت:۷۹ تا ۸۲)

چوتھا مضمون: دورِ موسوی اور دورِ محمدی میں مماثلت۔ آیت: ۸۳ تا ختم سورۃ

(تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ ......

...... كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾)

سورت کے آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کو رسول اللہ ﷺ کے دور کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دور رسول اللہ ﷺ کے دور سے مشابہت رکھتا ہے۔

۱۔جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ماں کے پاس لوٹادیا گیا اسی طرح نبی کریم ﷺ کو مکہ لوٹادیا۔(آیت:۸۵)

۲۔جس طرح موسیٰ علیہ السلام پیغمبری کی امید میں نہیں بلکہ آگ لینے گئے تھے اسی طرح نبی کریم علیہ السلام بھی کوئی امیدوار نہیں تھے۔(آیت:۸۶)

۳۔جس طرح موسیٰ علیہا السلام نے مجرمین کے مددگار بننے سے پناہ مانگی اسی طرح نبی کریم علیہ السلام کو مجرمین کا مددگار بننے سے منع کیا گیا۔(آیت:۸۶)

۴۔جس طرح موسیٰ علیہ السلام کیلئے دعوت کے راستے میں کوئی طبقہ رکاوٹ نہ بن سکا اسی طرح نبی کریم ﷺ کو خطاب ہے کہ کوئی رکاوٹ بننے نہ پائے۔(آیت:۸۷)

۵۔جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے توحید خالص کی دعوت دی اسی طرح آپ بھی دعوت دیں۔(آیت:۸۷،۸۸)

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت (۸۵)

آیاتھا ۶۹ — رکوعاتھا ۷

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — العنکبوت

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ...

۲ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۲۹ — نزولی نمبر: ۸۵ (سورۃ الروم کے بعد اور سورۃ المطففین سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوعات: ۷ — آیات: ۶۹ — کلمات: ۹۸۰ — حروف: ۴۱۹۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے اختتام میں فتح کی خوش خبری تھی، اس سورت میں فتح سے قبل امتحان کا ذکر ہے، گویا فتح کے لیے صبر اور حوصلہ درکار ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں فرعون کے فتنے اور فساد کا ذکر تھا۔ اس سورت میں قریش کے فتنے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ تھا۔ اس سورت میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں امتحان کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں محنت پر کامیابی کے وعدے کا ذکر ہے۔

موضوع

اہلِ ایمان کا امتحان اور اس کی تفصیلات

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: امتحان اور اس کی تفصیلات ۔ آیت: ۱ تا ۱۳

دوسرا مضمون: امتحان کی مدت، صورتیں اور نتیجہ ۔ آیت: ۱۴ تا ۴۴

تیسرا مضمون: امتحان میں کامیابی اور ناکامی کے اسباب ۔ آیت: ۴۵ تا ۶۷

خاتمہ: نتیجہ کا اعلان تین قسم کے لوگ ۔ آیت: ۶۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: امتحان اور اس کی تفصیلات ۔ آیت: ۱ تا ۱۳

(الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ ......

...... وَلَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝)

اس مضمون میں امتحان کی ضرورت، تاریخ، فائدے اور امتحان کے ذرائع کا ذکر ہے:۔

① امتحان کی ضرورت:

صرف زبان سے ایمان کا اقرار کافی نہیں، بلکہ حق کو ماننے کے بعد مشکلات پیش آسکتی ہیں ۔ (آیت: ۲)

② امتحان کی تاریخ:

تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں انبیاء کرام اور ان کے ماننے والوں پر مختلف قسم کی آزمائشیں آئی ہیں ۔ (آیت: ۳)

③ امتحان کا فائدہ:

مشکلات کے باوجود اہل حق ڈٹے رہے اور اہل باطل پیچھے ہٹ گئے جس سے کھرے اور کھوٹے کا فرق معلوم ہوا۔
(آیت: ۳)

④امتحان کے ذرائع:

ان ذرائع سے امتحان لیا جاسکتا ہے:

۱۔نفس: یعنی نفس حق ماننے اور اس پر چلنے کو تیار نہیں ہوتا۔(آیت:۶)

۲۔والدین: حق کے راستے میں والدین رکاوٹ بنتے ہیں۔(آیت:۸)

۳۔لیڈر: سر کردہ لوگ مختلف طریقوں سے حق کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔(آیت:۱۲)

دوسرا مضمون: امتحان کی مدت، صورتیں اور نتیجہ ۔ آیت:۱۴ تا ۴۴

(وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا......

...... السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۴)

اس مضمون میں حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے قصے اور اُن قصوں کے ضمن میں امتحان کی مدت، صورتیں اور نتائج کا ذکر ہے:۔

①امتحان کی مدت:

امتحان کی مدت مختصر بھی ہوسکتی ہے اور طویل بھی، اہل حق کو صبر سے کام لینا چاہیئے۔حضرت نوح علیہ السلام کے حالات اس کی بہترین مثال ہے کہ مشکلات کے باوجود ساڑھے نو سو سال تک دعوت دیتے رہے۔(آیت:۱۴،۱۵)

②امتحان کی صورتیں:

صورتیں اس کی مختلف ہوسکتی ہیں:

۱۔آگ میں ڈالنا۔(آیت:۲۴) ۲۔قتل کی دھمکی اور اس کیلئے منصوبہ بندی۔(آیت:۲۴)

۳۔وطن سے نکالنا۔(آیت:۲۶)

③امتحان کا نتیجہ:

امتحان کا انجام حق کی کامیابی اور باطل کی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور دیگر اقوام: عاد، ثمود، قارون، فرعون ہامان سب کے حالات اس پر شاہد ہیں۔

تیسرا مضمون: امتحان میں کامیابی اور ناکامی کے اسباب۔ آیت: ۴۵ تا ۶۷

(اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ ......

...... اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اس مضمون میں امتحان میں کامیابی اور ناکامی کے اسباب کا ذکر ہے۔

① کامیابی کے اسباب:

۱۔قرآن کریم سے تعلق (آیت:۴۵) ۲۔نماز کی پابندی (آیت:۴۵)

۳۔ذکراللہ کا اہتمام (آیت:۴۵) ۴۔صحیح اسلوب پر دعوت (آیت:۴۶)

۵۔ہجرت (آیت:۵۶) ۶۔صبر (آیت:۵۹) ۷۔توکل (آیت:۵۹)

② ناکامی کے اسباب:

۱۔حق سے انکار (آیت:۴۷) ۲۔بے جا مطالبات (آیت:۴۸ تا ۵۵)

خاتمہ: نتیجہ کا اعلان تین قسم کے لوگ۔ آیت: ۶۸ تا ختم سورت

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ...... وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۶۹﴾

سورت کے خاتمہ میں تین قسموں کا ذکر ہے:۔

① ناقص: (وَمَنۡ اَظۡلَمُ)۔

یہ بدبخت اپنی استعداد کو نکمی باتوں میں صرف کرکے جہنم کی راہ چلتے ہیں۔ مراد کفار اور بت پرست ہیں، جن کو اصحاب الشمال کہتے ہیں۔

② متوسط: (وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا)۔

یہ لوگ سیدھے راستے کے لئے محنت کرتے ہیں،ان کی جدوجہد پر توفیق الٰہی ان کی رہنما ہوتی ہے۔ مراد صالحین و مؤمنین جن کو اصحاب الیمین کہتے ہیں۔

③ کامل: (وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ)۔

یہ لوگ طبقہ علیا کے ہیں، پیدا ہوتے ہی اللہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مراد اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام ہیں، جن کو السابقون الاولون کہتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الرُّوم (۳۰) (۸۴)

آیاتہا ۶۰ — رکوعاتہا ۶

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الروم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: غُلِبَتِ الرُّوْمُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۳۰ نزولی نمبر:۸۴ (سورۃ الانشقاق کے بعد اور سورۃ العنکبوت سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۶ آیات:۶۰ کلمات:۸۰۷ حروف: ۳۵۳۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں امتحان کا ذکر آیا۔ اس سورت میں کامیابی کا اعلان اور اس کے اصول کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں کامیابی کے لیے ہجرت کا ذکر آیا، اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جبروت کا تذکرہ ہے، یعنی تمام تغیرات اور انقلابات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی ذکر تھا کہ قوموں کی گرفت اور پکڑ کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، اور اس سورت میں بھی ذکر ہے کہ بر و بحر میں فساد کا سبب انسانوں کے اعمال ہیں۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے ساتھ مدد کے وعدے کا اور مادہ پرست لوگوں کی غفلت کا ذکر ہے اور سورت کے آخر میں بھی یقین نہ کرنے والوں کا ذکر ہے۔

موضوع

اعلانِ غلبہ اور اس کی تفصیلات

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اعلان غلبہ اسلام اور تاریخ غلبۂ حق۔ آیت: ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: دلائل غلبۂ حق۔ آیت: ۱۱ تا ۲۹

تیسرا مضمون: اصول غلبۂ حق۔ آیت: ۳۰ تا ۳۹

چوتھا مضمون: دلائل غلبہ حق۔ آیت: ۴۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اعلان غلبہ اسلام اور تاریخ غلبہ حق۔ آیت: ۱ تا ۱۰

(الٓمّٓ ۞ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۞ فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ ......

...... الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۞)

اس مضمون میں غلبہ اسلام کا اعلان اور اس غلبے کی تاریخ کا بیان ہے کہ جس طرح روم فارس پر غالب آیا، اسی طرح اسلام بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے چند سالوں میں غالب آجائے گا۔

دوسرا مضمون: دلائل غلبہ حق۔ آیت: ۱۱ تا ۲۹

(اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ ......

...... فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۞)

اس مضمون میں غلبہ حق کے دلائل کا بیان ہے، جو دراصل اس شبہے کا جواب ہے کہ حق اپنی اس کمزوری کے باوجود کس طرح غالب آسکتا ہے۔

۱۔کائنات پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت۔(آیت:۱۱تا۱۹)

۲۔مٹی سے جیتے جاگتے انسانوں کی پیدائش۔(آیت:۲۰)

۳۔مختلف گھرانوں سے میاں بیوی کی شکل میں عجیب اتفاق ومحبت۔(آیت:۲۱)

۴۔ایک ہی مادہ سے بنانے کے بعد رنگوں اور زبانوں کا عجیب اختلاف۔(آیت:۲۲)

۵۔رات کو سلانے اور دن کو بیدار کرنے کی عجیب ترتیب۔(آیت:۲۳)

یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل ہیں، وہی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اسلام کو غالب کریں گے۔

تیسرا مضمون: اصول غلبۂ حق۔آیت:۳۰ تا ۳۹

(فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ......

...... وَمَاۤ اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ زَكٰوةٍ تُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾)

دلائل غلبہ کے بعد اصول غلبہ کو سمجھنا ضروری ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ان اصول کے ساتھ ہیں:

۱۔فطرت الٰہی کی پاسداری (آیت:۳۰)

۲۔اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع (آیت:۳۱)

۳۔تقوی (آیت:۳۱)

۴۔نماز کی پابندی (آیت:۳۱)

۵۔شرک سے اجتناب (آیت:۳۱)

۶۔رشتہ داروں سے اچھا سلوک (آیت:۳۸)

۷۔غریب طبقہ سے اچھا سلوک (آیت:۳۸)

۸۔مسافر اور انجان لوگوں سے اچھا سلوک (آیت:۳۸)

خلاصہ یہ ہے کہ صلاح یعنی اچھی صفات اپنے اندر لانا غلبے کا سبب اور فساد یعنی بری صفات اپنے اندر لانا مغلوبیت کا سبب ہے۔

چوتھا مضمون: دلائل غلبہ حق۔ آیت: ۴۰ تا ختم سورت

(اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ ......
...... فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾)

اصولِ غلبے کے بعد ایک بار پھر دلائلِ غلبہ کا ذکر ہے، جس سے اللہ جل جلالہٗ کی ذات اور صفات پر ایمان بڑھانا مقصود ہے:۔

۱۔نظام پیدائش (آیت:۴۰) ۲۔رزق (آیت:۴۰) ۳۔موت وحیات (آیت:۴۰)

۴۔ہوائیں (آیت:۴۶) ۵۔بارشیں (آیت:۴۸) ۶۔قوت وضعف (آیت:۵۴)

ان تمام حالات سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جانا جاسکتا ہے کہ وہ حالات کے بدلنے پر کیسے قادر ہے؟ اسی قدرت کاملہ کے ساتھ وہ اسلام کو غالب کرسکتا ہے۔

آیاتہا ۳۴ — سُوْرَۃُ لُقْمَان (۳۱) (۵۷) — رکوعاتہا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ لقمان

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۳۱ نزولی نمبر:۵۷ (سورۃ الصافات کے بعد اور سورۃ سبا سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۴ آیات:۳۴ کلمات:۸۰۷ حروف: ۳۵۳۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حق کے غلبے کا ذکر ہوا، اس سورت میں فکری اور نظریاتی فتح اور غلبے کا بیان ہے۔

۲۔ سورۃ الروم میں اصولِ غلبہ کا بیان ہوا، اس سورت میں اُصولِ حکمت کا تذکرہ ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں ذکر تھا کہ مرنے کے بعد زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ویسے ہی آسان ہے جیسے پہلی بار زندگی دینا، اور اس سورت میں بیان ہے کہ تم سب کا پہلی اور دوسری بار پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا ہے جیسے ایک جان کو پیدا کرنا۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی آخرت کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی قیامت کا ذکر ہے۔

موضوع

حکمت کی دعوت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق اور باطل کی بنیادیں۔ آیت: ۱تا۹

دوسرا مضمون: حق کے پُرحکمت اصول۔ آیت: ۱۰تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق اور باطل کی بنیادیں۔ آیت: ۱ تا ۹

﴿الٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝٢ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝٣ ......

...... النَّعِيْمِ ۝٨ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩﴾

اس مضمون میں حق اور باطل کی بنیادوں اور انجام کا ذکر ہے۔

① حق کی بنیاد:

قرآن کریم حکمت، ہدایت اور رحمت کا پیغام لایا ہے جس سے انصاف پسند لوگ فائدہ اٹھا کر اپنے فکر و عمل کی اصلاح کر لیتے ہیں۔ (آیت: ۱تا۵، ۸)

② باطل کی بنیاد:

ضدی لوگ قرآن کے مقابلے میں گانے وغیرہ کی مجالس لگا کر اس آواز کو بند کرنا چاہتے ہیں۔

③ دونوں طبقوں کا انجام:

پہلے طبقے کیلئے ہدایت اور کامیابی جبکہ دوسرے کیلئے ذلت اور عذاب ہے۔ (آیت: ۶، ۷)

دوسرا مضمون: حق کے پُر حکمت اصول۔ آیت: ۱۰ تا ختم سورت

(خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ ......

...... وَ مَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾)

حق اور باطل کی بنیادوں اور انجام کے بیان کے بعد اب حق کے پُر حکمت اصول کا ذکر ہے۔

① کائنات کا نظام:

زمین و آسمان کی اس منظم تخلیق اور تدبیر میں جب غیر اللہ کا کوئی حصہ نہیں تو خدائی اور الوہیت میں کس طرح شریک ہو گئے؟ (آیت: ۱۰،۱۱)

② لقمان حکیم کی نصیحتیں:

۱۔شکر بجالانا (آیت: ۱۲) ۲۔شرک سے پرہیز (آیت: ۱۳)

۳۔والدین سے حسن سلوک اور اس کی حدود (آیت: ۱۴)

۴۔اچھی صحبت اختیار کرنا (آیت: ۱۵) ۵۔خوف خدا (آیت: ۱۶)

۶۔نماز کی پابندی ۷۔امر بالمعروف نہی عن المنکر ۸۔صبر (آیت: ۱۷)

۹۔لوگوں کی تحقیر سے پرہیز ۱۰۔تکبر سے پرہیز (آیت: ۱۸)

۱۱۔چال میں میانہ روی ۱۲۔گفتگو میں میانہ روی (آیت: ۱۹)

گویا قرآن کی دعوت فطرت کی دعوت ہے، فطرت سلیمہ اور عقل سلیم اس کو فوراً قبول کرتی ہے۔

③ دعوت فکر:

گرد و پیش میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، سرکشوں کے چند دن کے مزے، پھر سخت عذاب اور موت و مابعد الموت کے حالات سامنے لانے سے قرآن حکیم کی دعوت سمجھنی آسان ہو جائے گی۔

رکوعاتہا ۳ | ## (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَة (۷۵) | ایاتہا ۳۰

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الٓمٓ تنزیل، تنزیل السجدۃ

اس لیے کہ سورت میں سجدے کا ذکر ہے۔

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۳۲ نزولی نمبر: ۷۵ (سورۃ المؤمنون کے بعد اور سورۃ الطور سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۳ آیات: ۳۰ کلمات: ۳۳۰ حروف: ۱۵۹۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں میں اصولِ حکمت کا تذکرہوا، اس سورت میں کفار کے ضد پر مبنی انکار کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر تھا، اس سورت میں ان کی تدبیر اور نظام کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں غیب کی پانچ باتوں کا ذکر آیا جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس سورت میں اُن پانچ چیزوں کی تفصیل ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی گئی کتاب کا تذکرہ ہے، اور سورت کے آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی کتاب کا تذکرہ ہے۔

موضوع

اہلِ حق اور اہلِ باطل کا موازنہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے اصول۔ آیت: ۱ تا ۱۱

دوسرا مضمون: حق اور باطل کا انجام اور فیصلہ کا دن۔ آیت: ۱۲ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دین حق کے اصول۔ آیت: ۱ تا ۱۱

(الٓمّٓ ۞ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَمْ يَقُوْلُوْنَ ......

...... قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۞)

اس مضمون میں دینِ حق کے چار بنیادی اصول: ایمان باللہ، ایمان بالرسول، ایمان بالوحی اور ایمان بالآخرت کا ذکر ہے۔

دین حق کے چار اصول ہیں:

۱۔توحید (آیت: ۴ تا ۹) ۲۔قرآن (آیت: ۲)

۳۔رسالت (آیت: ۳) ۴۔آخرت (آیت: ۵، ۱۰، ۱۱)

دوسرا مضمون: حق اور باطل کا انجام اور فیصلہ کا دن ۔ آیت: ۱۲ تا ختم سورت

(وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ......

...... فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝۳۰)

اس مضمون میں حق و باطل کا انجام اور اس کے لیے مقررہ تاریخ کا ذکر ہے:۔

① حق اور باطل کا انجام:

حق اور باطل کے اختلاف میں دونوں کا انجام جدا جدا ہے، اہل حق کے لئے جنت اور نہ ماننے والوں کے لئے جہنم ہے۔ (آیت: ۱۲ تا ۲۱)

② فیصلہ کا دن:

فیصلے کا دن مقرر ہے، فی الحال اہل حق کو باطل سے الجھنے کے بجائے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ (آیت: ۲۲ تا ختم سورت)

(۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَاب (۹۰)

اٰیاتُہا ۷۳ — رکوعاتُہا ۹

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الاحزاب

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ... وَلَمَّا رَاَی الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۳۳ نزولی نمبر: ۹۰ (سورۃ آل عمران کے بعد اور سورۃ الممتحنہ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۹ آیات: ۷۳ کلمات: ۱۲۸۰ حروف: ۵۷۹۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں انتظار کا حکم آیا، اس سورت میں انتظار کے نتیجے میں مدد الٰہی کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں عظمتِ توحید کا مضمون غالب رہا، اس سورت میں عظمتِ رسالت کا مضمون بیان ہے۔

۳۔ وہاں تکذیب پر تنبیہ تھی۔ یہاں اختلاف پر تنبیہ ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی منافقین کا ذکر ہے اور آخر میں بھی۔ شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت: غفور رحیم کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی۔

موضوع

ہر حال میں اتباعِ وحی

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: اتباع وحی کی اہمیت اور اس کا معیار۔ آیت: ۱ تا ۸

پہلا مضمون: وحی کی اتباع میں غیروں کی پرواہ نہ کی جائے۔ آیت: ۹ تا ۲۷

دوسرا مضمون: وحی کی اتباع میں اپنوں کی پرواہ نہ کی جائے۔ آیت: ۲۸ تا ۶۲

خاتمہ: اتباع وحی کی ضرورت۔ آیت: ۶۳ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: اتباع وحی کی اہمیت اور معیار۔ آیت: ۱ تا ۸

(يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ......

...... لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾)

مقدمے میں اتباعِ وحی کی اہمیت اور اس کا معیار بتایا گیا ہے۔

① اتباعِ وحی کی اہمیت:

وحی کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی؛ کیونکہ

۱۔ کسی کے سینے میں دو دل نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور غیر اللہ تعالیٰ دونوں جمع ہو جائیں، اور دونوں کو راضی کیا جائے

۲۔ جس طرح دو حقیقی مائیں نہیں ہو سکتیں، اسی طرح دو خدا بھی نہیں ہو سکتے۔

۳۔ جس طرح دو حقیقی باپ نہیں ہو سکتے، اسی طرح دو خدا بھی نہیں ہو سکتے۔ (آیت: ۱ تا ۵)

۴۔ تمام انبیاء سے اتباعِ وحی کا وعدہ لیا گیا ہے اس لئے ہر نبی اتباعِ وحی کا پابند ہے۔ (آیت: ۷، ۸)

② اتباعِ وحی میں معیار:

اتباع وحی میں معیار پیغمبر ہیں۔ اور نبی کا حق امت پر ان کی جانوں سے زیادہ ہے، اور وہ ان کے رُوحانی والد۔ اور نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں۔ (آیت: ۶)

پہلا مضمون: وحی کی اتباع میں غیروں کی پرواہ نہ کی جائے۔ آیت: ۹ تا ۲۷

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ ......

...... وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾)

اس مضمون میں اس بات کا بیان ہے کہ وحی کی اتباع میں غیروں یعنی کفار اور منافقین کی بات نہ مانی جائے۔ غزوہ احزاب اور قریظہ کے واقعے اس پر شاہد ہیں کہ منافقین اور کفار کی بات نہیں مانی گئی؛ نتیجہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور مزید ان واقعات میں مؤمنین اور منافقین کا کردار اتباع وحی کے حوالے سے جدا جدا ہے کہ منافقین نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر بے اعتمادی کا مظاہرہ کیا اور اہل ایمان نے مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

دوسرا مضمون: وحی کی اتباع میں اپنوں کی پرواہ نہ کی جائے۔ آیت: ۲۸ تا ۶۲

(يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا ......

...... الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾)

اس مضمون میں اس بات کا بیان ہے کہ وحی کی اتباع میں اپنوں کی بھی پرواہ نہ کی جائے۔ چنانچہ ازواجِ مطہرات اور ان کے واسطے سے خواتین کو دی گئی ہدایات کا ذکر ہے:۔

① ازواج مطہرات کا کردار:

ازواجِ مطہرات جو امت کی مائیں ہیں ان کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اتباع وحی میں رکاوٹ نہیں بلکہ معاون اور خواتین سے متعلق دین میں امت کی معلمات کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ (آیت: ۲۸ تا ۳۵)

② خواتین کو ہدایات:

خواتین کا بہترین کردار یہ ہے کہ وہ ہر قسم کا پردہ کریں۔

ا۔ آواز کا پردہ: لہٰذا کسی اجنبی سے بات چیت میں تکلف کے ساتھ سختی لائیں۔ (آیت: ۳۲)

۲۔ چار دیواری کا پردہ:

● بغیر ضرورت گھر سے نہ نکلیں۔ (آیت: ۳۳)

● گھروں میں کتاب وسنت کی تعلیم کا نظام بنائیں۔ (آیت: ۳۴)

● اجنبی لوگ بھی بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں نہ جائیں۔ (آیت: ۵۳)

● اجازت کے بعد جائیں تو بہت زیادہ اور بلا ضرورت دوسرے کے گھر میں نہ بیٹھیں۔ (آیت: ۵۳)

● غیر محرم سے بات چیت کی ضرورت پڑے تو حجاب اور پردے کا خیال رہے۔ (آیت: ۵۳)

۳۔ چہرہ کا پردہ:

ضرورت کے وقت باہر نکلنا پڑ جائے تو بڑی چادر یا برقع پہن کر باہر نکلیں۔ (آیت: ۵۹)

(۳) وحی کی اتباع:

اللہ تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے بعد کسی مسلمان کا کوئی اختیار نہیں رہتا۔ (آیت: ۳۶ تا ۴۸)

خاتمہ: اتباع وحی کی ضرورت۔ آیت: ۶۳ تا ختم سورت

(يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ ......

...... وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾)

خاتمے میں پھر اتباعِ وحی کی ضرورت اور اہمیت کا تین طریقوں سے ذکر ہے:۔

۱۔ قیامت کے دن کفار اتباع وحی کے بغیر زندگی پر حسرت وافسوس کریں گے۔ (آیت: ۶۳ تا ۶۸)

۲۔ مسلمانوں کو پیغمبر کیلئے ایذاء کا سبب نہیں بننا چاہیئے بلکہ ہر بات میں پیغمبر کی تصدیق اور اتباع کرنی چاہیے۔ (آیت: ۶۹ تا ۷۱)

۳۔ وحی کی اتباع انسانوں کے لئے اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس امانت کو انسان نے اٹھانے کا اور اس کی اتباع کا عہد کیا ہے۔ امانت کو تو انسان اٹھا چکا ہے اب خیانت سے بچنا لازم ہے لہٰذا جو شرک اور نفاق کا راستہ اختیار کرے گا وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا اور جو مؤمن بنے گا وہ رحمت کا مستحق ہے۔ (آیت: ۷۲، ۷۳)

آیاتھا ۵۴ — سُورَةُ سَبَا (۳۴) (۵۸) — رکوعاتھا ٦

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ سَبَأ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۳۴ نزولی نمبر: ۵۸ (سورۃ لقمان کے بعد اور سورۃ الزمر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ٦ آیات: ۵۴ کلمات: ۸۸۰ حروف: ۴۵۱۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اُس ریح کا ذکر تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے استعمال میں لائی گئی، اس سورت میں اس ریح کا ذکر ہے جو سلیمان علیہ السلام کے لیے استعمال میں لائی گئی۔

۲۔ پچھلی سورت میں آلِ محمد ﷺ کو خطاب تھا، اس سورت میں آلِ داوٗد کو شکر کا خطاب ہوا ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں منصبِ رسالت کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی منصبِ رسالت کا ذکر ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں کافروں کی طرف سے اس دنیا میں انکارِ قیامت کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں قیامت کے دِن اُن کے اقرار کا ذکر ہے۔

موضوع

جزاء وسزا کا عقیدہ

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: اثبات یوم جزاء۔ آیت: ۱ تا ۹

پہلا مضمون: محشر سے قبل جزاء وسزا۔ آیت: ۱۰ تا ۲۱

دوسرا مضمون: محشر میں جزاء وسزا۔ آیت: ۲۲ تا ۴۲

تیسرا مضمون: کفار کا انکار کیوں؟ آیت: ۴۳ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: جزاء وسزا کا دن دلائل کی روشنی میں۔ آیت: ۱ تا ۹

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ ......

...... اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾)

مقدمے میں قیامت کے انکار کے حوالے سے دو شبہے اور ان کے جوابات اور پھر قیامت کی ضرورت کا ذکر ہے۔

① انکارِ قیامت کے حوالے سے دو شبہے اور ان کے جوابات

منکرین کو قیامت کے ہونے پر اکثر دو شبہات پیش آتے ہیں:

۱۔علم الٰہی کے حوالے سے ۲۔قدرت الٰہی کے حوالہ سے

علم الٰہی کے حوالے سے:

یہ کہ ایک چیز بالکل ناپید اور گم ہوگئی ہے تو اس کا پتہ کس طرح چلے گا؟

قدرت الٰہی کے حوالے سے:

اس طرح کہ زمین میں گم ہونے والے کو دوبارہ اسی شکل پر بنانا ممکن نہیں۔

دونوں شبہات کا جواب:

اللہ تعالیٰ کے علم کا حال یہ ہے کہ ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ اور قدرت کا یہ حال کہ آگے پیچھے جہاں دیکھو اس کے قدرت کے نمونے ہیں تو قیامت سے وہ کیوں عاجز ہے۔ (آیت: ۳،۹)

② قیامت کی ضرورت:

عقل کا تقاضا ہے کہ قیامت کا ہونا ضروری ہے، تاکہ اچھے اور شریر دونوں قسم کے لوگوں کا انجام سامنے آجائے۔ (آیت: ۴،۵)

پہلا مضمون: محشر سے قبل جزاء وسزا۔ آیت: ۱۰ تا ۲۱

(وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرَ ۚ......

...... وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾)

قیامت سے قبل دنیا میں بھی جزاء وسزا کا قانون چل رہا ہے۔

چنانچہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو ان کے عمل صالح اور قوم سبا کو ان کے عمل فاسد کا بدلہ ملا ہے۔ (آیت: ۱۰ تا ۲۱)

دوسرا مضمون: محشر میں جزاء وسزا۔ آیت: ۲۲ تا ۴۲

(قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ......

...... وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾)

اس مضمون میں روزِ محشر میں اہلِ باطل کی حالت، جزا اور سزا کا قانون اور ایک شبہے کا جواب مذکور ہے۔

① محشر میں اہل باطل کی حالت:

محشر میں معبودانِ باطلہ کا عاجز ہونا سب کو معلوم ہو جائے گا، یہ عبادت کرنے والے اور ان کے معبودین ایک دوسرے سے براءت کے اعلانات کریں گے۔ (آیت: ۲۶ تا ۳۴)

② ایک شبہے کا ازالہ:

اگر مال واولاد کے گھمنڈ میں کوئی مبتلا ہے اور عمل کی اہمیت کا قائل نہیں تو صاف جان لے کہ ایمان اور عمل صالح کے بغیر ان چیزوں کو قربِ خداوندی میں کوئی دخل نہیں۔(آیت: ۳۵ تا ۳۹)

تیسرا مضمون: کفار کا انکار کیوں؟۔آیت: ۴۳ تا ختم سورت

(وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ ......

......كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾)

کفار انکار کیوں کر رہے ہیں؟ کیا اُن کے پاس انکار کی کوئی دلیل ہے یا محض فرضی یا خیالی باتیں ہیں؟

① منکرینِ حق کی باتیں:

منکرین قیامت کیوں انکار کر رہے ہیں، ان کے پاس کونسی دلیل ہے، یہی چند باتیں ہیں:

۱۔منکرین کبھی باپ دادا کے دین کو بنیاد بنا کر انکار کرتے ہیں۔(آیت: ۴۳)

۲۔وحی کو جھوٹ کہہ کر انکار کرتے ہیں۔(آیت: ۴۵)

۳۔وحی کو جادو کہہ کر انکار کر دیتے ہیں۔(آیت: ۴۶)

حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس نہ تو کوئی حوالہ و دلیل ہے نہ یہ اتنے طاقتور ہیں کہ مقابلہ کر سکیں۔

② انکار کے اسباب کیا ہیں؟

۱۔کیا نبی مجنون ہے؟ (آیت: ۴۶)

۲۔کیا نبی نے فیس بہت زیادہ مانگی ہے؟ (آیت: ۴۷)

۳۔کیا نبی غلط اور گمراہی کی باتیں کرتا ہے؟ (آیت: ۵۰)

یہ لوگ اپنے اس طرز پر بہت حسرت و افسوس کریں گے لیکن موقع ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔

(آیت: ۵۱ تا ختم سورت)

رکوعاتھا ۵ (۴۳) **سُوْرَةُ الْفَاطِر** (۳۵) آیاتھا ۴۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الفاطر، الملائکۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۳۵ نزولی نمبر: ۴۳ (سورۃ الفرقان کے بعد اور سورۃ مریم سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۵ آیات: ۴۵ کلمات: ۷۷۰ حروف: ۳۱۳۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں عقیدۂ جزاء و سزا کا بیان ہوا، اس سورت میں عقیدۂ توحیدِ خالص کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی مشرکین کے عقائدِ فاسدہ کا بیان تھا، اور اس سورت میں بھی۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی غور و فکر کی دعوت تھی، اور اس سورت میں بھی۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات: تخلیق، قدرت اور رازقیت کا ذکر ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مخلوق کے عاجز ہونے کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفتِ قدرت اور صفتِ امہال کا ذکر ہے۔

موضوع

عقیدۂ توحیدِ خالص

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات توحید۔ آیت: ۱ تا ۱۴

دوسرا مضمون: اہل حق اور اہل باطل کا انجام۔ آیت: ۱۵ تا ۳۷

تیسرا مضمون: دعوت انصاف۔ آیت: ۳۸ تا ختم سورۃ

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات توحید۔ آیت: ۱ تا ۱۴

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ ......

...... وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾)

اس مضمون میں تین قسم کی تذکیرات (کائنات کا نظام، اقوام کے حالات اور آخرت کی زندگی کے احوال) کی روشنی میں عقیدۂ توحید کو واضح کیا گیا ہے۔

① تذکیر بالآلاء (کائنات کا نظام):

۱۔ آسمان اور زمین اور ملائکہ کا نظام۔ (آیت: ۱)
۲۔ خزائنِ رحمت کا نظام (آیت: ۲)
۳۔ رزق کا نظام (آیت: ۳)
۴۔ ہواؤں، بادلوں اور بارشوں کا نظام (آیت: ۹)
۵۔ انسان کی مرحلہ وار زندگی کا نظام (آیت: ۱۱)
۶۔ میٹھے اور کھارے پانی کے سمندروں کا نظام (آیت: ۱۲)
۷۔ دن، رات اور سورج، چاند کا نظام (آیت: ۱۳)

② تذکیر بالایام (اقوام کے حالات):

۱۔ پچھلی قوموں کی طرف سے انبیاء کی تکذیب (آیت: ۴)
۲۔ حق کے خلاف تدبیر کرنے والوں کا بُرا انجام (آیت: ۱۰)

③ تذکیر بالمعاد (آخرت کی زندگی کے احوال):

۱۔ قیامت کی حقانیت۔ (آیت:۵)
۲۔ کافروں کے لیے عذاب اور ایمان والوں کے لیے مغفرت اور اجر۔ (آیت:۶،۷)

دوسرا مضمون: اہل حق اور اہل باطل کا انجام۔ آیت:۱۵ تا ۳۷

(يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞ ......

...... وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۞)

اس مضمون میں چند مثالوں سے اہلِ حق اور اہلِ باطل کا فرق بیان کیا گیا ہے، جیسے:

۱۔ نور و ظلمت ۲۔ سایہ اور دھوپ
۳۔ زندہ اور مردہ ۴۔ مخلوقات میں رنگوں کا فرق

جس طرح یہ چیزیں برابر نہیں، اسی طرح اہلِ حق اور اہلِ باطل بھی برابر نہیں۔
بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں اعمال و صفات کا فرق اور پھر اس کی وجہ سے انجام کا فرق رکھا ہے۔
چنانچہ اہلِ حق، جن میں یہ تین صفات پائی جاتی ہیں: زبانی عبادت یعنی تلاوت، جسمانی عبادت یعنی نماز، مالی عبادت یعنی انفاق۔ ان کا انجام، جنت اور اس کی نعمتیں ہیں۔
اس کے مقابلے میں اہلِ باطل وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا، اُن کا انجام جہنم اور اس کی سزائیں ہیں۔

تیسرا مضمون: دعوت انصاف۔ آیت:۳۸ تا ختم سورۃ

(اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ ......

...... فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۞)

سورت کے اختتام پر غور و فکر اور انصاف کی دعوت دی گئی ہے۔
حق اور باطل میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ایک طرف حق کی مدلل دعوت ہے، دوسری طرف باطل بے دلیل ہے، اور محض ضد اور عناد ہے جو اس منصفانہ ترازو کو نہیں مانتا تو پھر سنت اللہ کا انتظار کرو اور سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل باطل کو فی الحال مہلت دیتے ہیں، اور انجام کے اعتبار سے اہلِ باطل کا خسارہ ہے۔

سُوْرَةُ یٰسٓ

آیاتھا ۸۳ (۳۶) (۴۱) رکوعاتھا ۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ یٰسٓ،قلبُ القرآن،المدافعۃ،القاضیۃ،العزیزۃ،العظیمۃ

اس لیے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: یٰسٓ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۳۶ نزولی نمبر:۴۱(سورۃ الجن کے بعد اور سورۃ الفرقان سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوعات:۵ آیات:۸۳ کلمات:۷۲۹ حروف: ۳۰۰۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی بعث بعد الموت کا مضمون ذکر ہوا ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی نظامِ کائنات اور دلائلِ آفاق کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی اہلِ ایمان اور کفار کا موازنہ کیا گیا ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی ضدی لوگوں کا ذکر ہے، جو حق کے مقابلے میں اپنی ضِد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے رہتے ہیں، اور سورت کے آخر میں بھی ضِد اور ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔

موضوع

اصولِ دین

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اصول دین۔ آیت: ١ تا ٦٨

دوسرا مضمون: اصولِ دین اور کفار کا عناد۔ آیت: ٦٩ تا ختمِ سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اصول دین۔ آیت: ١ تا ٦٨

﴿ يٰسٓ ۚ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ② اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ③ ......

...... وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ ﴾

اس مضمون میں اصولِ دین: رسالت، توحید اور آخرت کا ترتیب وار بیان ہے۔

① رسالت

١۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، رسول اللہ ﷺ کا مشن اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعے لوگوں کو ان کے خطرناک انجام سے خبر دار کرنا ہے، آگے انصاف پسند طبقہ اس دعوت کو قبول کرتا ہے جبکہ ضدی طبقہ انکار کرتا ہے۔ (آیت: ١ تا ١٢)

٢۔ اصحاب القریہ کا قصہ اس پر شاہد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس پیغمبر آئے تو انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور دھمکایا، پھر جب قوم میں ایک آدمی نے اس دعوت کی تصدیق کی تو اس کو شہید کر دیا، اس بستی کا انجام کیا ہوا؟ ایک زوردار چیخ گونجی اور بستی بجھی پڑی تھی۔ (آیت: ١٣ تا ٣٢)

۲ توحید:

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نمونے عیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل ہیں، لیکن اہل باطل ان واضح دلائل کے باوجود ضد اور عناد میں مبتلا ہیں جس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔آیات الٰہی سے اعراض (آیت: ۴۵، ۴۶) ۲۔دین حق کا استہزاء (آیت: ۴۷)

۳۔قیامت کا انکار (آیت: ۴۸ تا ۵۰)

۳ آخرت:

قیام کے دن اہل حق اور اہل باطل دونوں کا انجام سامنے آجائے گا، اہل حق اپنے انجام پر خوش ہو رہے ہوں گے، جبکہ اہل باطل ذلت اور عذاب کے مستحق بنیں گے۔ (آیت: ۵۱ تا ۶۸)

دوسرا مضمون: اصول دین اور کفار کا عناد۔ آیت: ۶۹ تا ختم سورت

(وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝۶۹ ......

...... فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۳)

سورت کے آخر میں اُصولِ دین: توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں کفار کے ضِد اور عناد کا بیان ہے۔

کفار محض ضد اور عناد کی بناء پر حق کے بارے میں یہ رویہ اختیار کرتے ہیں:

۱۔پیغمبر کے شاعر ہونے کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ (آیت: ۶۹ تا ۷۰)

۲۔توحید کے بجائے شرک کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (آیت: ۷۱ تا ۷۶)

۳۔آخرت کے محال ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (آیت: ۷۷ تا ختم سورۃ)

آیاتہا ۱۸۲ — (۳۷) سُوْرَۃُ الصَّافَّات (۵۶) — رکوعاتہا ۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
صافّات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالصَّآفَّاتِ صَفًّا...

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۳۷ نزولی نمبر: ۵۶ (سورۃ الانعام کے بعد اور سورۃ لقمان سے پہلے)

۴ اعداد وشمار
رکوعات: ۵ آیات: ۱۸۲ کلمات: ۸۶۲ حروف: ۳۸۲۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی اُصولِ دین کا بیان تھا، اور اس سورت میں بھی، البتہ وہاں رسالت کا مضمون غالب تھا، اور یہاں توحید کا۔

۲۔ پچھلی سورت میں قوموں کی تباہی کا اجمالی ذکر آیا، اس سورت میں تفصیلی ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی کفار کی طرف سے آخرت کے انکار کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی توحید کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی توحید کا ذکر ہے۔

موضوع

عقیدہ توحیدِ خالص

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: عقیدۂ توحید کا اثبات، ملائکہ اور جنات کا عجز۔ آیت: ۱ تا ۱۰

پہلا مضمون: توحید کے اقرار و انکار کا انجام آخرت میں۔ آیت: ۱۱ تا ۷۴

دوسرا مضمون: توحید کے اقرار و انکار کا انجام دنیا میں۔ آیت: ۷۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: عقیدۂ توحید کا اثبات، ملائکہ اور جنات کا عجز۔ آیت: ۱ تا ۱۰

(وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ ......

...... اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠)

لوگوں نے تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا: ملائکہ، جنات اور ستارے۔ سورت کے مقدمے میں اِن تینوں کا عاجز ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ جس سے عقیدۂ توحید کا ثبوت اور شرک کی تردید ہوتی ہے۔

ملائکہ کا عجز:

ملائکہ کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں، جن سے ملائکہ کا اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے پابند ہونا ثابت ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صف باندھ کر کھڑے ہونے والے

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی ذمہ داری انجام دینے والے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے۔ (آیت: ۱ تا ۵)

ستاروں اور جنات کا عجز:

ستاروں اور جنات کے بارے میں درج ذیل بیان ہے، جس سے ان دونوں کا عاجز ہونا ثابت ہوتا ہے:۔

۱۔ ستارے آسمانِ دنیا کی زینت کا ذریعہ ہیں۔ ۲۔ شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ ہیں۔ (آیت: ۶ تا ۱۰)

پہلا مضمون: توحید کے اقرار وانکار کا انجام آخرت میں۔ آیت: ۱۱ تا ۷۴

فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا......﴿۱۱﴾......

...... اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۷۴﴾)

اس مضمون میں منکرینِ حق کے اخروی انجام کا ذکر ہے، جنہوں نے ضد اور عناد کی بنیاد پر حق کا مذاق اُڑایا اور انکار کیا۔

۱۔ انکارِ آخرت (آیت: ۱۱ تا ۳۴)

۲۔ انکارِ توحید (آیت: ۳۵ تا ۳۷)

۳۔ اہلِ حق اور منکرینِ حق کا آخرت میں انجام (آیت: ۳۸ تا ۷۴)

دوسرا مضمون: توحید کے اقرار وانکار کا انجام دنیا میں۔ آیت: ۷۵ تا ختم سورۃ

(وَلَقَدۡ نَادٰىنَا نُوۡحٌ فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ ......

...... وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۲﴾)

اس مضمون میں سات انبیاء علیہم السلام کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

حضرات انبیاء کرام: حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ وہارون، الیاس، لوط اور یونس علیہم السلام نے دنیا کو توحید کی دعوت دی، ماننے والوں نے نجات پائی اور انکار کرنے والے تباہ ہوئے۔

آیاتہا ۸۸ (۳۸) سُوْرَۃُ صٓ (۳۸) رکوعاتہا ۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ صٓ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۳۸ نزولی نمبر: ۳۸ (سورۃ القمر کے بعد اور سورۃ الاعراف سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۵ آیات: ۸۸ کلمات: ۷۳۲ حروف: ۳۰۶۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اُصولِ دین میں سے توحید کا مضمون غالب تھا، اس سورت میں رسالت کا مضمون غالب ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی انبیاءِ کرام کا تذکرہ تھا، اس سورت میں بھی انبیاءِ کرام کا تذکرہ ہے، گویا یہ سورت پچھلی سورت کا تتمہ ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی اقوامِ سابقہ کی عذاب میں گرفتاری کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی نافرمان قوموں کی تباہی کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآن کے نصیحت ہونے کا بیان ہے، اور آخر میں بھی قرآن کا عالمین کے لیے نصیحت ہونے کا بیان ہے۔

موضوع

عقیدۂ رسالت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: تاریخ رسالت۔ آیت: ۱ تا ۶۴

دوسرا مضمون: رسالت کا مقام اور ضرورت۔ آیت: ۶۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مضمون: تاریخ رسالت۔ آیت: ۱ تا ۶۴

(صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ۝۲ ......

...... اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝۶۳ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝۶۴)

اس مضمون میں انبیاءِ کرام کی اپنی اپنی قوموں میں بعثت، انبیائے کرام کا طریقۂ کار، قوموں کا سلوک اور پھر اِن قوموں کے دنیوی اور اخروی انجام کا ذکر ہے۔

(۱) قوموں کی تاریخ:

لوگ مختلف بہانوں سے انبیاء کرام علیہم السلام کی بات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں، حالانکہ قوموں کی ہلاکت ہمیشہ انبیاء کرام کی تکذیب سے ہوئی ہے۔ (آیت: ۱ تا ۱۶)

(۲) انبیاء کی تاریخ:

انبیاء کرام: حضرت داوٗد، سلیمان، ایوب، ابراہیم، اسحٰق، یعقوب، اسمٰعیل، یسع، ذوالکفل علیہم السلام تمام انبیاء آئے اور صبر وانابت کا عملی مظاہرہ کیا۔ (آیت: ۱۷ تا ۴۸)

③ آخرت کا حال:

ماننے والے جنت کے بہترین ٹھکانوں میں پہنچ کر نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں گے جبکہ نہ ماننے والے جہنم کے بدترین ٹھکانوں میں پہنچ کر سزاؤں میں گرفتار ہوں گے۔ (آیت: ۴۹ تا ۶۴)

دوسرا مضمون: رسالت کا مقام اور ضرورت۔ آیت: ۶۵ تا ختم سورت

(قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ ﴿٦٥﴾ ......

...... اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾ ع)

اس مضمون میں دو باتوں کا بیان ہے:۔

۱۔ نبی کا منصب اور مقام کیا ہوتا ہے؟

۲۔ کیا انسانوں کو وحی اور رسول کی ضرورت ہے؟

ترتیب وار دونوں باتوں کا جواب:

۱۔ نبی و رسول کا مقام وحی کی اتباع میں فقط ایک منذر (ڈرانے والے) کا ہے اس سے مختلف باتیں لانے اور پورا کرنے کے مطالبات غلط ہیں۔ (آیت: ۶۵ تا ۷۰)

۲۔ وحی کی ضرورت انسانوں کو اس لئے ہے کہ شیطان ساتھ لگا ہوا ہے اور اس سے دفاع کیلئے عقل انسانی کافی نہیں؛ کیونکہ یہی عقل اس کی گمراہی کا سبب بنی ہے، لہٰذا وحی کے ذریعے تعلیم دی جائے گی اور انسانوں کو شیطان سے بچنے کے لئے وحی کی ضرورت ہے۔ (آیت: ۷۱ تا ختم سورۃ)

آیاتُہا ۷۵ (۳۹) سُوْرَۃُ الزُّمَر (۵۹) رکوعاتُہا ۸

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الزمر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۳۹ نزولی نمبر:۵۹ (سورتِ سبأ کے بعد اور سورت غافر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۸ آیات:۷۵ کلمات:۱۱۷۰ حروف: ۴۷۰۸

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی عقیدۂ توحید کے حوالے سے کفار کے ضِد اور عناد کا بیان تھا، اس سورت میں بھی اُن کے ضِد اور عناد کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی دو قسم کے کردار اور دونوں کے انجام کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی ان دونوں باتوں کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر ہوا، جو انسانیت کی ابتداء ہے، اس سورت میں انسانیت کی کہانی آخری انجام تک بیان ہوئی ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قرآنِ کریم کا حق کے ساتھ نازل ہونے کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں قیامت کے دِن حق کے ساتھ فیصلہ ہونے کا ذکر ہے۔

موضوع

توحیدِ خالص

اجمالی خلاصہ

مقدمہ: توحید کا اثبات اور شرک کی تردید۔ آیت: ۱ تا ۸

پہلا مضمون: اہل حق اور اہل باطل میں موازنہ۔ آیت: ۹ تا ۳۵

دوسرا مضمون: حق وانصاف کی دعوت۔ آیت: ۳۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ: توحید کا اثبات اور شرک کی تردید۔ آیت: ۱ تا ۸

(تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝۱ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ ......

...... عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۝۸)

سورت کے مقدمے میں دو باتوں کا بیان ہے:۔

① اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا انتظام:

اللہ تعالیٰ نے کتاب اُتار کر خالص توحید کا حکم کیا اور شرک سے منع کیا، کائنات کی تخلیق و تدبیر میں اللہ تعالیٰ اکیلا تو عبادت میں اس کا شریک کیوں بنایا جائے؟ (آیت: ۱ تا ۶)

② لوگوں کا سلوک اور انداز:

لوگ مجبوری میں توحید کا اقرار کر لیتے ہیں، لیکن مجبوری دور ہونے کے بعد مختلف بہانوں سے پھر انکار کر لیتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے ضد اور اختلاف کا عملی فیصلہ ہو جائے گا۔ (آیت: ۷ تا ۸)

پہلا مضمون: اہل حق اور اہل باطل میں موازنہ۔ آیت: ۹ تا ۳۵

...... اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا)

(وَ يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ ......

اس مضمون میں اہلِ حق اور اہلِ باطل کا فرق مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے:۔

① سات طریقوں سے موازنہ:

اہل حق اور اہل باطل کے مختلف کردار اور مختلف حالات اور انجام کے حوالے سے سات طریقوں سے موازنہ کر کے سوال کیا گیا کہ کیا اہل حق اور اہل باطل برابر ہیں؟ (آیات: ۹، ۹، ۱۵ تا ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۴)

② انجام کی فکر:

دنیا کے مختلف حالات اس کے زوال وفناء کی طرف اشارہ کرتے ہیں لہٰذا آخرت کے انجام کے بارے میں فکرمند ہونا چاہیے، اس بات کو جھٹلانے والوں کا اس دنیا میں بھی انجام رسوائی کی شکل میں سامنے آیا۔ (آیات: ۲۱)

③ ایک مثال سے وضاحت:

ایک غلام کئی مالکوں کے درمیان شریک ہے اور ایک غلام سالم ایک ہی مالک کا ہے، ان دونوں غلاموں کی زندگی، یکسوئی، چین وسکون میں کتنا فرق ہوگا اسی طرح موحد ومشرک کی مثال ہے۔ (آیت: ۲۹)

دوسرا مضمون: حق وانصاف کی دعوت۔ آیت: ۳۶ تا ختم سورت

(اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ ......

...... وَ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾)

اس مضمون میں دو طریقوں سے انصاف کی دعوت دی گئی ہے:۔

① اللہ تعالیٰ اور معبودانِ باطلہ کا فرق: (آیت: ۳۶ تا ۶۶)

اللہ تعالیٰ اور معبودان باطلہ کے بارے میں انصاف سے بتاؤ کہ ایک طرف خدائے واحد کی صفاتِ کاملہ:

قبضہ وقدرت، اس کی خالقیت، اس کی کفایت، اس کا علم محیط، اس کی رازقیت اور اس کی رحمت کاملہ۔ اور اس کے مقابلہ میں معبودان باطلہ کا عجز ہے جس کو انسان مجبوری کی حالت میں خود بھی مان لیتا ہے۔ لیکن حالت اختیار میں کبھی خیالی خطرہ کو بنیاد بنا کر اور کبھی شفاعت کے غلط عقیدے کا سہارا لیکر انکار کر دیتا ہے۔

(۲) انجام: (آیت: ۶۷ تا ختم سورت)

حق و باطل کے اس مقابلہ میں سب کے سامنے ان کا انجام آجائے گا، شرک میں مبتلا لوگ حسرت، اعمال کی بربادی اور جہنم کی سزاؤں کا سامنا کریں گے جبکہ فرزندان توحید اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور جنت کی نعمتیں پائیں گے، اور پھر اپنے اس اچھے انجام پر الحمد للہ کہیں گے۔

آیاتہا ۵۸ ﴿۴۰﴾ سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِن ﴿۶۰﴾ رکوعاتہا ۹

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ غافر، حٰم المؤمن

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: غَافِرِ الذَّنۡبِ...وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۴۰ نزولی نمبر:۶۰(سورۃ الزمر کے بعد اور سورۃ حم سجدۃ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۹ آیات: ۸۵ کلمات:۱۱۹۹ حروف: ۴۹۶۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حق و باطل کا موازنہ کیا گیا،اس سورت میں حق و باطل کی کشمکش کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں جھوٹ بولنے والے اور سچائی کی تکذیب کرنے والے کو ظالم کہا گیا،اس کے مقابلے میں سچائی لانے اور اس کی تصدیق کرنے والے کو متقی کہا گیا۔اس سورت میں اسی بات کو رجل مؤمن کے واقعے سے واضح کیا گیا ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کے آخر میں کفار اور متقین کا اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف جانا بیان ہوا، اس سورت میں غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ ...سے امید کی دعوت دی گئی ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ...سے امید کی دعوت دی گئی ہے،اور آخر میں گناہوں کی مغفرت اور توبہ کی قبولیت کا موقع بیان کیا گیا ہے کہ ایمان اور توبہ اس وقت تک قبول ہے جب تک عذاب کا مشاہدہ نہ ہو جائے۔ مشاہدے کے بعد ایمان اور توبہ قبول نہیں ہے۔

موضوع

دعوتِ قرآن کریم اور اس کا اُسلوب

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق و باطل کی کشمکش۔ آیت: ۱ تا ۲۰

دوسرا مضمون: تاریخ انسانیت سے ایک قانون اور ایک مثال۔ آیت: ۲۱ تا ۵۰

تیسرا مضمون: اہل حق کو تسلی اور آداب دعوت کی تلقین۔ آیت: ۵۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق و باطل کی کشمکش اور انجام۔: آیت ۱ تا ۲۰

(حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْبِ ......

...... يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۞)

اس مضمون میں اہلِ حق اور باطل کی کشمکش کا ذکر اور تین طریقوں سے اِس کا فرق واضح کیا گیا ہے:۔

۱۔ اہل باطل، اللہ تعالیٰ کی صفت ''شدید العقاب'' کا مظہر بنے اور اہل حق ''غافر الذنب'' کا مظہر بنے۔ (آیت: ۱ تا ۶)

۲۔ اہل حق، عرش کے فرشتوں کی دعاؤں کے مستحق بنے، جبکہ اہل باطل غضب الٰہی کا نشانہ بنے۔ (آیت: ۷ تا ۱۲)

۳۔ یہ سب کچھ اتمام حجت کے بعد ہوا جس سے انصاف پسند طبقے نے فائدہ اٹھایا، ظالم طبقہ مخالفت کرتا رہا اور دونوں اپنے انجام کو پہنچے۔ (آیت: ۱۳ تا ۲۰)

دوسرا مضمون: تاریخ انسانیت سے ایک قانون اور ایک مثال۔ آیت: ۲۱ تا ۵۰

(اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا ......

...... قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۞)

اس مضمون میں تاریخ انسانی سے انسانوں کی کامیابی اور تباہی کے حوالے سے ایک قانون اور ایک مثال کا بیان ہے۔

① **ایک قانون:**

تاریخ انسانی اس پر گواہ ہے کہ ہر قسم کی طاقت وقوت اور اسباب زندگی کی فراوانی کے باوجود قومیں مخالفت حق کی وجہ سے تباہی سے نہ بچ سکیں۔ (آیت: ۲۱، ۲۲)

② **ایک مثال:**

قوم فرعون میں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی دعوت، قوم کی مخالفت، رجل مؤمن کی دعوت اور پھر قوم فرعون کا انجام اس قانون کی مثال ہے (آیت: ۲۳ تا ۵۰)

تیسرا مضمون: اہل حق کو تسلی اور آداب دعوت کی تلقین۔ آیت: ۵۱ تا ختم سورت

(اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ ......

...... سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝۸۵)

اس مضمون میں دعوت کے حوالے سے تسلی اور پھر آداب کا ذکر ہے:۔

① **تسلی:**

اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اپنے پیغمبروں اور اہل حق کی مدد کی ہے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ (آیت: ۵۱، ۵۲)

② **آداب دعوت:**

ان آداب کے ساتھ دعوت کا عمل جاری رکھیں:

۱۔ صبر (آیت: ۵۵، ۷۷)   ۲۔ استغفار (آیت: ۵۵)

۳۔ ذکر (آیت: ۵۵)   ۴۔ استعاذہ (آیت: ۵۶)

۵۔ تذکیرات ثلاثہ (کائنات کا نظام، اقوام کی تاریخ اور آخرت کے حالات) کا استعمال۔ (آیت: ۶۱ تا ختم سورت)

(۴١) سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃ (٦١)

آیاتھا ۵۴ — رکوعاتھا ٦

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ

حٰمٓ سجدہ، فصّلت

اس لئے کہ یہ وہ سورت ہے جو حٰمٓ سے شروع ہوئی اور اس میں سجدہ بھی ہے۔
اور اس میں یہ الفاظ آئے ہیں: کِتَابٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا

٢ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب

مصحفی نمبر: ۴١ — نزولی نمبر: ٦١ (سورۃ غافر کے بعد اور سورۃ الشوریٰ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار

رکوعات: ٦ — آیات: ۵۴ — کلمات: ٧٩٦ — حروف: ٣٣۵٠

۵ ربط

١۔ پچھلی سورت میں حق کی دعوت کا اسلوب ذکر ہوا، اس سورت میں حق کی دعوت کی مخالفت کے اسلوب کا ذکر ہے۔
٢۔ پچھلی سورت میں پیغمبروں اور اہلِ ایمان کی مدد کا وعدہ تھا۔ اس سورت میں اُس وعدے کی مثالوں کا بیان ہے۔
٣۔ پچھلی سورت میں بھی توحید کا اِثبات اور شرک کی تردید تھی، اور اس سورت میں بھی یہ مضمون ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآنِ کریم کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی اُسی کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوتِ قرآن کی مخالفت کا انداز

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی مخالفت کا پہلا انداز: اعراض۔ آیت: ۱ تا ۲۴

دوسرا مضمون: حق کی مخالفت کا دوسرا انداز: رکاوٹ۔ آیت: ۲۵ تا ۳۹

تیسرا مضمون: حق کی مخالفت کا تیسرا انداز: الحاد۔ آیت: ۴۰ تا ۴۳

چوتھا مضمون: حق کی مخالفت کا چوتھا انداز: بے جا مطالبات۔ آیت: ۴۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی مخالفت کا پہلا انداز: اعراض۔ آیت: ۱ تا ۲۴

(حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُهٗ قُرۡاٰنًا ......

...... وَاِنۡ یَّسۡتَعۡتِبُوۡا فَمَا هُمۡ مِّنَ الۡمُعۡتَبِیۡنَ ۝)

اس مضمون میں حق کی مخالفت کا پہلا انداز، اُس کا سبب اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

① انداز:

حق کی مخالفت کا پہلا انداز یہ ہے کہ منکرین قرآن کریم کے سننے سے ہی اعراض کرتے ہیں۔(آیت: ۱ تا ۴)

② سبب:

سبب اس کا تعصب ہے کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، لہٰذا ہم اپنے علم کے اسباب: حواس، خبر اور عقل کو اس میں لگانا ہی نہیں چاہتے۔(آیت: ۵ تا ۸)

③ جواب:

حق کے داعی کو چاہئے کہ تین قسم کی تذکیرات: اللہ تعالیٰ کے احسانات، گزشتہ اقوام کے حالات اور آخرت کے

تذکرے سے اپنی دعوت کو مدلل اور مزین کرکے بیان کرے؛ تاکہ منکرین کے تعصب میں کمی آئے اور وہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں۔(آیت:۹ تا ۲۴)

دوسرا مضمون: حق کی مخالفت کا دوسرا انداز: رکاوٹ۔ آیت: ۲۵ تا ۳۹

(وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ......

...... اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾)

اس مضمون میں حق کی مخالفت کا دوسرا انداز، اُس کا سبب اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

(۱) انداز:

منکرین خود قرآن کریم کے سننے سے اعراض کے بعد دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں، اور اس آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔(آیت:۲۶)

(۲) سبب:

سبب اس کا شیاطین اور وہ برے ہم نشین ہیں جو ان کے سامنے نقد دنیا اور مادی منافع کو مزین کرکے پیش کرتے ہیں۔ (آیت:۲۵)

(۳) جواب:

جب اہل باطل اس آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں تو اہل حق کو چاہیئے کہ وہ استقامت کا مظاہرہ کریں۔ (آیت:۳۰ تا ۳۲)

استقامت کے حصول کیلئے پانچ آداب کے ساتھ دعوت کا کام کریں:

۱۔مادیت کے مقابلے میں دعوت الی اللہ۔(آیت:۳۳)

۲۔اصلاح اور صلاح یعنی دوسروں کی اصلاح کے ساتھ اپنی اصلاح کی جانب توجہ۔(آیت:۳۳)

۳۔جرأت کا مظاہرہ۔(آیت:۳۳)

۴۔بدتمیزی کے مقابلے میں تمیز و تہذیب کا مظاہرہ۔(آیت:۳۴)

۵۔شیطانی وسوسے کے وقت اعوذ باللہ پڑھنا۔(آیت:۳۶)

تیسرا مضمون: حق کی مخالفت کا تیسرا انداز: الحاد۔ آیت: ۴۰ تا ۴۳

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى ......

...... اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾﴾

اس مضمون میں حق کی مخالفت کا تیسرا انداز، اُس کا سبب اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

① انداز:

قرآن کریم کی آیات کا غلط مطلب بیان کرنا اور ان آیات کو جھٹلانا تاکہ جن کانوں تک یہ آواز پہنچ چکی ہے، صحیح مطلب تک ان کی رسائی نہ ہوسکے۔ (آیت: ۴۰،۴۱)

② جواب:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب ہے کسی کی بے جا تاویلیں اس کا مطلب نہیں بگاڑ سکتیں اور یہ تکذیب بھی کوئی نئی بات نہیں، تمام انبیاء کرام کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ (آیت: ۴۱ تا ۴۳)

چوتھا مضمون: حق کی مخالفت کا چوتھا انداز: بے جا مطالبات۔ آیت: ۴۴ تا ختم سورت

﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ......

...... اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾﴾

اس مضمون میں حق کی مخالفت کا چوتھا انداز، اُس کا سبب اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

① انداز:

دعوت حق کو روکنے کی منکرین کی تینوں تدبیریں جب ناکام ہوجاتی ہیں تب بے جا مطالبات شروع ہوتے ہیں۔ (آیت: ۴۴ تا ۴۶)

② جواب:

منکرین کے مطالبات کا مقصد چونکہ تلاش حق نہیں ہوتا اس لئے اہل حق کو بھی اس کا جواب دینے کے بجائے انصاف کی دعوت دینی چاہیے؛ تاکہ انصاف اور عناد کا فرق واضح ہوجائے۔ (آیت: ۴۴ تا ختم سورت)

ایاتہا ۵۳ (۴۲) **سُوْرَةُ الشُّوْرٰى** (۶۲) رکوعاتہا ۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ حٰمٓ الشوریٰ

اس لئے کہ یہ وہ سورت ہے جو حٰمٓ سے شروع ہوئی ہے، اور آگے: وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ آیا ہے۔

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۴۲ نزولی نمبر: ۶۲ (سورۃ فصلت کے بعد اور سورۃ الزخرف سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۵ آیات: ۵۳ کلمات: ۸۶۶ حروف: ۳۵۸۸

۵ ربط

۱۔ پچھلی دو حوامیم میں حق کی دعوت اور اس کی مخالفت کے اسلوب کا ذکر ہوا، اس سورت میں حق کی دعوت کی حقیقت اور اس کی تاریخ کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قرآنِ کریم سے اعراض پر زجر کا ذکر تھا، اس سورت میں قرآن کے ذریعے اپنے اختلافات حل کرنے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں دعوت الی اللہ کا ذکر تھا، اس سورت میں دعوت دینے والوں کی ذمہ داریوں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے، اور آخر میں بھی اسی بات کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوتِ حق کی حقیقت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت تمام انبیاء کی دعوت۔ آیت: ۱ تا ۳۵

دوسرا مضمون: حق کی دعوت ایمان و عمل کی دعوت۔ آیت: ۳۶ تا ۵۰

تیسرا مضمون: حق کی دعوت وحی کی دعوت۔ آیت: ۵۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت تمام انبیاء کی دعوت۔ آیت: ۱ تا ۳۵

(حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ......

...... وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵)

اس مضمون میں دعوتِ حق کی تاریخ، اہلِ حق کی ذمہ داری اور دعوتِ باطل کی حقیقت کا بیان ہے:۔

① دعوت حق کی تاریخ:

مختلف اوقات میں پیغمبروں مثلاً حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے وحی کے ذریعے انسانوں کو خدائے واحد کی تعلیم دی، آج محمد ﷺ قرآن کے ذریعے وہی پیغام سنا رہے ہیں۔ (آیت: ۲، ۷، ۱۳)

② اہل حق کی ذمہ داری:

لوگوں نے محض ضد اور عناد سے اس اتفاقی بات کو اختلافی بنا دیا لہٰذا اپنے اختلافات کو قرآن کے ذریعے حل کرو اور استقامت کے ساتھ عدل کی تعلیمات عام کرو اور لوگوں کو انجام سے خبردار کرو۔ (آیت: ۱۰، ۱۴، ۱۵)

③ باطل کی دعوت:

قرآنی تعلیمات کے مقابلہ میں لوگ اختراعی قوانین کے پیچھے کیسے چلتے ہیں؟ کیا قرآن کو بھی اختراعی سمجھتے ہیں؟ (آیت: ۲۱،۲۴)

جواب: حالانکہ یہ اس خدائے واحد کی طرف سے ہے جس نے مخلوق کیلئے جسمانی رزق کا انتظام کیا اور اس کی قدرت کی نشانیاں چہار سو عالم میں نمایاں ہیں۔ (آیت: ۲۹ تا ۳۵)

دوسرا مضمون: حق کی دعوت ایمان و عمل کی دعوت۔ آیت: ۳۶ تا ۵۰

(فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ......

...... وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰)

اس مضمون میں دعوتِ حق کی حقیقت، اہلِ حق اور اہلِ باطل کی نشانیوں اور انجام کی صورت میں بیان ہوئی ہے:۔

① اہل حق کی نشانیاں اور انجام:

۱۔ایمان (آیت:۳۶)
۲۔توکل (آیت:۳۶)
۳۔کبیرہ گناہوں سے اجتناب (آیت:۳۷)
۴۔معافی درگزر (آیت:۳۷)
۵۔اللہ کے حکم کی تعمیل (آیت:۳۸)
۶۔نماز کی پابندی (آیت:۳۸)
۷۔مشاورت (آیت:۳۸)
۸۔انفاق (آیت:۳۸)
۹۔بوقت ضرورت بدلہ لینا (آیت:۳۹)

ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر اور باقی اجر ہے۔ (آیت:۳۶)

② اہل باطل کی نشانیاں اور انجام:

قرآنی دعوت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کرنے والوں کا انجام بیان کیا گیا ہے کہ ان کے لیے خسارہ ذلت اور دائمی عذاب ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ خوش حال ہوں تو مست اور بد حال ہوں تو مایوس۔ (آیت:۴۵)

تیسرا مضمون: حق کی دعوت وحی کی دعوت۔ آیت: ۵۱ تا ختم سورت

(وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ......

...... لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾)

اس مضمون میں دعوتِ حق کی حقیقت کا بیان ہے۔

① وحی اور اس کی صورتیں: (آیت: ۵۲)

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر مختلف شکلوں میں وحی بھیجی:

۱۔ دل میں ڈالنا

۲۔ خود بات کرنا

۳۔ فرشتے کے ذریعے بات کرنا۔

② وحی کا پیغام: (آیت: ۵۲، ۵۳)

آج دنیا کے سامنے اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا چکے ہیں، اور وحی اپنی تمام صورتوں اور شکلوں کے ساتھ اُن پر آ رہی ہے، اور وہ انسانیت کو صراطِ مستقیم کا راستہ دکھا رہے ہیں۔

آیاتہا ٨٩ | (٤٣) سُوۡرَۃُ الزُّخۡرُف (٦٣) | رکوعاتہا ٧

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ — حٰمٓ الزخرف

اس لئے کہ یہ وہ سورت ہے جو حٰمٓ سے شروع ہوئی ہے، اور آگے: وَزُخۡرُفًا آیا ہے۔

٢ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب

مصحفی نمبر: ٤٣ نزولی نمبر: ٦٣ (سورۃ الشوریٰ کے بعد اور سورۃ الدخان سے پہلے)

٤ اعداد وشمار

رکوعات: ٧ آیات: ٨٩ کلمات: ٨٣٣ حروف: ٣٤٠٠

٥ ربط

١۔ پچھلی سورت میں دعوتِ حق کی حقیقت کا ذکر ہوا، اس سورت میں باطل کی دعوت کی حقیقت کا ذکر ہے۔

٢۔ پچھلی سورت میں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور انسانوں کی خود ساختہ شریعت کا تقابل بیان ہوا، اس سورت میں تکوینی حاکمیت کے تشریعی حاکمیت کو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔

٣۔ پچھلی سورت میں بھی قرآنِ کریم کے بارے میں ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی قرآنِ کریم کا تذکرہ ہے۔

٦ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی لوگوں کے عِناد اور ضد کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی ان کے عناد اور ضد کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوت باطل کے حوالے

اجمالی خلاصہ

مقدمہ :حق کی دعوت کی ضرورت سے انکار۔آیت:۱تا۱۴

پہلا مضمون :باطل کی دعوت کے لئے مشیت خداوندی کا حوالہ۔آیت:۱۵تا۲۰

دوسرا مضمون :باطل کی دعوت کے لئے آباء کا حوالہ۔آیت:۲۱تا۳۰

تیسرا مضمون :باطل کی دعوت کے لئے مادیت کا حوالہ۔آیت:۳۱تا۵۶

چوتھا مضمون :باطل کی دعوت کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کا حوالہ۔آیت:۵۷تا۸۳

پانچواں مضمون :باطل کی دعوت کے لئے شفاعت کا حوالہ۔آیت:۸۴تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مقدمہ :حق کی دعوت کی ضرورت سے انکار۔آیت:۱تا۱۴

(حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ ......

...... وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾)

اس مضمون میں قرآنِ کریم کی عظمت،لوگوں کا انداز اور اللہ تعالیٰ کی سنت کا بیان ہے۔

(۱) قرآن کا مرتبہ:

قرآن واضح،بلند مرتبہ اور حکمت سے بھرپور کتاب ہے۔(آیت:۱تا۴)

(۲) لوگوں کی ضد وعناد اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تسلسل:

اگر چہ لوگوں میں بعض ضد اور عناد کی وجہ سے اس کی ضرورت سے انکار کردیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اس سلسلہ رحمت

کو نہیں روکیں گے، ہر پیغمبر کا مذاق اڑایا گیا لیکن یہ سلسلہ نہیں رُکا اور لوگوں کی بغاوت اور سرکشی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کا سلسلہ جاری ہے۔(آیت:۵ تا ۱۴)

پہلا مضمون: دعوت باطل کے لئے مشیت خداوندی کا حوالہ۔آیت: ۱۵ تا ۲۰

(وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۟ؕ ......

...... مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۟ؕ)

تمہید

یہاں سے آگے کے مضامین میں کفار کے ان پانچ حوالوں کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے دیے اور ان کے جوابات کا ذکر ہے۔

اس مضمون میں پہلے حوالے کا اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

(۱) باطل کی دعوت:

باطل نے مخلوق اور بندوں سے ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں تجویز کیا، حالانکہ یہ بات دو وجہ سے غلط ہے:

۱۔اپنے لئے بیٹی ناپسند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے ناپسندیدہ چیز کیسے تجویز کی؟(آیت:۱۵ تا ۱۸)

۲۔کیا ملائکہ کی تخلیق کے وقت یہ حاضر تھے کہ ان کو مؤنث بتاتے ہیں؟(آیت:۱۹)

(۲) باطل کی دعوت کا حوالہ:

کفار کے پاس اپنے باطل کے لئے کوئی دلیل نہیں بلکہ صرف گمان و اٹکل کے پیچھے چل رہے ہیں، دلیل نہ ہونے کی وجہ سے مشیت خداوندی کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہمارا کفر و شرک اللہ تعالیٰ کی مرضی سے چل رہا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نہ ہوتی تو ہم کفر و شرک نہ کر سکتے۔حالانکہ مشیت اور رضا میں فرق ہے۔اللہ تعالیٰ نے چونکہ جبر نہیں کیا اس لئے ہر آدمی کو ایک دائرہ اختیار دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ مہلت کا قانون چل رہا ہے، اب لوگ اللہ تعالیٰ کے اس قانون اختیار اور قانون مہلت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کہیں تو یہ ان کی کج فہمی ہے۔(آیت:۲۰)

دوسرا مضمون: دعوت باطل کے لئے آباء کا حوالہ۔ آیت: ۲۱ تا ۳۰

(اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝۲۱ ......

...... وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۰)

اس مضمون میں دوسرے حوالے اور اس کے جواب کا ذکر ہے۔

کفار کبھی اپنے آپ کو حق پر ثابت کرنے کے لیے اپنے آباء کا حوالہ دیتے ہیں، حالانکہ گمراہ آباء کی تقلید اور ان کا حوالہ ٹھیک نہیں۔ (آیت: ۲۱ تا ۲۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام (جو سب کے نزدیک مسلم ہیں) نے گمراہ آباء سے براءت کا اعلان کیا تھا۔ (آیت: ۲۶ تا ۲۸)

تیسرا مضمون: دعوت باطل کے لئے مادیت کا حوالہ۔ آیت: ۳۱ تا ۵۶

(وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝۳۱ ......

...... انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۵ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝۵۶)

اس مضمون میں تیسرے حوالے اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

۱۔ کفار کبھی اپنی مالداری اور پیغمبر کی غربت کو اپنی حقانیت کی دلیل بناتے ہیں کہ ہماری اور پیغمبر کی حالت میں موازنہ کرلو کون حق پر ہے؟ حالانکہ مالداری اور غربت تو دنیا کا نظام چلانے کیلئے ہے اس پر فضیلت اور مقبولیت کا مدار نہیں، اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ کفار کی مالداری دیکھ کر دوسرے لوگ بھی کافر ہونا شروع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو خوب کھول کر دنیا دیتا، اصل کامیابی آخرت کی ہے، اور وہ متقی لوگوں کیلئے ہے۔ (آیت: ۳۱ تا ۴۴)

۲۔ پچھلے انبیاء کے بارے میں معلومات حاصل کریں مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم فرعون کو حق بات کی دعوت دی تھی اور فرعون نے یہی جواب دیا تھا۔ (آیت: ۴۵ تا ۵۶)

چوتھا مضمون: دعوت باطل کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کا حوالہ۔آیت: ۵۷ تا ۸۳

(وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿۵۷﴾ ......

...... يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾)

اس مضمون میں چوتھے حوالے اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

مشرکین قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ سن کر اس کو شرک کی حقانیت کی دلیل بناتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں پھر قرآن کریم میں ان کا تذکرہ تعریف اور احترام کے ساتھ کیوں ہے؟ اگر عیسائیوں کا معبود ٹھیک ہے تو ہمارے (مشرکین کے) معبود کیوں غلط ہیں؟
جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ معبود کے طور پر نہیں بلکہ عبد مرسل یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ اور پیغمبر کے طور پر ہے، انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی تعلیم دی ہے یہ تو بعد کے لوگوں نے اختلاف پیدا کیا ہے اور ان کی طرف غلط باتیں منسوب کی ہیں۔(آیت: ۵۷ تا ۶۵)

پانچواں مضمون: دعوت باطل کے لئے شفاعت کا حوالہ۔آیت: ۸۴ تا ختم سورت

(وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ ......

...... فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾)

اس مضمون میں پانچویں حوالے اور اس کے جواب کا ذکر ہے:۔

اپنے خداؤں کے بارے میں کفار کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ہماری سفارش کر کے ہم کو بچالیں گے اور اللہ اُن کی سفارش کو رَد نہیں کر سکتے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور حکم کے بغیر کوئی سفارش نہیں ہو سکتی۔(آیت: ۸۶)

آیاتھا ۵۹ (۴۴) سُوۡرَۃُ الدُّخَان (۶۴) رکوعاتھا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ حٰمٓ الدخان

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۴۴ نزولی نمبر: ۶۴ (سورۃ الزخرف کے بعد اور سورۃ الجاثیہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۳ آیات: ۵۹ کلمات: ۳۴۶ حروف: ۱۴۳۱

۵ ربط

۱۔ پچھلی دو سورتوں میں دعوتِ حق اور دعوتِ باطل کی حقیقتوں کا تذکرہ ہوا، اس سورت میں حق کی مخالفت کے انجام کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے اختتام پر کافروں کو انجام کی وعید سنائی گئی تھی، اس سورت کے شروع میں ڈرانے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں قرآنِ کریم سے اعراض کرنے والوں کی مذمت کا ذکر تھا، اس سورت میں قرآنِ کریم کی عظمت اور مقصد کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآن کا ذکر ہے، اور اختتام پر بھی قرآن کا ذکر ہے۔

موضوع

مخالفتِ حق کا انجام

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی مخالفت کا دنیوی انجام ۔ آیت: ۱ تا ۳۹

دوسرا مضمون: حق کی مخالفت کا اخروی انجام ۔ آیت: ۴۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی مخالفت کا دنیوی انجام ۔ آیت: ۱ تا ۳۹

(حٰمٓ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا ......

...... مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۹)

اس مضمون میں حق کی دعوت، مخالفت اور مخالفت کے دنیوی انجام کا ذکر ہے:۔

① حق کی دعوت:

قرآن کریم انسان کی تمام دینی ضرورتوں کا بیان، مبارک اور فیصلہ کن وقت میں خبر داری اور رحمت کے طور پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے نازل ہوا۔ (آیت: ۱ تا ۸)

② حق کی مخالفت:

کچھ لوگ قرآن کریم کے اللہ کی طرف سے ہونے میں شک اور اس کی بنیاد پر استہزاء کرتے ہیں ۔ (آیت: ۹)

③ انجام:

پکڑ میں آنے کے بعد یہ خوب حسرت وافسوس کریں گے ۔ (آیت: ۱۰ تا ۱۶)

قوم فرعون اور قوم تبع کے حالات مخالفت حق کے دنیوی انجام کا نمونہ ہیں ۔ (آیت: ۱۷ تا ۳۹)

دوسرا مضمون: حق کی مخالفت اور حمایت کا انجام۔ آیت: ۴۰ تا ختم سورت

(اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِیۡقَاتُہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۴۰﴾ یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ مَوۡلًی ......

...... فَارۡتَقِبۡ اِنَّہُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾)

اس مضمون میں حق کی دعوت کی مخالفت اور حمایت کرنے والوں کے انجام کا ذکر ہے۔

۱۔حق کی دعوت کی مخالفت کرنے والوں کے لئے آخرت میں سزائیں ہیں۔(آیت: ۴۰ تا ۵۰)

۲۔حق کی دعوت کی حمایت کرنے والوں کے لئے آخرت میں انعامات ہیں۔(آیت: ۵۱ تا ختم سورت)

آیاتہا ۳۷ | سُوْرَةُ الجَاثِيَة (۴۵) (۶۵) | رکوعاتہا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ حٰمٓ جاثیہ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۴۵ نزولی نمبر:۶۵ (سورۃ الدخان کے بعد اور سورۃ الاحقاف سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۴ آیات:۳۷ کلمات:۴۸۰ حروف: ۲۱۹۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حق کی مخالفت کے انجام کا ذکر ہوا، اس سورت میں حق و باطل کے درمیان موازنہ کرکے دعوتِ فکر دی گئی ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں عذاب کی وعید تھی، اس سورت میں عذاب سے نجات کے طریقے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بنی اسرائیل پر نعمتوں کا ذکر تھا، اس سورت میں ان کی ناشکری کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت: عزیز اور حکیم کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی عزیز اور حکیم کا ذکر ہے۔

موضوع

دعوتِ حق وباطل کاموازنہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت خداپرستی اور بصیرت کی دعوت۔ آیت: ۱تا۲۰

دوسرا مضمون: باطل کی دعوت نفس پرستی اور غفلت کی دعوت۔ آیت: ۲۱تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت خداپرستی اور بصیرت کی دعوت۔ آیت: ۱تا۲۰

(حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ ......

...... هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝)

اس مضمون میں حق کی دعوت اور باطل کی دعوت کا فرق بیان کیا گیا ہے:۔

۱۔حق کی دعوت اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت ہے جس کی قدرت کی نشانیاں روشن اور واضح ہیں۔(آیت: ۱تا۶)

۲۔حق کی دعوت ہدایت، واضح قانون، بصیرت اور رحمت کی دعوت ہے۔اس کے مقابلے میں لوگوں کی اختراعی اور خودساختہ باتیں اور قوانین ہیں۔(آیت: ۱۶تا۲۰)

دوسرا مضمون: باطل کی دعوت نفس پرستی اور غفلت کی دعوت۔ آیت: ۲۱ تا ختم سورت

(اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......

...... وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾)

اس مضمون میں باطل کی دعوت کی حقیقت اور قیامت کے دن اس حقیقت کے ظاہر ہونے کا ذکر ہے:۔

۱۔ باطل کی دعوت نفس پرستی اور غفلت، گمان اور اٹکل کی دعوت ہے۔ جس کا انجام مہر جباریت ہے۔ (آیت: ۲۱ تا ۲۵)

۲۔ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے ان کے اعمال نامے لکھے ہوئے لائے جائیں گے، اور ایمان والے اللہ کی رحمت اور کھلی کامیابی کے مستحق ہوں گے جبکہ نفس پرستی، غفلت اور تکبر کے مرتکب رحمت الٰہی سے محروم اور جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے، جہاں ان کے پاس نہ کوئی معافی کا موقع رہے گا اور نہ نکلنے کی کوئی راہ ہوگی۔ (آیت: ۲۶ تا ختم سورت)

(۴۶) سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف (۶۶)

اٰیاتہا ۳۵ — رکوعاتہا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
حٰمٓ احقاف

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ...

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۴۶ نزولی نمبر: ۶۶ (سورۃ الجاثیہ کے بعد اور سورۃ الذاریات سے پہلے)

۴ اعداد و شمار
رکوعات: ۴ آیات: ۳۵ کلمات: ۳۴۴ حروف: ۲۵۹۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں حق و باطل کی دعوت، دونوں کا اسلوب اور دونوں کی حقیقت، حق کی مخالفت کا انجام، دونوں کے درمیان موازنہ کا ذکر ہوا، اس سورت میں دعوت حق کے بعد اللہ تعالیٰ کی سنت اور قانون کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں شریعت کی اتباع کا حکم تھا۔ اس سورت میں شریعت کی تصدیق کے لیے رسول اور قرآن کی صداقت کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی اسلامی عقائد: توحید، رسالت اور آخرت کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی ان کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں کفار کے اعراض کا بیان ہے، اور سورت کے آخر میں اُن کے اہلاک یعنی ہلاک کرنے کا بیان ہے۔

موضوع

دعوتِ قرآن کی حقانیت اور سنت اللہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی دعوت کے بعد عناد اور سنت اللہ۔ آیت: ۱ تا ۲۸

دوسرا مضمون: حق کی دعوت کے بعد انصاف اور سنت اللہ۔ آیت: ۲۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت حق کے بعد عناد اور سنت اللہ۔ آیت: ۱ تا ۲۸

(حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞ ......
...... وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۞)

اس مضمون میں اسلامی عقائد: توحید، رسالت اور وحی کے بارے میں لوگوں کے سلوک اور انداز اور پھر اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے سلوک اور انداز کا ذکر ہے۔

۱۔توحید کی دعوت کے مقابلے میں لوگ عقلی ونقلی دلیل کے بغیر محض ضد اور عناد کی وجہ سے شرک میں پڑے ہوئے ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۶)

۲۔قرآن کریم کے بارے میں لوگ عناد میں مبتلا ہیں کہ یہ خود بنایا ہوا ہے اللہ کی طرف سے نہیں (آیت: ۷، ۸، ۱۰ تا ۱۲)

۳۔رسالت کے بارے میں لوگ عناد میں مبتلا ہیں کہ ایک انسان کا منصب رسالت پر فائز ہونا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ (آیت: ۹)

۴۔انسانوں میں دو طبقے ہیں: ایک اہل سعادت اور دوسرا اہل شقاوت ہر ایک کا اپنا عمل ہے، اسی کے مطابق انجام اور درجات ہیں۔(آیت: ۱۳تا۲۰)

۵۔دعوت کے بعد اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ عنادی طبقے کو مہلت دیتا ہے، فوراً عذاب نہ آنے کی وجہ اللہ تعالیٰ کا قانون امہال ہے، قوم عاد اس قانون کی مثال ہے۔(آیت: ۲۱تا ۲۸)

دوسرا مضمون: دعوت حق کے بعد انصاف اور سنت اللہ۔ آیت: ۲۹ تا ختم سورت

(وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ .... فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۳۵)

اس مضمون میں دعوتِ حق کے بعد لوگوں کے قسموں اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔

دعوت حق کے بعد انصاف پسند طبقے کو حق اور صراط مستقیم کی ہدایت نصیب ہوتی ہے جبکہ ضدی طبقہ اپنی ضد اور عناد کی وجہ سے دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب کے مستحق بنتے ہیں، جنات کا واقعہ اس کی دلیل ہے۔

آیاتھا ۳۸ (۴۷) سُوْرَۃ مُحَمَّد (۹۵) رکوعاتھا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — محمد، قتال

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ...وَذُکِرَ فِیۡہَا الۡقِتَالُ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر:۴۷ نزولی نمبر:۹۵ (سورۃ الحدید کے بعد اور سورۃ الرعد سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوعات:۴ آیات:۳۸ کلمات:۵۳۹ حروف: ۲۳۴۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں فاسق لوگوں کی ہلاکت کا ذکر تھا، اس سورت میں ہلاکت کی علت کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قانونِ امہال کا ذکر آیا، اس سورت میں امہال کے بعد جہاد کا تذکرہ ہے، جو مجرمین کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی ایک شکل ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی گئی، اس سورت میں اُن امور کا ذکر ہے جن سے صبر میں مدد ملتی ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی کافروں کے اعمال ضائع ہونے کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی کفر پر خاتمے کی صورت میں مغفرت نہ ہونے کا ذکر ہے۔

موضوع

کفر و نفاق کا اسلام سے تقابل

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اسلام اور کفر کا تقابل۔ آیت: ۱ تا ۱۵

دوسرا مضمون: اسلام اور نفاق کا تقابل۔ آیت: ۱۶ تا ۳۴

تیسرا مضمون: مسلمانوں کو جان اور مال کی قربانی کا حکم۔ آیت: ۳۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اسلام اور کفر کا تقابل۔ آیت: ۱ تا ۱۵

(اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱ ......

...... كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝۱۵)

اس مضمون میں کفار اور مسلمانوں کے درمیان نظریاتی اختلاف اور اس اختلاف کی بنیاد پر جہاد کی مشروعیت اور دونوں کے آخری انجام کا ذکر ہے۔

① نظریاتی اختلاف:

کفار اور مسلمانوں کے درمیان حق اور باطل کا نظریاتی اختلاف ہے۔ (آیت: ۱ تا ۳)

② جہاد کی مشروعیت:

اس کی بنیاد پر ان کے درمیان جنگ ہوتی ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سرکش افراد کو جس طرح مختلف طریقوں سے ہلاک کیا ہے اسی اہل حق کے ہاتھوں سے جہاد کے ذریعے عذاب دیں گے۔ (آیت: ۴ تا ۱۱)

③ کفر اور اسلام کا انجام:

نظریات کا یہ اختلاف آخری انجام میں جنت اور جہنم کی صورت میں بھی ظاہر ہوگا۔ (آیت: ۱۲ تا ۱۵)

دوسرا مضمون: اسلام اور نفاق کا تقابل۔ آیت: ۱۶ تا ۳۴

(وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ ......
...... وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾)

اس مضمون میں اسلام اور نفاق کے تقابل کا ذکر ہے۔

کفر و اسلام کے مقابلے اور جہاد کے حوالہ سے ایک اور طبقہ بھی پیدا ہوتا ہے جن کو منافقین کہتے ہیں، یہ لوگ ہر دور میں اپنی نشانیوں سے پہچانے جاسکتے ہیں:

۱۔ مجلس دین میں بے دلی (آیت: ۱۶)
۲۔ جہاد سے کراہیت (آیت: ۲۰)
۳۔ کفار سے دوستی (آیت: ۲۵)
۴۔ باطل کی تابعداری (آیت: ۲۶)
۵۔ مسلمانوں سے حسد (آیت: ۲۹)
۶۔ ایک خاص قسم کا لب ولہجہ (آیت: ۳۰)

بہر حال جہاد کے ذریعے مسلمان اور منافق کا فرق ہو جائے گا۔

تیسرا مضمون: مسلمانوں کو جان اور مال کی قربانی کا حکم۔ آیت: ۳۵ تا ختم سورت

(فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ ......
...... وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾)

آخر میں مسلمانوں کو جان و مال کی قربانی کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اگر ایسا نہ کیا تو روگردانی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی شان استغناء کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بدل کر دوسری قوم لے آئیں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْح (۴۸) (۱۱۱)

آیاتہا ۲۹ — رکوعاتہا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الفتح

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۴۸ نزولی نمبر: ۱۱۱ (سورۃ الصف کے بعد اور سورۃ المائدہ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوعات: ۴ آیات: ۲۹ کلمات: ۵۶۰ حروف: ۲۴۳۸

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی شانِ استغناء کا بیان ہوا، اس سورت میں اس کا مظاہرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

۲۔ پچھلی سورت میں قتال کا ذکر آیا، اس سورت میں اس کے نتیجے میں فتح کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی مؤمنین، منافقین اور مشرکین کے اوصاف کا ذکر تھا، اس سورت میں بھی ان کے اوصاف کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور آپ کے صحابہ کو فتحِ مبین، نصرِ عزیز، سکینہ وغیرہ انعامات ملنے کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مدح و ثناء اور ایمان والوں کے ساتھ مغفرت کے وعدے کا ذکر ہے۔

موضوع

فتح کی بشارت اور شرائط

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: فتح کی بشارت اور شرائط۔ آیت: ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: منافقین کا کردار۔ آیت: ۱۱ تا ۱۷

تیسرا مضمون: مؤمنین کا کردار۔ آیت: ۱۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: فتح کی بشارت اور شرائط۔ آیت: ۱ تا ۱۰

﴿ اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ ......

...... وَمَنۡ اَوۡفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيۡهُ اللّٰهَ فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۰﴾ ﴾

اس مضمون میں فتح کی بشارت اور شرائط کا ذکر ہے۔

① فتح کی بشارت:

اللہ تعالیٰ اہل حق کو فتح مبین نصیب فرمائیں گے۔ (آیت: ۱ تا ۸)

② فتح کی شرائط:

۱۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان (آیت: ۹) ۲۔ ان کی تعظیم و توقیر (آیت: ۹)

۳۔ ان کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت (آیت: ۱۰)

۴۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مقابلہ میں اپنے جذبات کی قربانی (آیت: ۱۰)

دوسرا مضمون: منافقین کا کردار۔ آیت: ۱۱ تا ۱۷

(سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا ......

...... وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾)

اس مضمون میں فتح کی شرائط کی روشنی میں منافقین کے کردار کا ذکر ہے۔

۱۔خطرے کے وقت مال اور اہل وعیال کا بہانہ کر کے پیچھے رہ جانا۔(آیت: ۱۱ تا ۱۴)

۲۔توقع کے وقت جانے کی اجازت مانگنا اور اجازت نہ ملنے پر مسلمانوں پر حسد کا الزام لگانا۔(آیت: ۱۵ تا ۱۷)

تیسرا مضمون: مؤمنین کا کردار۔ آیت: ۱۸ تا ختم سورت

(لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ ......

...... وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾)

اس مضمون میں فتح کی شرائط کی روشنی میں مؤمنین کے کردار کا ذکر ہے۔

۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کاملہ۔(آیت: ۱۸ تا ۲۸)

۲۔کفار کے مقابلہ میں سختی۔(آیت: ۲۹)

۳۔مسلمانوں کے ساتھ نرمی۔

۴۔نماز کی پابندی۔

۵۔اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول۔(آیت: ۲۹)

آیاتہا ۱۸ ﴿۴۹﴾ سُوْرَةُ الْحُجُرَات ﴿۱۰۶﴾ رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الحجرات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۴۹ نزولی نمبر:۱۰۶(سورۃ المجادلہ کے بعد اور سورۃ التحریم سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۲ آیات:۱۸ کلمات: ۳۴۰ حروف: ۱۴۷۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں صحابہ کرام کا ذکر ہوا، اس سورت میں اس معیاری جماعت کی تشکیل کے اصول بتائے جاتے ہیں۔

۲۔ پچھلی سورت میں فتح کی شرائط بتائی گئیں، اس سورت میں فتح کے بعد صالح معاشرے کے اصول بتائے جاتے ہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں جہاد کے ذریعے آفاق کی اصلاح کا ذکر ہے، اس سورت میں تربیت کے ذریعے افراد کی اصلاح کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات سے آگے نہ بڑھنے کا ذکر ہے، سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علیم اور بصیر ہونے کا ذکر ہے۔ گویا سورت کے آخر کے مراقبے سے اول پر عمل آسان ہو گا۔

موضوع

اصلاحِ معاشرہ کے قوانین

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اصلاح معاشرہ کے سات اُصول ۔آیت: ا تا ۱۳

دوسرا مضمون: صحیح مسلمان کی تعریف ۔آیت: ۱۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اصلاح معاشرہ کے سات اُصول ۔آیت: ا تا ۱۳

(يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ......

...... اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾)

اس مضمون میں معاشرے کی اصلاح اور جماعت کی تشکیل کے سات اُصول بیان کیے گئے ہیں:۔

۱۔ معاشرہ کا قانون شریعت ہو، اور اس کے مقابلے میں اپنی عقل اور رائے کو آگے نہ لایا جائے ۔(آیت:۱)۔

۲۔ شریعت کو بالادست مانا جائے، اور اس حوالہ سے دو طبقوں (با ادب اور بے ادب) کا ذکر (آیت: ۲تا ۵)۔

۳۔ بے ثبوت محض بے سند باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا جائے ۔ (آیت: ۶تا ۸)۔

۴۔ اختلاف کے وقت فریقین میں صلح کرائی جائے، اور نہ ماننے والے کے خلاف سب ایک ہو کر اس کو تنہا کر دیں ۔ (آیت: ۹ تا ۱۰)۔

۵۔ لڑائی کا باعث بننے والی باتوں (کسی کے ساتھ تمسخر، طعنہ زنی اور کسی کو برے نام و لقب سے

پکارنے) سے پرہیز کیا جائے۔(آیت:۱۱)۔

۶۔ لڑائی کا باعث بننے والی عادات (بد گمانی، کسی کے عیب کا تجسس اور غیبت) سے پرہیز کیا جائے۔(آیت: ۱۲)۔

۷۔ قوموں اور قبائل کی تقسیم محض تعارف کے لیے ہے، ورنہ مدارِ فضیلت تقویٰ ہے۔(آیت:۱۳)۔

دوسرا مضمون: صحیح مسلمان کی تعریف۔آیت:۱۴ تا ختم سورت

(قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا ......
...... يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾)

اس مضمون میں صحیح مسلمان کی تعریف کا بیان ہے، جو پچھلے سات اُصول سے متصف ہونے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

۱۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان کے بعد کوئی شک نہ ہو۔(آیت:۱۵)

۲۔اپنے مال اور جان کی قربانی کا جذبہ ہو۔(آیت:۱۵)

۳۔اپنی دینداری کو نہ جتلائے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھے۔(آیت:۱۶،۱۷)

۳۔اپنی دینداری سے کسی پر احسان نہ جتلائے، بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھ کر عاجزی اختیار کرے۔(آیت:۱۶،۱۷)۔

آیاتھا ۴۵ (۵۰) سُوۡرَۃُ قٓ (۳۴) رکوعاتھا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ قٓ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۰ نزولی نمبر: ۳۴ (سورۃ المرسلات کے بعد اور سورۃ البلد سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۳ آیات: ۴۵ کلمات: ۳۷۵ حروف: ۱۴۷۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں تشکیل جماعت اور اصلاحِ معاشرہ کے اصول بتائے گئے، اس سورت میں عقیدۂ آخرت کا بیان ہے جو اِن اصول کا اصل ہے۔

۲۔ پچھلی دو سورتوں میں معیاری جماعت اور اس کی تشکیل کے اصول بتائے گئے، اس سورت میں مکذبین یعنی جھٹلانے والوں کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں تقویٰ کو عزت کا معیار بتایا گیا، اس سورت میں متقین کی شان کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قرآنِ کریم کا تذکرہ ہے، اور سورت کے آخر میں بھی قرآنِ کریم کا تذکرہ ہے۔

موضوع

اثباتِ جزاء وسزا

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: جزاء اور سزا کے قانون کا انکار، اسباب و جواب۔ آیت: ۱ تا ۱۵

دوسرا مضمون: جزاء وسزا کے دن کا منظر۔ آیت: ۱۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: جزاء اور سزا کے قانون کا انکار، اسباب و جواب۔ آیت: ۱ تا ۱۵

(قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ......

...... اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥)

اس مضمون میں عقیدۂ جزاء وسزا کا بیان ہے، لیکن اس سے قبل عقیدۂ نبوت اور رسالت بیان کیا گیا ہے۔

عقیدۂ نبوت و رسالت:

مسئلہ جزاء وسزا سے پہلے مسئلہ نبوت بیان کیا گیا ہے؛ کیونکہ غیب کی باتیں مخبر صادق کی شہادت پر موقوف ہیں اور مخبر صادق تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کتاب اللہ۔ (آیت: ۱، ۲)

قانون جزاء اور سزا:

مسئلہ جزاء وسزا کے ماننے میں رکاوٹ دو شبہات ہیں:

● **ایک علم الٰہی سے متعلق:** کہ جو مخلوق مر کر مٹی میں گم ہو چکی ہے ان کا پتہ کس طرح لگے گا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علم محیط کے سامنے یہ شبہہ غلط ہے؛ کیونکہ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (آیت: ۴، ۵)

● **دوسرا قدرت الٰہی سے متعلق:** کہ فنا ہونے والی مخلوق کو دوبارہ اسی شکل پر دوبارہ کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے سامنے یہ شبہہ غلط ہے؛ کیونکہ آسمان اور زمین کی تخلیق اور پھر ان سے پانی اور نباتات کا نظام اس کی قدرتِ کاملہ کے نمونے ہیں۔ (آیت: ۶ تا ۱۰)

دوسرا مضمون: جزاء وسزا کے دن کا منظر۔ آیت: ۱۶ تا ختم سورت

(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ......

...... وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝۴۵)

اس مضمون میں میدانِ محشر کا منظر اور آخر میں دعوت کے آداب بیان کیے گئے ہیں:۔

① میدانِ محشر:

میدان محشر کا نقشہ بیان کیا گیا ہے کہ ٹھوس ثبوت پیش کیے جائیں گے، اور آخری ٹھکانے دکھا دیئے جائیں گے۔ (آیت: ۱۶ تا ۳۸)

② آدابِ دعوت:

۱۔ صبر
۲۔ رجوع الی اللہ
۳۔ اپنے منصب (مُذکِّر نہ کہ جبّار) کا خیال
۴۔ قرآن کے ذریعے لوگوں کو حق کی دعوت۔ (آیت: ۳۹ تا ختم سورت)

آیاتہا ۶۰ — (۵۱) سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت (۶۷) — رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
الذّاریات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا...

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۵۱ نزولی نمبر: ۶۷ (سورۃ الاحقاف کے بعد اور سورۃ الغاشیہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار
رکوعات: ۳ آیات: ۶۰ کلمات: ۳۶۰ حروف: ۱۲۷۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی عقیدۂ آخرت اور جزاء وسزا کا بیان ہوا، اس سورت میں بھی یہی بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کے بارے میں فرمایا: ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ... ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ۔ اس سورت میں فرمایا: اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ۔

۳۔ پچھلی سورت میں فرمایا: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ... وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ۔ اس سورت میں فرمایا: فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ۔ اور سورت کے آخر میں ہے: فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ

موضوع

اثباتِ جزاء و سزا

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: جزاء اور سزا کا قانون۔ آیت: ۱ تا ۲۳

دوسرا مضمون: دنیا میں جزاء و سزا کا قانون۔ آیت: ۲۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: جزاء اور سزا کا قانون۔ آیت: ۱ تا ۲۳

(وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۙ﴿۳﴾ ......

...... فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾)

اس مضمون میں قدرتِ الٰہی کے چند شواہد پیش کر کے جزاء و سزا کے قانون کو ثابت کیا گیا ہے۔

قدرت کی نشانیاں عیاں ہیں کہ جزاء و سزا یقینی ہے۔ عمل کے اختلاف سے جزاء کا اختلاف ہوتا ہے لہٰذا غافل اور مجرم طبقے کی جزاء جہنم اور متقی طبقے کی جزاء جنت ہے۔

دوسرا مضمون: دنیا میں جزاء و سزا کا قانون۔ آیت: ۲۴ تا ختم سورت

(هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ ......

...... فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾)

اس مضمون میں قانونِ جزاء و سزا کی کچھ دنیوی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں:۔

دنیا کے اندر جزاء اور سزا کا قانون چل رہا ہے:

۱۔حضرت ابراہیم علیہ السلام (آیت: ۲۴ تا ۳۰)

۲۔حضرت لوط علیہ السلام (آیت: ۳۱ تا ۳۷)

۳۔حضرت موسیٰ علیہ السلام (آیت: ۳۸ تا ۴۰)

۴۔قوم عاد وثمود کا تذکرہ (آیت: ۴۱ تا ۴۵)

۵۔حضرت نوح علیہ السلام (آیت: ۴۶)

یہ تمام قصے دنیا میں جزاء اور سزا کے نمونے ہیں، ہر نبی نے اپنی قوم کو توحید اور ان کی پیدائش کا مقصد سمجھایا لیکن قومیں ان کا مذاق اُڑاتی رہیں، مکافات عمل کا کچھ نمونہ اس دنیا میں پایا اور آخرت کی جزاء باقی ہے۔ (آیت: ۵۲ تا ختم سورۃ)

آیاتہا ۴۹ — # سُوْرَةُ الطُّوْر (۵۲) (۷۶) — رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الطور

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالطُّوْرِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۵۲ نزولی نمبر:۷۶ (سورۃ السجدۃ کے بعد اور سورۃ الملک سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۲ آیات:۴۹ کلمات:۳۱۲ حروف: ۱۵۰۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں جزاء واقع ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں اُس کی ایک شکل کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں آگ کے ذریعے عذاب کا ذکر تھا، اس سورت میں آگ کی مصیبتوں کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اجمالی طور پر بشارتوں کا ذکر تھا، اس سورت میں تفصیلی طور پر بشارتوں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی عذاب واقع ہونے کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں یومِ عذاب کے وعدے کا بیان ہے۔

موضوع

حق کی دعوت سے انکار کیوں؟

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قانون جزاء اور سزا یقینی ہے۔ آیت: ۱ تا ۲۸

دوسرا مضمون: حق کی دعوت سے انکار کیوں؟۔ آیت: ۲۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قانون جزاء اور سزا یقینی ہے۔ آیت: ۱ تا ۲۸

(وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ ......

...... اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾)

اس مضمون میں نظامِ کائنات کی چند مثالیں پیش کر کے قانونِ جزاء و سزا کو ثابت کیا گیا ہے۔

① یوم جزاء کا اثبات:

کائنات کا منظم نظام بتاتا ہے کہ عمل کے بدلے کا ایک دن مقرر ہے۔ (آیت: ۱ تا ۱۰)

② جزاء کا اختلاف:

جس دن مجرمین سزا اور متقین انعامات پائیں گے۔ (آیت: ۱۱ تا ۲۸)

دوسرا مضمون: حق کی دعوت سے انکار کیوں؟۔ آیت: ۲۹ تا ختم سورت

(فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ......

...... وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾)

اس مضمون میں مسلسل کچھ سوالات ہیں کہ آخر انکارِ حق کی وجہ کیا ہے؟ اور آخر میں آدابِ دعوت کا ذکر ہے:

① حق سے انکار کے اسباب کیا ہیں ؟

۱۔ کیا پیغمبر کاہن یا دیوانہ ہے کہ اس کی بات قابل اعتبار نہیں ؟ (آیت :۲۹)۔

۲۔ کیا وہ شاعر ہے کہ جس طرح قدیم زمانہ کے بہت سے شعراء گردش زمانہ سے یونہی مر مرا کر ختم ہو گئے ہیں، یہ بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے ؟ (آیت :۳۰،۳۱)۔

۳۔ کیا ان کی عقل و دانش نے یہی سکھلایا ہے کہ ایک انتہائی صادق، امین اور سچے پیغمبر کو شاعر یا کاہن یا دیوانہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جائے ؟ (آیت :۳۲)۔

۴۔ کیا وہ من گھڑت باتیں کرتا ہے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ؟ (آیت :۳۴،۳۳)۔

۵۔ کیا بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں ؟ (آیت :۳۵)۔

۶۔ کیا یہ خیال ہے کہ آسمان و زمین ان کے بنائے ہوئے ہیں؛ لہٰذا اس قلمرو میں جو چاہیں کرتے پھریں، کوئی ان کو روکنے ٹوکنے کا اختیار نہیں رکھتا؟ (آیت :۳۶،۳۵)۔

۷۔ کیا یہ خیال ہے کہ زمین و آسمان گو خدا کے بنائے ہوئے ہیں مگر اس نے اپنے خزانوں کا مالک ان کو بنا دیا ہے ؟ یا اس ملک اور خزانوں پر انہوں نے زور سے تسلط اور قبضہ حاصل کر لیا ہے، پھر ایسے صاحب تصرف و اقتدار ہو کر وہ کسی کے مطیع و منقاد کیوں بنیں ؟ (آیت :۳۷)۔

۸۔ کیا ان کی براہ راست اللہ تعالیٰ تک رسائی ہے تو کسی بشر کا اتباع کرنے کی کیا ضرورت رہی ؟ (آیت :۳۸)۔

۹۔ کیا (معاذ اللہ) خدا کو اپنے سے گھٹیا سمجھتے ہیں، جیسا کہ بیٹے اور بیٹیوں کی اس تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے، اس لیے اس کے احکام و ہدایات کے سامنے سر تسلیم جھکانا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں ؟ (آیت :۳۹)۔

۱۰۔ پیغمبر نے ان سے بھاری فیس کا مطالبہ کیا ہے جو ان کی طاقت سے باہر ہے ؟ (آیت :۴۰)۔

۱۱۔ ان کے پاس وحی آنے کا اپنا سلسلہ موجود ہے اس لیے کسی اور سلسلے کی ضرورت نہیں ؟ (آیت :۴۱

۱۲۔ کیا پھر یہ ہی ارادہ ہے کہ پیغمبر کے ساتھ داؤ پیچ کھیلیں اور مکر و فریب اور خفیہ تدبیریں گانٹھ کر حق کو مغلوب یا نیست و نابود کر دیں ؟ (آیت :۴۲)۔

۱۳۔ اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے جو تمام انتظامات کر لیتا ہے لہٰذا ان کو نہ خدا کی ضرورت نہ رسول کی ؟ (آیت :۴۳)۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ ان اسباب میں سے کوئی سبب نہیں، بلکہ کفار محض ''ضد اور عناد'' کی وجہ سے انکار کرتے ہیں۔

② آداب دعوت :

۱۔ صبر ۲۔ رجوع الی اللہ

اہل حق اِن آداب کے ساتھ اپنا مشن جاری رکھیں۔ (آیت :۴۸ تا ختم سورت)

آیاتہا ۶۲ — (۵۳) سُوْرَۃُ النَّجْمِ (۲۳) — رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ النجم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۳ نزولی نمبر: ۲۳ (سورۃ الاخلاص کے بعد اور سورۃ عبس سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۳ آیات: ۶۲ کلمات: ۳۶۰ حروف: ۱۴۵۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اہل باطل کو ہر طرح سے لاجواب کرنے کے بعد اس سورت میں حق وباطل کے درمیان موازنہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اہلِ ایمان کو ایک دوسرے کے عمل سے فائدہ پہنچنے کا ذکر تھا، اس سورت میں کفار کو فائدہ نہ پہنچنے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں منکرین کو زجر اور تنبیہ تھی، اس سورت میں اُن کی دلیل پر زجر اور تنبیہ ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں وحی اور رسالت کے اِثبات کا بیان ہے، اور سورت کے آخر میں ان اُصول کا ذکر ہے جو رسالت کے ذریعے بیان ہوتے ہیں۔

موضوع

دعوتِ حق اور باطل کا موازنہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت حق کی قطعیت اور شبہات کے جوابات۔آیت: ا تا ۱۸

دوسرا مضمون: دعوت باطل کی بے بنیادی اور کمزوری۔آیت: ۱۹ تا ۳۲

تیسرا مضمون: دعوت نبوی کے ٹھوس اور قطعی نکات۔آیت: ۳۳ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت حق کی قطعیت اور شبہات کے جوابات۔آیت: ا تا ۱۸

(وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ۚ۝۲ ......

...... مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝۱۸)

اس مضمون میں حق کی قطعیت کا بیان ہے،اور اس حوالے سے ممکنہ شبہات کے جوابات مذکور ہیں:۔

ا۔ حق کی دعوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے انسانوں کے پاس آئی ہے، انسانی دماغ اور فکر کا نتیجہ نہیں (آیت: ا تا ۴)

۲۔ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان دو واسطے ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ،اس حوالے سے چھ شبہات کے جوابات ہیں۔

ا۔ جبریل علیہ السلام وحی لیکر آئے، ممکن ہے کہ بیچ میں شیطان نے اپنا زور چلا کر وحی میں تصرف کر لیا ہو۔

جواب: جبریل علیہ السلام شدید القوی ہیں، لہذا ان کے اوپر شیطان کا تسلط نہیں چل سکتا۔(آیت:۵)

۲۔ خود جبریل علیہ السلام سے وحی میں بھول چوک ہوئی ہو۔

جواب: وہ مستحکم علم والے ہیں، اس لیے اس شبہے کی گنجائش نہیں ہے۔(آیت:۶)

۳۔ ممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی جبریل علیہ السلام کے ساتھ پہچان نہ ہو۔

جواب: حضرت محمد ﷺ کی جبریل علیہ السلام سے ملاقات بہت قریب سے ہوئی ہے، اس لیے پہچان نہ ہونے کا شبہہ غلط ہے۔(آیت:۶ تا ۱۰)

۴۔ ممکن ہے قریب سے ملاقات ہونے کے باوجود ٹھیک طرح پہچانا نہ ہو۔

جواب: دل نے حقیقت کے پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں کی۔(آیت:۱۱ تا ۱۲)

۵۔ ممکن ہے ایک دفعہ ملاقات سے پوری طرح پہچان نہ ہو سکی ہو۔
جواب: ایک دفعہ ملاقات نہیں، بلکہ دو دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔ (آیت: ۱۳تا۱۶)
۶۔ ممکن ہے کہ عجائبات دیکھ کر حضرت محمد ﷺ حیرت زدہ ہو گئے ہوں، اور ٹھیک پہچان نہ ہوئی ہو۔
جواب: نہ نگاہ ہٹی ہے اور نہ بڑھی ہے، بلکہ ٹھیک ان پر پڑی ہے۔ (آیت: ۱۷تا۱۸)
اس لیے یہ دونوں واسطے ہر اعتبار سے مستند اور یقینی ہیں، اور ہر قسم کے شبہات بے بنیاد ہیں۔

دوسرا مضمون: دعوت باطل کی بے بنیادی اور کمزوری۔ آیت: ۱۹ تا ۳۲

(اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَ الۡعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الۡاُخۡرٰی ﴿۲۰﴾ ......

...... فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ ۚ فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴿۳۲﴾)

اس مضمون میں دعوتِ باطل کی حقیقت کا بیان ہے کہ مخالفینِ وحی محض اٹکل اور گمان کے پیچھے چل رہے ہیں، ورنہ ان کے پاس اپنے موقف کی کوئی پکی دلیل نہیں ہے۔

تیسرا مضمون: دعوت نبوی کے ٹھوس اور قطعی نکات۔ آیت: ۳۳ تا ختم سورت

(اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی ﴿۳۳﴾ وَ اَعۡطٰی قَلِیۡلًا وَّ اَکۡدٰی ﴿۳۴﴾ ......

...... وَ اَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ وَ اعۡبُدُوۡا ﴿۶۲﴾)

اس حق اور یقینی دعوت کے نکات میں مبدأ، معاد اور جزائے عمل کا ذکر ہے:
۱۔ ہر ایک اپنے کیے کا جواب دہ خود ہے۔ (آیت: ۳۸)
۲۔ کوئی دوسرے کی نیکیاں لے اڑے یہ نہیں ہو سکتا۔ (آیت: ۳۹)
۳۔ ہر انسان کو اس کا کیا دھرا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (آیت: ۴۰تا۴۱)
۴۔ سب کا آخری انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ (آیت: ۴۲)
۵۔ زندگی کے مختلف حالات: خوشی و غم، موت و زندگی، مرد و عورت کی تخلیق، دوبارہ زندگی اور مالداری و تنگ دستی سب اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ (آیت: ۴۳تا۴۸)
۶۔ دنیا کی تمام الٹ پھیر اللہ ہی کے دست قدرت میں ہے، نہ کہ ستاروں میں۔ (آیت: ۴۹)
۷۔ سرکش قومیں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ (آیت: ۵۰تا۵۵)
لیکن ضدی اور عنادی طبقہ غفلت سے کام لیتا ہے، لہٰذا ضد و عناد چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

ایاتہا ۵۵ (۵۴) سُوْرَۃُ الْقَمَر (۳۷) رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

القمر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ...

۲ زمانۂ نزول

بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۵۴ نزولی نمبر: ۳۷ (سورۃ الطارق کے بعد اور سورۃ ص سے پہلے)

۴ اعداد و شمار

رکوعات: ۳ آیات: ۵۵ کلمات: ۳۴۲ حروف: ۱۴۲۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت اور اس سورت میں ناموں کی مناسبت کے ساتھ معانی میں بھی مناسبت ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں معجزۂ معراج کی طرف اشارہ ہوا، اس سورت میں معجزۂ شق القمر کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں دعوتِ حق کی قطعیت کا بیان ہوا، اس سورت میں اس کی تکذیب کے انجام بیان ہوتا ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا تذکرہ ہے، اور آخر میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

موضوع

تکذیبِ حق کا انجام

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: سامان عبرت کے باوجود لوگوں کا ضد اور عناد۔ آیت: ۱ تا ۸

دوسرا مضمون: تکذیب حق کا انجام دنیوی۔ آیت: ۹ تا ۴۵

تیسرا مضمون: تکذیب حق کا انجام اخروی۔ آیت: ۴۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: سامان عبرت کے باوجود لوگوں کا ضد اور عناد۔ آیت: ۱ تا ۸

(اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا ......

...... مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝)

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت اور عبرت کے انتظام اور لوگوں کی طرف سے اس انتظام کے ساتھ سلوک کا ذکر ہے۔

سامان عبرت یعنی زجر اور حکمت کی باتیں اور دلائل موجود ہیں ان سے عبرت لینے کے بجائے منکرین حق محض اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس کو جادو کہہ کر اعراض کر رہے ہیں، ان کے سامنے انجام آجائے گا۔

دوسرا مضمون: تکذیب حق کا انجام دنیوی۔ آیت: ۹ تا ۴۵

(كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ ......

...... اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝)

اس مضمون میں اقوام کی تاریخ بیان کی گئی ہے، جس میں ان کی تباہی کی وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور اس تاریخ کے تناظر میں آج کے کفار پر تبصرہ ہے۔

① کل کے کافر:

حضرت نوح، ہود، صالح، لوط علیہم السلام کی قومیں، قوم فرعون یہ سب اپنے عمل کا بدلہ پا چکی ہیں۔(آیت:۹ تا ۴۲)

② آج کے کافر:

آج کے کافر کیوں اس قانون سے مستثنیٰ ہو جائیں، کیا یہ لوگ اُن سے بہتر ہیں؟ یا اِن کو براءت کا پروانہ مل چکا ہے؟ یا ان کی قوت ان کو بچالے گی؟ (آیت:۴۳ تا ۴۵)

تیسرا مضمون: تکذیب حق کا انجام اخروی۔آیت:۴۶ تا ختم سورت

﴿ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ ......

...... فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ﴾

اس مضمون میں دنیوی انجام کے بعد اخروی انجام کا تذکرہ ہے۔

آخرت میں مجرمین اور متقین کا انجام سامنے آجائیگا۔

آیاتہا ۷۸ — (۵۵) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (۹۷) — رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ رحمٰن

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں الرَّحْمٰنُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۵ نزولی نمبر: ۹۷ (سورۃ الرعد کے بعد اور سورۃ الانسان سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۳ آیات: ۷۸ کلمات: ۳۵۱ حروف: ۱۳۳۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں معجزۂ شق القمر کی طرف اشارہ ہوا، اس سورت میں معجزۂ قرآن کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں صفتِ قہر کا بیان ہوا، اس سورت میں صفتِ رحم کا ذکر ہے، اس لیے وہاں آیات و نُذُر میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، یہاں نعمتوں میں غور و فکر کی دعوت ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بشارت کا اجمالاً ذکر ہوا، اس سورت میں تفصیل ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفت تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ کا ذکر ہے۔

موضوع

تکذیبِ حق خلاف العقل

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی تکذیب خلاف العقل ہے۔ آیت: ۱ تا ۲۵

دوسرا مضمون: حق کی تصدیق اور تکذیب کا انجام۔ آیت: ۲۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حق کی تکذیب خلاف العقل ہے۔ آیت: ۱ تا ۲۵

(اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ ......

...... وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾)

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کے انعامات، اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اُوپر سے نیچے تک تمام مخلوقات کا خالق و مالک اور مدبر اللہ تعالیٰ ہے، اس نے جس طرح جسمانی تربیت وہدایت کا انتظام کیا ہے، اسی طرح روحانی تربیت کیلئے قرآن کریم کی تعلیم دی ہے۔ جسمانی نظام میں اقرار اور رُوحانی میں انکار کیا خلاف العقل نہیں؟

دوسرا مضمون: حق کی تصدیق اور تکذیب کا انجام ۔ آیت: ۲۶ تا ختم سورت

(كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ ......

...... تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾)

اس مضمون میں دنیوی اور حسی انعامات کے بعد اب اخروی انعامات کا تذکرہ ہے۔

اس عالم دنیا کے فنا کے بعد ایک اور عالم ہے جس میں حق کی تصدیق اور تکذیب کا انجام سامنے آ جائے گا، مجرمین کو ان کے جرم کی سزا اور متقین کو ان کے عمل کا بدلہ مل جائے گا۔ اس انجام سے غفلت کیوں ہے؟

آیاتہا ۹۶ — سُوْرَةُ الْوَاقِعَة (۵۶) (۴۶) — رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الواقعة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۵۶ نزولی نمبر:۴۶ (سورۃ طٰہٰ کے بعد اور سورۃ الشعراء سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۳ آیات:۹۶ کلمات:۳۷۸ حروف: ۱۷۰۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں اہلِ جنت واہلِ جہنم کا تذکرہ ہوا، اس سورت میں بھی انہی کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں نعمتوں پر شکر کا مطالبہ اور تکذیب سے ممانعت کا ذکر تھا، اس سورت میں شکر کرنے والوں کی جزائے خیر اور تکذیب کرنے والوں کی جزائے شر کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں رحمتِ الٰہی کا اظہار تھا، اس سورت میں ہیبتِ الٰہی کا اظہار ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی تین قسم کے لوگوں کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی انہی تین کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت میں انسانوں کی تین قسمیں

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا وقوع اور لوگوں کی تین قسمیں۔ آیت: ۱ تا ۵۶

دوسرا مضمون: قیامت کا ثبوت قیاسی انداز میں۔ آیت: ۵۷ تا ۸۲

تیسرا مضمون: تینوں قسموں کے ساتھ سلوکِ الٰہی۔ آیت: ۸۳ تا ختمِ سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا وقوع اور لوگوں کی تین قسمیں۔ آیت: ۱ تا ۵۶

(اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳ ......

...... فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝۵۵ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۵۶)

اس مضمون میں قیامت کے واقع ہونے اور پھر قیامت کے دن لوگوں کی تین قسمیں ہونے کا ذکر ہے:

قیامت قائم ہو جائے گی اور لوگوں کی تین قسمیں بن جائیں گی: (آیت: ۱ تا ۹)

۱۔ سابقین اوّلین اور ان کا انجام۔ (آیت: ۱۰ تا ۲۶)

۲۔ اصحاب الیمین اور ان کا انجام۔ (آیت: ۲۷ تا ۴۰)

۳۔ اصحاب الشمال اور ان کا انجام۔ (آیت: ۴۱ تا ۵۶)

دوسرا مضمون: قیامت کا ثبوت قیاسی انداز میں۔آیت: ۵۷ تا ۸۲

﴿ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ......

...... وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ ﴾

اس مضمون میں قیامت کے ثبوت کے لیے چار شواہد پیش کیے گئے ہیں:

۱۔منی کے قطرہ سے انسان کی پیدائش۔(آیت:۵۸ تا ۶۲)

۲۔تخم سے لہلہاتی کھیتی کی پیدائش۔(آیت: ۶۳ تا ۶۷)

۳۔بادلوں سے پانی کی پیدائش۔(آیت: ۶۸ تا ۷۰)

۴۔درخت سے آگ کی پیدائش۔(آیت: ۷۱، ۷۲)

ان تمام امور میں انسانی قدرت کا کوئی دخل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے تو قیامت اور دوبارہ پیدائش سے اللہ تعالیٰ کیوں عاجز ہو گئے ؟

جس طرح اس نے جسمانی تربیت کا انتظام کیا تو روحانی تربیت کیلئے قرآن کریم اُتارا ہے۔(آیت: ۷۵، ۸۲)

تیسرا مضمون: تینوں قسموں کے ساتھ سلوکِ الٰہی۔آیت: ۸۳ تا ختمِ سورت

﴿ فَلَوْ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ ......

...... اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ﴾

اس مضمون میں دوبارہ اس مضمون کو دہرایا جارہا ہے جو سورت کے شروع میں آیا تھا۔

۱۔موت سے آخرت کی منزل شروع ہوجائے گی۔(آیت: ۸۳ تا ۸۷)

اورلوگ اپنے آخری انجام کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔مقربین اوراصحاب الیمین نعمتوں کے مستحق ہوں گے جبکہ ۲۔گمراہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔(آیت: ۸۸ تا ختم سورۃ)

ایاتہا ۲۹ (۵۷) سُوْرَةُ الحَدِيْد (۹۴) رکوعاتہا ۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الحدید

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مدنی ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۷ نزولی نمبر: ۹۴ (سورۃ الزلزال کے بعد اور سورۃ محمد سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۴ آیات: ۲۹ کلمات: ۵۴۴ حروف: ۲۴۷۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے اختتام پر تسبیح کا حکم آیا، اس سورت میں آغاز تسبیح سے ہے۔

۲۔ پچھلی سورتوں میں قیامت کا تذکرہ آیا، اس سورت میں دنیا کے زوال و فنا کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورتوں میں زیادہ تر عقیدے اور نظریے کا بیان ہوا، اس سورت میں عمل یعنی انفاق اور جہاد کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ثنا کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ہونے کا ذکر ہے۔

موضوع

غلبہ کے حصول کا طریقہ

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حصول غلبہ کا پہلا سبب: فنافی اللہ تعالیٰ کا جذبہ۔ آیت: ۱ تا ۶

دوسرا مضمون: حصول غلبہ کا دوسرا سبب: انفاق فی سبیل اللہ تعالیٰ۔ آیت: ۷ تا ۲۴

تیسرا مضمون: دو قسم کے لوگ اور ہر ایک کی اصلاح کے الگ ذرائع۔ آیت ۲۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حصول غلبہ کا پہلا سبب: فنافی اللہ کا جذبہ۔ آیت: ۱ تا ۶

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① ......

...... وَهُوَ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥)

اس مضمون میں غلبے کے پہلے سبب: فنافی اللہ کے جذبے کا ذکر ہے:۔

تمام صفات کمال کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ کامیابی، عزت اور سرفرازی پانے کیلئے اس کی تابعداری، اس کے نام پر جان کی قربانی اور فنافی اللہ کا جذبہ رکھنا ضروری ہے۔

دوسرا مضمون: حصول غلبہ کا دوسرا سبب: انفاق فی سبیل اللہ۔ آیت: ۷ تا ۲۴

(اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ......

...... وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ㉔)

اس مضمون میں غلبے کے دوسرے سبب: انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر ہے۔

۱۔ یہ مال پہلے تمہارے پاس نہیں تھا بلکہ تم کو اس میں جانشین بنایا گیا ہے۔(آیت:۷)

۲۔ آئندہ بھی یہ تمہارے پاس نہیں رہے گا بلکہ ہوتے ہوتے آخر زمین و آسمان کی میراث اللہ تعالیٰ کے پاس رہ جائے گی، تو کیوں نہ اس مختصر عرصے میں اس کو کامیابی اور درجات کا سبب بنالیا جائے۔(آیت:۱۰)

۳۔ انفاق گویا اللہ تعالیٰ کو قرض دینا ہے، اس کا بدلہ دنیا میں ترقی اور آخرت میں نور نصیب ہوگا۔(آیت:۱۱ تا۱۹)

۴۔ دنیا کی زندگی کے مختلف مراحل کھیل، تماشا ایک دوسرے پر فخر میں مقابلہ، زیادہ سمیٹنے میں مقابلہ اور اس میں زندگی کی شام ہو جاتی ہے لہٰذا غفلت میں پڑنے کے بجائے اس مال سے اپنی آخرت کا انتظام کرو۔(آیت:۲۰،۲۱)

۵۔ مال مصائب سے بچنے کا ذریعہ نہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا ہے وہ پہنچ کر رہتا ہے۔(آیت:۲۲ تا ۲۴)

تیسرا مضمون: دو قسم کے لوگ اور ہر ایک کی اصلاح کے الگ ذرائع۔آیت ۲۵ تا ختم سورۃ

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ ......

...... وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ ﴾

اس مضمون میں غلبے کے دونوں اسباب کے بیان کے بعد اصلاح کے ذرائع بیان ہو رہے ہیں:۔

انصاف پسند لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے کتاب اور ضدی لوگوں کیلئے لوہا اُتارا ہے، ہر مرض کی اپنی دواء اور ہر مرض کا اپنا علاج ہوتا ہے۔

آیاتھا ۲۲ (۵۸) سُوْرَةُ الْمُجَادلَة (۱۰۵) رکوعاتھا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ قد سمع، ظہار

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۸ نزولی نمبر: ۱۰۵ (سورۃ المنافقون کے بعد اور سورۃ الحجرات سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۳ آیات: ۲۲ کلمات: ۴۷۳ حروف: ۱۷۹۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں انفاق اور جہاد کا ذکر ہوا، اس سورت میں تنظیم جماعت کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے اختتام پر ایمان باللہ والرسول کے نتیجے میں نور اور فضل کا وعدہ ہوا، اس سورت میں احکام کے ذریعے اس نور اور فضل کا اظہار ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اہلِ کتاب کی مشابہت سے منع کیا گیا، اس سورت میں مشرکین اور منافقین کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اہلِ حق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم اور کرم کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی اہلِ حق کو حزب اللہ کہہ کر اُن پر انعامات کا ذکر ہے۔

موضوع

جماعت کی تنظیم

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: جماعت کے فرائض اور دائرۂ اختیار۔ آیت: ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: امیر اور شوریٰ کے انتخاب کا معیار۔ آیت: ۱۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: جماعت کے فرائض اور دائرۂ اختیار۔ آیت: ۱ تا ۱۰

﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ ......

...... وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ ﴾

اس مضمون میں جماعت کی تنظیم کے حوالے سے دو باتوں کا ذکر ہے:

۱۔ جماعت کے فرائض ۲۔ جماعت کا دائرۂ کار۔

(۱) جماعت کے فرائض:

۱۔ ذمہ دار اور ارباب حل و عقد مسائل سننے کیلئے ایک جگہ بیٹھیں۔ (آیت: ۱ تا ۴)

۲۔ جماعت کے افراد کے ذمے ہے کہ احکام الٰہی کی مخالفت سے بچیں۔ (آیت: ۵، ۶)

۳۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر کا عقیدہ رکھیں۔ (آیت: ۷)

(۲) دائرۂ اختیار:

جماعت نیک مقاصد کیلئے مشورے کرے، غلط مقاصد کیلئے مشورے کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ (آیت: ۸ تا ۱۰)

دوسرا مضمون: امیر اور شوریٰ کے انتخاب کا معیار۔ آیت: ۱۱ تا ختم سورۃ

(یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا ......
...... اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾)

اس مضمون میں جماعت کی تنظیم کے حوالے سے امیر اور شوریٰ کا ذکر ہے۔

① امیر کا انتخاب:

امیر کا انتخاب علم کی بنیاد پر ہونا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ اور رسول کے احکامات کے مطابق اس کی اطاعت ضروری ہے۔ (آیت: ۱۱)

② شوریٰ کا انتخاب:

۱۔ نا اہل افراد: دشمنان اسلام سے دوستی رکھنے والے شوریٰ میں داخل نہیں ہوسکتے، جو جھوٹی قسموں کے ذریعے جماعت کو اعتماد میں لینے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو اسلام سے کچھ غرض نہیں بلکہ اپنے مفادات مطلوب ہیں۔
(آیت: ۱۳ تا ۲۱)

۲۔ اہل افراد: وہ ایمان والے لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں کسی چیز کو نہیں لاتے، یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور فلاح کو پہنچنے والے ہیں اور یہی شوریٰ کے اہل لوگ ہیں۔
(ختم سورت)

سُورَةُ الحَشر (۵۹) (۱۰۱)

آیاتہا ۲۴ — رکوعاتہا ۳

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الحشر، النصر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں لِاَوَّلِ الْحَشْرِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۵۹ نزولی نمبر: ۱۰۱ (سورۃ البینہ کے بعد اور سورۃ النصر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۳ آیات: ۲۴ کلمات: ۴۴۵ حروف: ۱۹۱۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں تنظیمِ جماعت کے اصول بیان ہوئے، اس سورت میں عروج و زوال کے اسباب و اصول کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کا بیان ہوا، اس سورت میں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مخالفینِ حق کو زجر اور تنبیہ ہوئی۔ اس سورت میں دنیوی عذاب کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہے۔

موضوع

عروج وزوال کے اسباب

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عروج کے اسباب۔ آیت: ۱تا۱۰

دوسرا مضمون: زوال کے اسباب۔ آیت: ۱۱تا۱۷

تیسرا مضمون: بقائے عروج کے اسباب۔ آیت: ۱۸تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عروج کے اسباب۔ آیت: ۱تا۱۰

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ......

...... وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝)

کسی قوم کے عروج کے اسباب یہ ہوتے ہیں:

۱۔اللہ تعالی کی رضا کا حصول زندگی کا مقصد ہو۔ (آیت: ۱تا۴)

۲۔رسول اللہ ﷺ کی اتباع زندگی کا منہج ہو۔ (آیت: ۵)

۳۔مال اور وسائل کی تقسیم میں حقداروں کا لحاظ ہو، اور اس سلسلے میں بنیاد اللہ اور رسول کا فیصلہ ہو۔ (آیت: ۷)

۴۔دین کے لیے ہجرت اور نصرت ترجیح کا سبب ہو۔ (آیت: ۸تا۹)

۵۔اپنے سلف کے اوپر اعتماد ہو۔ (آیت: ۱۰)

دوسرا مضمون: زوال کے اسباب۔ آیت: ۱۱ تا ۱۷

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ......

...... اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۷)

اس مضمون میں زوال کے اسباب کا ذکر ہے:۔

جس قوم میں منافقین کا طبقہ پیدا ہو جائے جو:

۱۔ بظاہر اپنی قوم میں رہیں، اور در پردہ دشمن سے ساز باز رکھیں

۲۔ بجائے اپنی قوم کے دشمن کی خیر خواہی کریں۔

ایسی قوم کو زوال آتا ہے۔

تیسرا مضمون: بقائے عروج کے اسباب۔ آیت: ۱۸ تا ختم سورت

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ ......

...... يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۴)

عروج کے بقا کے اسباب یہ ہیں:

۱۔ اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مندی اور نتائج اعمال سے خبر داری (آیت: ۱۸ تا ۲۰)

۲۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زندگی (آیت: ۲۱)

۳۔ قرآن سے استفادے کے لیے اللہ کی صفات پر صحیح ایمان۔ (آیت: ۲۲ تا ختم سورت)

ایاتہا ۱۳ — (۶۰) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة (۹۱) — رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — المودۃ، الامتحان

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ... يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۶۰ نزولی نمبر: ۹۱ (سورۃ الاحزاب کے بعد اور سورۃ النساء سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوعات: ۲ آیات: ۱۳ کلمات: ۳۴۰ حروف: ۱۵۱۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں زوال کے اسباب میں کفار کے ساتھ دوستی اور تعلقات کا ذکر اجمالاً ہوا، اس سورت میں اس کی تفصیل ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں مؤمنین کی اقسام کا ذکر تھا، اس سورت میں کفار کی اقسام کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں کفار سے دنیوی مفاد کی وجہ سے تعلقات کی مذمت کا ذکر ہوا، اس سورت میں اُن مفادات کے فائدہ مند نہ ہونے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی کفار کے ساتھ حمایت اور دوستی کے تعلق سے منع کیا گیا، اور سورت کے آخر میں بھی۔

موضوع

کفار سے تعلقات کے احکام

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار سے تعلقات کے احکام۔آیت: ۱ تا ۹

دوسرا مضمون: نو مسلموں سے سلوک۔آیت: ۱۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: کفار سے تعلقات کے احکام۔آیت: ۱ تا ۹

(یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ ......

...... وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹)

اس مضمون میں کفار سے تعلقات کے حوالے سے حمایت اور دوستی کی ممانعت، اور اس کے قطعی اسباب کا ذکر ہے۔ اس کے مقابلے میں حمایت اور دوستی کرنے کے موہوم اسباب کا بھی ذکر ہے۔ اس کے بعد تعلقات کے حوالے سے ایک نمونے کا ذکر ہے۔ اور آخر میں تعلقات کے حوالے سے کفار کی قسمیں اور ہر ایک کے حکم کا ذکر ہے۔

(۱) کفار کی حمایت اور دوستی کی ممانعت اور اس کے اسباب:

۱۔ اللہ تعالیٰ سے دشمنی	۲۔ رسول اللہ سے دشمنی
۳۔ کتاب اللہ سے دشمنی	۴۔ مسلمانوں سے دشمنی (آیت: ۱، ۲)

حمایت اور ممانعت کے یہ چار اسباب قطعی ہیں اور حمایت اور دوستی کے اسباب مال و اولاد کا موہوم غرض ہے۔

(آیت: ۳)

② حمایت اور دوستی ختم کرنے کا نمونہ:

اس کا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں قوم اور ان کے معبودان باطلہ سے واضح طور پر براءت کا اعلان کیا۔ (آیت: ۴ تا ۷)

③ کفار کی قسمیں:

تعلقات کے حوالہ سے کفار کی قسمیں ہیں، جو شریر اور مفسد ہیں ان کے ساتھ موالات اور ان کی حمایت ناجائز، اور جو شرارت اور فساد کے مرتکب نہیں ان کے ساتھ دوستی کا برتاؤ جائز ہے۔ (آیت: ۷ تا ۹)

دوسرا مضمون: نومسلموں سے سلوک۔ آیت: ۱۰ تا ختم سورت

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ......

...... قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾)

اس مضمون میں نومسلموں کے ساتھ سلوک اور انداز کا ذکر ہے۔

جو اسلام میں نئے داخل ہوتے ہیں ان سے تعلق کے دو مرحلے ہیں:

۱۔ اعتماد: ان کا امتحان لیکر اعتماد حاصل کیا جائے۔ (آیت: ۱۰، ۱۱)

۲۔ تربیت: اسلامی احکامات کا عہد لیکر اسلام میں داخل کیا جائے اور اس کے مطابق ان کی تربیت کی جائے۔ (آیت: ۱۲)

آیاتہا ۱۴ (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفّ (۱۰۹) رکوعاتہا ۲

سُوْرَةُ الصَّفّ

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الصف، الحواریون، عیسیٰ بن مریم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا... كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۶۱ نزولی نمبر:۱۰۹(سورۃ التغابن کے بعد اور سورۃ الفتح سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۲ آیات:۱۴ کلمات:۲۲۱ حروف: ۹۰۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حربی اور غیر حربی کفار کا فرق بیان ہوا، اس سورت میں حربی کفار کے ساتھ جہاد اور قتال کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں مؤمنین کو کفار کی حمایت کے ذریعے پیغمبر کو اذیت دینے سے منع کیا۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دینے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مؤمنین کا آپ علیہ السلام کی حمایت میں کھڑے ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواریون کو مدد کے لیے پکارنے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں صف باندھ کر جہاد کرنے کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے مددگار بن کر کھڑے ہونے کا حکم ہے۔

موضوع

جوان طبقے کے فرائض

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: ذمہ داری کی ادائیگی۔ آیت: ۱ تا ۹

دوسرا مضمون: ذمہ داری کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کا انعام۔ آیت: ۱۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: ذمہ داری کی ادائیگی۔ آیت: ۱ تا ۹

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ......

...... بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۞)

اس مضمون میں اسلام کے لیے سر فروش اور جوان طبقے کے حوالے سے ذمہ داری ادا کرنے والے، نہ کرنے والے اور ذمہ داری کے میدان کا ذکر ہے:۔

① ذمہ داری ادا کرنے والے:

سر فروش لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو صف باندھ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھڑے ہوتے ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۴)

② ذمہ داری ادا نہ کرنے والے:

عمل میں کوتاہی سے انسان میں منافقین کی لاف زنی، یہود و نصاریٰ کی کج روی اور تکذیب رسل جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ (آیت: ۲، ۳، ۵ تا ۷)

③ ذمہ داری کا میدان:

سرفروشی کا میدان ان لوگوں کی سرکوبی ہے جو اپنی پھونکوں اور سازشوں سے نورالٰہی کو بجھانا اور اس دین حق کا خاتمہ چاہتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر کو بھیجا ہے۔ (آیت: ۸،۹)

دوسرا مضمون: ذمہ داری کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کا انعام۔ آیت: ۱۰ تا ختم سورۃ

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ ......

...... فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۞)

اس مضمون میں سر فروش طبقہ جب اپنی ذمہ داری پوری کرے تو ان کو کیا انعام ملے گا؟

اس فرض کی ادائیگی کے نتیجہ میں آخرت میں عذاب سے نجات، گناہوں کی بخشش اور جنت کی نعمتوں سے سرفرازی ہے اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت اور فتح ہے۔

آیاتہا ۱۱ (۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَة (۱۱۰) رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ جمعہ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۶۲ نزولی نمبر:۱۱۰ (سورۃ التحریم کے بعد اور سورۃ التغابن سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۲ آیات:۱۱ کلمات:۱۸۰ حروف: ۷۲۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں کامیابی کے حوالے سے جوان طبقے کی ذمہ داری کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں اہلِ علم طبقے کی ذمہ داری کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں حواریین کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہنے کا ذکر ہے، اس سورت میں مسلمانوں کو اذانِ جمعہ کے بعد لبیک کہنے کا حکم ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حواریین پر اللہ تعالیٰ کے انعام کا ذکر تھا، اس سورت میں امتِ مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کے انعام کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفت خیر الرازقین کا ذکر ہے۔

موضوع

اہلِ علم طبقے کے فرائض

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اساتذہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۱ تا ۸

دوسرا مضمون: طلبہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اساتذہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۱ تا ۸

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

...... عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

سورت میں اہلِ علم طبقے کی ذمہ داریوں کا ذکر ہے۔ اس حوالے سے دو حصے بنتے ہیں: ایک اساتذہ اور دوسرے طلبہ۔ پہلے مضمون میں اساتذہ کے حوالے سے بات ہے۔

① ذمہ داری ادا کرنے والے:

کتاب اللہ اور سنت رسول کے الفاظ، معانی و مطالب کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ مقاصد نبوت سے ہیں اور انہی مقاصد میں علماء کرام نبی کے وارث ہیں۔ (آیت: ۱ تا ۴)

② ذمہ ادا نہ کرنے والے:

جو اپنی ذمہ داری ادا نہ کرے اس کی مثال اس گدھے کی ہے جو صرف کتابوں کا بوجھ اٹھائے چلتا ہے، باقی ان کتابوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں۔ (آیت: ۵ تا ۸)

دوسرا مضمون: طلبہ کی ذمہ داری۔ آیت: ۹ تا ختم سورت

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا ......

...... قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪)

اس مضمون میں طلبہ کے حوالے سے بات ہے۔

تعلیم کا وقت نماز جمعہ ہے، خطبہ جمعہ میں لوگوں کو تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا جائے، سیکھنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وقت پر آئیں، باقی مصروفیات چھوڑ دیں اور پوری توجہ سے بات کو سنیں۔

ایاتھا ۱۱ ﴿۶۳﴾ سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن ﴿۱۰۴﴾ رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ المنافقون

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۶۳ نزولی نمبر: ۱۰۴ (سورۃ الحج کے بعد اور سورۃ المجادلہ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۲ آیات: ۱۱ کلمات: ۱۸۰ حروف: ۷۷۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اہلِ علم طبقے کا ذکر ہوا، اس سورت میں اہلِ ثروت طبقے کے فرائض کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی موت کے ذریعے تذکیر ہے، اور اس سورت میں بھی۔

۳۔ پچھلی سورت میں اہلِ کتاب کے کردار کا ذکر تھا، اس سورت میں منافقین کے کردار کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں منافقین اور ان کے کردار کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اُن باتوں کا ذکر ہے جن کے ذریعے اہلِ ایمان نفاق سے بچ سکتے ہیں۔

موضوع

اہلِ دولت طبقے کے فرائض

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: منافق مالدار کا کردار۔ آیت: ۱ تا ۸

دوسرا مضمون: مؤمن مالدار کا کردار۔ آیت: ۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: منافق مالدار کا کردار۔ آیت: ۱ تا ۸

(اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ......

...... وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸)

اسلام کے حوالے سے اہلِ ثروت اور مالدار طبقے کا ذکر ہے۔ یہاں بھی دو حصے ہیں: ایک منافق مالدار اور دوسرا مؤمن مالدار۔ پہلے مضمون میں منافق مالدار کا ذکر ہے۔

۱۔ منافق مالدار کا کردار یہ ہے کہ وہ محض نمائشی اسلام کا اظہار کرتا ہے۔ (آیت: ۱ تا ۳)

۲۔ اصلاحی تعلیمات کو اپنے اوپر اعتراض تصور کرتا ہے۔ (آیت: ۴)

۳۔ غرور اور اکڑ میں مبتلا ہوتا ہے۔ (آیت: ۵)

۴۔ اپنے ہم خیال لوگوں کو انفاق فی سبیل اللہ سے روکتا ہے تا کہ حق والوں کا خاتمہ ہو جائے حالانکہ یہ سب کچھ خام خیالی اور غلط فہمی ہے۔ (آیت: ۷)

۵۔ دین والوں کو مال کی کمی کی بنیاد پر حقیر کہتا ہے۔ (آیت: ۸)

دوسرا مضمون: مؤمن مالدار کا کردار۔ آیت: ۹ تا ختم سورت

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ......

...... وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾)

اس مضمون میں مؤمن مالدار کا ذکر ہے۔

مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ موت کے وقت حسرت کرنا نہ پڑے اور مال واولاد کی محبت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے۔

آیاتہا ۱۸ — رکوعاتہا ۲

سُوْرَۃُ التَّغَابُن (۶۴) (۱۰۸)

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ تغابن

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۶۴ نزولی نمبر: ۱۰۸ (سورۃ الجمعہ کے بعد اور سورۃ الصف سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۲ آیات: ۱۸ کلمات: ۲۴۱ حروف: ۱۰۷۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں نفاق اور منافقین کا تذکرہ ہوا، اس سورت میں کفار کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی فتنۃ المال والاولاد کا تذکرہ ہے، اور اس سورت میں بھی۔

۳۔ پچھلی سورت میں دو قسم کے لوگ: مؤمنین اور منافقین کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی یہ ذکر ہے: هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی۔

موضوع

اصولِ دین کی تعلیم

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: چار اصول۔ آیت: ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: اتباع حق کے راستے میں رکاوٹیں اور ان کا علاج۔ آیت: ۱۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: چار اصول۔ آیت: ۱ تا ۱۰

(يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ......

...... وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑩)

اس مضمون میں ایمان اور حق کے چار اصول کا ذکر ہے۔

ایمان کے چار اصول:

۱۔ توحید پر ایمان (آیت: ۱ تا ۴)

۲۔ رسالت پر ایمان (آیت: ۵ تا ۶)

۳۔ کتاب پر ایمان (آیت: ۸)

۴۔ قیامت پر ایمان (آیت: ۷ تا ۱۰)

کائنات کا نظام اور انسانیت کی تاریخ گواہ ہیں کہ اسی پر کامیابی کا دارومدار ہے۔

دوسرا مضمون: اتباع حق کے راستے میں رکاوٹیں اور ان کا علاج۔ آیت: ۱۱ تا ختم سورۃ

(مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ ......

...... وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾)

اس مضمون میں حق کی اتباع میں رکاوٹوں اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔

۱۔اولاد و خاندان اور مال، اتباع کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔(آیت: ۱۴،۱۵)

۲۔آزمائش کے مقابلے میں تقویٰ کے ساتھ اس امتحان میں کامیابی حاصل کرو۔(آیت: ۱۶ تا ختم سورت)

آیاتہا ۱۲

سُوْرَةُ الطَّلَاق (۶۵) (۹۹)

رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الطلاق،النساء،القصریٰ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر:۶۵ نزولی نمبر:۹۹(سورۃ الانسان کے بعداور سورۃ البینہ سے پہلے)

۴ اعدادوشمار — رکوعات:۲ آیات:۱۲ کلمات:۲۴۰ حروف: ۱۰۶۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں مال واولاد کو فتنہ و آزمائش کہا گیا،اس سورت میں بیوی کے ساتھ تعلقات اور اُن کے حقوق کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی تقویٰ کا حکم تھا،اس سورت میں بھی بار بار تقویٰ کے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں بخل کی مذمت کا ذکر تھا، اس سورت میں اپنے اہل وعیال پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرنے کا حکم ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں کچھ احکامات کا ذکر ہے۔ اور سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت کا ذکر ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے کمالِ علم اور کمالِ قدرت والے معبود کے احکامات کی اطاعت کرنا لازم ہے۔

موضوع

حقوق العباد کی تعلیم

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: حقوق النساء۔ آیت: ۱ تا ۷

دوسرا مضمون: سرکشی کا انجام۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: حقوق النساء۔ آیت: ۱ تا ۷

(يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ......

...... لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝)

اس مضمون میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے چار احکام، بار بار تقویٰ کا حکم اور اس کے پانچ فوائد کا ذکر ہے:۔

① چار احکام

۱۔طلاق: وقت پر طلاق دی جائے یعنی بے وقت طلاق دے کر عدت کی مدت لمبی نہ کرائی جائے۔(آیت:۱)

۲۔رجوع: عدت سے پہلے رجوع کرنے یا چھوڑنے، دونوں صورتوں میں انصاف ضروری ہے۔(آیت:۲)

۳۔عدت: (اگر ماہواری کا خون آتا ہے تو تین ماہواریاں ہیں) اگر ماہواری کا خون نہیں آتا تو عدت تین مہینے ہے اور حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہے۔(آیت:۴)

۴۔خرچہ اور رہائش: عدت کے دوران بیوی کو خرچہ اور رہائش شوہر کی طاقت کے مطابق فراہم کیا جائے۔(آیت:۶،۷)

② تقویٰ کے پانچ فوائد:

۱۔مشکل سے نکلنے کا راستہ (آیت:۲)۔ ۲۔غیبی رزق کا انتظام (آیت:۳)۔

٣۔ مشکل میں آسانی (آیت:۴)۔ ۴۔ گناہوں کی معافی (آیت:۵)۔

۵۔ اجر میں اضافہ (آیت:۵)۔

دوسرا مضمون: سرکشی کا انجام۔ آیت:۸ تا ختم سورت

﴿ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا ......

...... اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ ﴾

اس مضمون میں احکامِ الٰہی سے سرکشی کا انجام اور اس انجام سے بچنے کے طریقے کا ذکر ہے۔

۱۔ احکامِ الٰہی سے سرکشی کرنے والے عذاب کا نشانہ بنے۔ (آیت:۸،۹)

۲۔ اتباعِ حق کے ذریعے ان غلطیوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (آیت:۱۰ تا ختم سورت)

ركوعاتها ۲ | (۶۶) سُوْرَةُ التَّحْرِيْم (۱۰۷) | اٰياتها ۱۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ التحریم،النبی،لم تحرم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۶۶ نزولی نمبر:۱۰۷(سورۃ الحجرات کے بعد اور سورۃ الجمعہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۲ آیات:۱۲ کلمات:۲۴۰ حروف:۱۰۶۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حقوق العباد کا تذکرہ ہوا،اس سورت میں حقوق اللہ کا بیان ہے،گویا اعتدال کی راہ اختیار کرنا چاہیے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی اور اس سورت میں بھی خواتین سے متعلق خطاب ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مسلمانوں کی ازواج کے بارے میں بات تھی،اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کا ذکر ہے،اور سورت کے آخر میں فرعون کی بیوی اور حضرتِ مریم کا ذکر ہے۔

موضوع

حقوق اللہ کی تعلیم

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: خالق اور مخلوق سے تعلق۔ آیت: ۱ تا ۷

دوسرا مضمون: کامیابی کا مدار تعلق مع اللہ۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: خالق اور مخلوق سے تعلق۔ آیت: ۱ تا ۷

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ ......

...... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷﴾)

اس مضمون میں حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اعتدال کے حوالے سے احکام کا ذکر ہے۔

۱۔ حقوق العباد کے نام پر حقوق اللہ میں کوتاہی اور احکام الٰہی میں تبدیلی سے پرہیز کرو۔ (آیت: ۱ تا ۴)

۲۔ اگر بندے احکام الٰہی میں تبدیلی کا سبب بنیں تو ان پر محنت کر کے ان کو بھی حقوق اللہ میں کوتاہی سے بچایا جائے۔ ورنہ ان سے تعلق توڑ دیا جائے۔ (آیت: ۵ تا ۷)

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ ......

...... وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲)

اس مضمون میں تعلقات کے حوالے سے اصولی منہج کا ذکر ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق ہی کامیابی کی بنیاد ہے۔ (آیت: ۸)

۲۔ تعلق مع اللہ کے بغیر صرف خاندانی تعلقات اور رشتے فائدہ نہیں دے سکتے، حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں اور فرعون کی بیوی اس کی مثال ہیں، کہ اوّل دونوں کو اپنے کفر کی وجہ سے انبیاء کی زوجیت سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور تیسری کو اپنے ایمان کی وجہ سے فرعون کی زوجیت سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ (آیت: ۱۰ تا ختم سورت)

سُوْرَةُ الْمُلْك (۶۷) (۷۷)

آیاتہا ۳۰ — رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الملك، المبالغة، الواقعة، المنجية

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۶۷ نزولی نمبر: ۷۷ (سورۃ الطور کے بعد اور سورۃ الحاقہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۲ آیات: ۳۰ کلمات: ۳۳۰ حروف: ۱۳۱۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حقوق اللہ کا بیان ہوا، اس سورت میں حقوق اللہ میں سب سے بڑے حق توحید کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت کے اختتام پر دو مثالوں سے یہ بات واضح ہوئی کہ نجات میں اصل بنیاد ایمان ہے، رشتہ داری نہیں۔ اس سورت میں اسی فرق کے سبب یعنی توحید کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں حقوق اللہ میں سے رسالت کے حقوق کا ذکر تھا، اس سورت میں توحید کے حقوق کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی۔

موضوع

تشریح مسئلہ توحید

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: معبود برحق اللہ جل جلالہ کی قدرت اور اس کے مظاہر۔ آیت: ۱ تا ۱۹

دوسرا مضمون: معبودان باطلہ کی عاجزی۔ آیت: ۲۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: معبود برحق اللہ جل جلالہ کی قدرت اور اس کے مظاہر۔ آیت: ۱ تا ۱۹

(تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿۱﴾ ......

...... مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ٘ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾)

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کے معبودِ برحق ہونے پر دلائل، وفاداری کا صلہ اور بغاوت کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

اللہ جل جلالہ ان صفات کا مالک ہے:

۱۔ کائنات کا بادشاہ۔ (آیت: ۱) ۲۔ موت و حیات کا خالق۔ (آیت: ۲)

۳۔ آسمانوں کا خالق۔ (آیت: ۳ تا ۵) ۴۔ زمین کو مسخر کرنے والا۔ (آیت: ۱۵)

۵۔ آسمان و زمین اور بیچ کے خلا پر راج کرنے والا۔ (آیت: ۱۶ تا ۱۹)

اللہ تعالیٰ سے بغاوت کرنے والا قید خانہ اور اس میں سزا کا مستحق ہے۔ (آیت: ۶ تا ۱۱)

اور اس کا وفادار مغفرت اور اجر کا مستحق ہے۔ (آیت: ۱۲)

دوسرا مضمون: معبودان باطلہ کی عاجزی۔ آیت: ۲۰ تا ختم سورت

(اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ ......

...... قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝۳۰)

اس مضمون میں معبودانِ باطلہ کے بطلان پر دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ جل جلالہ کے مقابلے میں کون ہے جو اس کے فیصلے اور نظام کے خلاف کوئی کام کر سکے؟ پھر کیوں قدرت والے معبودِ حقیقی کو چھوڑ کر عاجز اور معبودان باطلہ کو مان لیا جائے؟

آیاتہا ۵۲ (۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَم (۲) رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ	القلم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ...

۲ زمانۂ نزول	بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب	مصحفی نمبر: ۶۸	نزولی نمبر: ۲ (سورۃ العلق کے بعد اور سورۃ المزمل سے پہلے)

۴ اعداد و شمار	رکوعات: ۲	آیات: ۵۲	کلمات: ۳۰۰	حروف: ۱۲۵۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی معاندین سے لاجواب کرنے والے سوالات کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی اہلِ جہنم کا آپس میں ملامتی گفتگو کا ذکر تھا، اور اس سورت میں بھی۔

۳۔ پچھلی سورت میں توحید کا اور اس سورت میں رسالت کا تذکرہ ہے، گویا وہاں کلمے کا پہلا جزو اور یہاں کلمے کا دوسرا جزو ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ اور سورت کے آخر میں وَإِنْ يَكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهُ لَمَجْنُوْنٌ کا ذکر ہے۔

موضوع

تشریح مسئلہ رسالت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول کا مقام اور کردار۔ آیت: ۱ تا ۴

دوسرا مضمون: مخالفین کا کردار اور انجام۔ آیت: ۵ تا ۳۶

تیسرا مضمون: انکار رسالت کیوں؟۔ آیت: ۳۷ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول کا مقام اور کردار۔ آیت: ۱ تا ۴

(نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ ......

...... وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾)

اس مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے مقام اور مرتبے کا بیان ہے۔

رسول کا مقام و کردار بہت اونچا ہے جس پر نہ ختم ہونے والا اجر ہے، قلمی ذخیرہ گواہ ہے کہ تاریخ نے کس کو محفوظ رکھا اور کس کو بھلایا؟ (آیت: ۱ تا ۵)

دوسرا مضمون: مخالفین کا کردار اور انجام۔ آیت: ۵ تا ۳۶

(فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَیِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ ......

...... اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿ؕ۳۵﴾ مَا لَكُمْ ٝ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۚ﴿۳۶﴾)

اس مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے مخالفین اور متبعین کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

۱۔رسول کے مخالفین بدکرداری کے مالک، مال وجاہ کے نشے میں مست، حق کو جھٹلانے والے ہوتے ہیں جو آخر اپنے انجام بد سے دوچار ہوتے ہیں۔(آیت:۶ تا ۳۳)

۲۔رسول کے ماننے والے مجرمین کی طرح نہیں، بلکہ وہ نعمتوں کے مستحق ہیں۔(آیت:۳۴ تا ۳۶)

تیسرا مضمون: انکارِ رسالت کیوں؟۔آیت:۳۷ تا ختم سورۃ

(اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ......

......لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾)

اس مضمون میں مقامِ رسالت، مخالفت اور اتباع کی وضاحت کے بعد مخالفین سے وضاحت طلب کی گئی ہے کہ آخر اِن کے پاس انکارِ رسالت کے کیا اسباب ہیں؟

انکارِ رسالت کے اسباب کیا ہیں:

۱۔کیا ان کے پاس کوئی کتاب ہے، جس میں ان کو آزادی دی گئی ہے، لہٰذا وحی کی پابندیوں کی ضرورت نہیں ہے؟(آیت:۳۸،۳۷)

۲۔ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیامت تک کے لیے معاہدہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے بے غم پھر رہے ہیں؟(آیت:۴۰،۳۹)

۳۔ان کے پاس ایسے سفارشی ہیں جو ہر حال میں ان کو چھڑا لیں گے اور ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے؟(آیت:۴۱ تا ۴۵)

۴۔ان سے حق کے عوض بھاری فیس کا مطالبہ کیا گیا ہے جس سے عاجز ہو کر انکارِ حق پر مجبور ہوئے ہیں؟(آیت:۴۶)

۵۔غیب کی باتوں تک خود ان کی رسائی ہے، لہٰذا پیغمبر کی کوئی ضرورت نہیں؟(آیت:۴۷)

آیاتہا ۵۲ — ## سُوْرَۃُ الحَاۗقَّۃ (۶۹) (۷۸) — رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الحاقہ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَلْحَآقَّۃُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۶۹ نزولی نمبر:۷۸ (سورۃ الملک کے بعد اور سورۃ المعارج سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۲ آیات:۵۲ کلمات:۲۵۵ حروف: ۱۴۸۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں توحید ورسالت کا ذکر ہوا، اس سورت میں مسئلہ مجازات کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کا تذکرہ اجمالاً ہوا، اس سورت میں تفصیلاً ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مسلمین اور مجرمین کے انجام کے فرق کی طرف اشارہ ہوا۔ اس سورت میں اِس فرق کی تفصیل ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں تکذیب کرنے والوں کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں بھی مکذبین کا ذکر ہے۔

موضوع

تشریح مسئلہ جزاء وسزا

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دنیا میں جزاء وسزا۔ آیت: ۱ تا ۱۲

دوسرا مضمون: آخرت میں جزاء وسزا۔ آیت: ۱۳ تا ۳۷

تیسرا مضمون: کامیابی کیلئے قرآن کریم آگیا ہے۔ آیت: ۳۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دنیا میں جزاء وسزا۔ آیت: ۱ تا ۱۲

(اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾ ......

...... لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾)

اس مضمون میں اس بات کا بیان ہے کہ جزاء وسزا کا قانون آخرت سے قبل اس دنیا میں بھی چلتا ہے۔

عاد، ثمود اور فرعون اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے واقعات دنیا میں جزاء اور سزا کے نمونے ہیں۔

دوسرا مضمون: آخرت میں جزاء وسزا۔ آیت: ۱۳ تا ۳۷

(فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ ......

...... وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾)

اس مضمون میں آخرت میں جزاء وسزا کے قانون کے جاری ہونے کا بیان ہے۔

آخرت میں بھی اعمال ناموں کا دائیں اور بائیں ہاتھ میں ملنا جزاء اور سزا کا حصہ ہے۔

تیسرا مضمون: کامیابی کیلئے قرآن کریم آ گیا ہے۔آیت: ۳۸ تا ختم سورت

(فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ ......

...... وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾)

اس مضمون میں جزاء وسزا کے قانون میں کامیابی و ناکامی کے اصول کا بیان ہے۔

۱۔کامیابی کے لئے قرآن کریم آیا ہے،انصاف پسند لوگ اس کی نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔(آیت:۴۸)

۲۔ضدی لوگ اپنی ضد اور انا پر اڑے رہنے کی وجہ سے حسرت کا سامنا کرتے ہیں۔(آیت:۴۹ تا ختم سورت)

رکوعاتہا ۲ (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِج (۷۹) آیاتہا ۴۴

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — المعارج، سال، الواقع

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۷۰ نزولی نمبر: ۷۹ (سورۃ الحاقہ کے بعد اور سورۃ النبأ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوعات: ۲ آیات: ۴۴ کلمات: ۲۱۳ حروف: ۷۵۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہوا، اس سورت میں اس کی مقدار کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی مکذبین کے اوصاف کا ذکر ہوا، اس سورت میں بھی یہی ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں مکذبین کے دعووں کو رَد کیا گیا۔ اس سورت میں اُن کے لیے عذاب کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی۔

موضوع

تشریح مسئلہ جزاء وسزا

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: یوم جزاء اور اس دن کامیاب اور ناکام لوگوں کی نشانیاں۔ آیت: ۱ تا ۳۵

دوسرا مضمون: دنیا، دار جزاء نہیں لہٰذا ان کو مہلت دی جاتی ہے۔ آیت: ۳۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: یوم جزاء اور اس دن کامیاب اور ناکام لوگوں کی نشانیاں۔ آیت: ۱ تا ۳۵

(سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾......

...... وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾)

اس مضمون میں یوم جزاء اور اس میں کامیاب اور ناکام لوگوں کا ذکر ہے۔

(۱) یوم جزاء:

یوم جزاء مجرموں کیلئے ایک طویل دن ہوگا، لوگ اس دن کو دور سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دن قریب ہے، اس دن نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا، رشتے اور دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔ (آیت: ۱ تا ۱۴)

(۲) کامیاب اور ناکام لوگ:

۱۔ یوم جزاء کے دن ناکام لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے مال کی محبت میں حق سے اعراض کیا۔ (آیت: ۱۵ تا ۲۱)

۲۔ کامیاب وہ ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور بندوں سے ٹھیک تعلق رکھا، خوف خدا اور فکر آخرت کی بنیاد پر اپنے کردار کو ٹھیک بنایا۔ (آیت: ۲۲ تا ۳۵)

دوسرا مضمون: دنیا، دارِ جزاء نہیں لہٰذا ان کو مہلت دی جاتی ہے۔ آیت: ۳۶ تا ختم سورۃ

(فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ ......

...... خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾)

اس مضمون میں ایک سوال کا جواب ہے کہ جب جزاء وسزا کا قانون ہے تو مجرم لوگ کیوں مزوں میں رہتے ہیں؟

آج ان مست لوگوں کو مہلت دی جاتی ہے یوم جزاء میں سب کچھ ان کے سامنے آجائے گا۔

آیاتہا ۲۸ (۷۱) **سُوْرَةُ نُوْح** (۷۱) رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ نوح

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۷۱ نزولی نمبر: ۷۱ (سورۃ النحل کے بعد اور سورۃ ابراہیم سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۲ آیات: ۲۸ کلمات: ۲۲۴ حروف: ۹۵۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں منکرین کے انجام کا بیان ہوا، اس سورت میں منکرین کے انداز کا بیان ہے کہ ہر زمانے میں منکرین، انبیاءِ کرام اور دعوتِ حق کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

۲۔ پچھلی سورت میں فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا سے صبرِ جمیل کا ذکر ہوا، اس سورت میں اس صبر کا نمونہ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اسلامی عقائد کے بیان کے بعد اب دعوت کا باب شروع ہوتا ہے، جو چار سورتوں پر مشتمل ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی۔

موضوع

اسلوبِ دعوت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کا مقصد۔ آیت: ۱ تا ۴

دوسرا مضمون: دعوت کا وقت اور موضوع۔ آیت: ۵ تا ۲۰

تیسرا مضمون: ماننے اور نہ ماننے والوں کا انجام۔ آیت: ۲۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کا مقصد۔ آیت: ۱ تا ۴

(اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ......

......اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾)

اس مضمون میں دعوت کے مقصد کا بیان ہے کہ دعوت کا مقصد لوگوں کو ان کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا اور ان کے انجام سے خبردار کرنا ہے۔

دوسرا مضمون: دعوت کا وقت اور موضوع۔ آیت: ۵ تا ۲۰

(قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿۵﴾ۙ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ ......

...... وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ۙ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ؑ)

اس مضمون میں دعوت کا وقت اور دعوت کے موضوع کا بیان ہے۔

① دعوت کا وقت:

۱۔ دن اور رات۔ (آیت: ۵) ۲۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر۔ (آیت: ۹)

۲ دعوت کا موضوع:

"ماضی پر استغفار اور مستقبل کیلئے توبہ" (آیت: ۱۰ تا ۲۰)

تیسرا مضمون: ماننے اور نہ ماننے والوں کا انجام۔ آیت: ۲۱ تا ختم سورت

(قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ ......

...... وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾)

اس مضمون میں دعوت کے نتیجے کا بیان ہے کہ ماننے والوں کی نجات اور نہ ماننے والوں کی تباہی کی صورت میں قصہ ختم ہوا۔

ایاتھا ۲۸ (۷۲) سُوْرَةُ الْجِنّ (۴۰) رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ جن، قل اوحی الی

اس لیے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۷۲ نزولی نمبر: ۴۰ (سورۃ الاعراف کے بعد اور سورۃ یٰس سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۲ آیات: ۲۸ کلمات: ۲۸۵ حروف: ۹۵۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں دعوتِ حق کے اُسلوب کا ذکر ہوا، اس سورت میں اس دعوت کے نتیجے کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں عنادی طبقے کا ذکر ہوا، اس سورت میں انصاف پسند طبقے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں استغفار کے ثمرات بیان کیے گئے، اس سورت میں استقامت کے ثمرات بیان کیے گئے ہیں۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہ ذکر ہے۔

موضوع

نتیجۂ دعوت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: جنات کا قبول اسلام اور اپنی قوم کو دعوت ۔آیت: ۱ تا ۱۹

دوسرا مضمون: دعوت کا موضوع ۔آیت: ۲۰ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: جنات کا قبول اسلام اور اپنی قوم کو دعوت ۔آیت: ۱ تا ۱۹

(قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا ......

...... وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾)

اس مضمون میں جنات کی کارگزاری کا بیان ہے، جو جنات نے سنائی ہے، اپنے حالات بیان کیے ہیں:

۱۔جنات قرآن سن کر ایمان لائے (آیت: ۱ تا ۱۰)

۲۔کفر و شرک سے براءت کا اعلان کیا اور اپنی قوم میں اس کی دعوت چلائی، قوم میں ماننے اور نہ ماننے والوں کی دو قسمیں بن گئیں۔(آیت: ۱۱ تا ۱۹)

دوسرا مضمون: دعوت کا موضوع ۔آیت: ۲۰ تا ختم سورت

(اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ......

...... قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ)

اس مضمون میں دعوت کے موضوع کا بیان ہے۔

دعوت کا موضوع اللہ تعالیٰ کا تعارف ہے:

۱۔ دعا اور عبادت کے لائق ایک اللہ تعالیٰ ہے۔ (آیت ۲۰)

۲۔ نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ (آیت ۲۱)

۳۔ مشکل کشا اللہ تعالیٰ ہے۔ (آیت ۲۲ تا ۲۴)

۴۔ عالم الغیب فقط اللہ جل جلالہ ہے۔ (آیت ۲۵ تا ختم سورت)

آیاتہا ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل (۳) رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ مزمل

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۷۳ نزولی نمبر:۳(سورۃ القلم کے بعد اور سورۃ المدثر سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۲ آیات:۲۰ کلمات:۲۸۵ حروف: ۸۳۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں وحی کی حفاظت کا ذکر ہوا، اس سورت میں اس وحی لینے اور سیکھنے کے آداب بتائے جاتے ہیں۔

۲۔ پچھلی سورت میں دعوت کے نتائج کا بیان ہوا، اس سورت میں داعی کو اوقات کی تقسیم کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں جنات کا قرآن کی ہدایت سے مستفید ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں قرآن کو تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہ ذکر ہے۔

موضوع

آدابِ دعوت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اوقات کی تقسیم۔ آیت: ۱ تا ۷

دوسرا مضمون: داعی کو ہدایات۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اوقات کی تقسیم۔ آیت: ۱ تا ۷

(یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝۳ ......

...... اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷)

اس مضمون میں داعی کو ہدایت ہے کہ اپنے اوقات کو تقسیم کرے۔

داعی کو چاہیے کہ وہ اپنے اوقات کی تقسیم کرے:

۱۔ رات میں خالق کے سامنے دعائیں۔ (آیت ۱ تا ۶)

۲۔ دن میں مخلوق کے سامنے دعوت۔ (آیت ۷)

دوسرا مضمون: داعی کو ہدایات۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

(وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ......

...... وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۲۰)

اس مضمون میں داعی کو مزید ہدایات دی گئی ہیں:۔

داعی کو چاہئے کہ ان اُمور کی پابندی کرے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کرے۔ (آیت ۸،۹)

۲۔ صبر اور حوصلہ رکھے۔ (آیت ۱۰،۱۱)

۳۔ قرآن کی تلاوت کا اہتمام کرے۔ (آیت:۲۰)

۴۔ نماز کی پابندی کرے۔ (آیت:۲۰)

۵۔ انفاق کی عادت ڈالے۔ (آیت:۲۰)

آیاتُها ۵۶ (۷۴) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر (۴) رکوعاتُها ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ مدثر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۷۴ نزولی نمبر:۴(سورۃالمزمل کے بعد اور سورۃالفاتحہ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات:۲ آیات:۵۶ کلمات:۲۵۵ حروف: ۱۰۱۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں داعی کے آداب کا ذکر تھا، اس سورت میں دعوت کے نکات اور موضوع کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں دعوت کے لیے قیام کے ذریعے تیار ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں دعوت شروع کرنے کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں قرآنِ کریم کی ہدایت سے ترتیل کا اور تدبر کے ذریعے فائدہ اُٹھانے کا ذکر تھا، اس سورت میں ایک مکذّب شخص کے انداز کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہی ذکر ہے۔

موضوع

نکاتِ دعوت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کے نکات۔ آیت: ۱ تا ۷

دوسرا مضمون: دعوت کے بعد۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: دعوت کے نکات۔ آیت: ۱ تا ۷

(يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ﴿۴﴾ ......

...... وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ﴿۷﴾)

اس مضمون میں اُن نکات کا ذکر ہے جو دعوت کا موضوع کہلاتے ہیں:۔

دعوت کے نکات درج ذیل ہیں:

۱۔انجام بد سے ڈرانا (آیت:۲)　۲۔اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی دعوت (آیت:۳)

۳۔کردار کی صفائی کی دعوت (آیت:۴)　۴۔شرک اور عذاب کے اسباب سے دوری کی دعوت (آیت:۵)

۵۔خلوص کی دعوت (آیت:۶،۷)

دوسرا مضمون: دعوت کے بعد۔ آیت: ۸ تا ختم سورت

(فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَىِٕذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾ ......

...... هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾)

اس مضمون میں داعی کو ہدایات ہیں کہ دعوت کے بعد اُس کو کیا کرنا چاہیے؟

دعوت کے بعد زور زبردستی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرنا ہے،لوگ اپنے اختیار سے کردار کا چناؤ کریں گے، اور اسی کردار کے نتیجے میں ان کا انجام متعین ہوگا۔

(۷۵) سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ (۳۱)

آیاتھا ۴۰ — رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ القیامۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۷۵ نزولی نمبر: ۳۱ (سورۃ القارعۃ کے بعد اور سورۃ الھمزۃ سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۲ آیات: ۴۰ کلمات: ۱۸۸ حروف: ۳۵۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کے آخر میں كَلَّا بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ آیا، یہاں سے مستقل آخرت کا تذکرہ شروع ہوتا ہے جو کئی سورتوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں جہنمی لوگوں کے جہنم میں جانے کے اسباب میں سے ایک سبب: قیامت کی تکذیب کا ذکر تھا، یہاں بھی اس تکذیب کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں ہر نفس کا اپنے اعمال میں گرفتار ہونے کا ذکر تھا، اس سورت میں ہر نفس کا اپنے آپ سے باخبر ہونے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہی ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کا اِثبات

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت ۱ تا ۱۹

دوسرا مضمون: قیامت کے حالات۔ آیت ۲۰ تا ۳۵

تیسرا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت ۳۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت ۱ تا ۱۹

(لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ ......

...... فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾)

اس مضمون میں قیامت کا اثبات ہے، اور اس حوالے سے دو شبہات کا جواب ہے۔

ہر انسان میں نفس لوامہ بدلے کے دن کی اطلاع دیتا ہے، یعنی گناہ ہو جانے کے بعد انسان کا نفس اس کو ملامت کرتا ہے، گویا ایک قانون ہے جس کی پیروی اور مخالفت دونوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہی قیامت کا دن ہے۔ اس سے انکار کے دو اسباب ہیں:

۱۔علم الٰہی کا انکار ۲۔قدرت الٰہی کا انکار

لوہ اللہ جو انسان کے بنان یعنی انگلیوں کے پوروں کے بنانے پر قادر ہے، جو انتہائی علم وقدرت چاہتا ہے تو وہ قیامت کے برپا کرنے پر کیوں قادر نہیں؟

دوسرا مضمون: قیامت کے حالات آیت ۲۰ تا ۳۵

(كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝۲۰ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۲۱ ......

...... اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝۳۴ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝۳۵)

اس مضمون میں قیامت کے اثبات کے بعد قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

قیامت کے دن اہل ایمان کے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اہل باطل کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے، اور وہ خوف میں مبتلا ہوں گے۔

تیسرا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت ۳۶ تا ختم سورت

(اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝۳۶ ......

...... اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝۴۰)

اس مضمون میں پھر قیامت کا اثبات ہے، اور دو حوالوں سے قیامت کو ثابت کیا گیا ہے:

قیامت کے اثبات کے لئے دو حوالے آئے ہیں:

۱۔ مقصدیت: کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ عبث پیدا کیا گیا ہے، اور اس زندگی کے ساتھ سارا قصہ ختم ہو جائے گا، لہذا کوئی قیامت اور آخرت نہیں ہے؟

۲۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت: جو اللہ منی کے قطرے سے سلامت انسان بنا سکتا ہے، کیا وہ دوبارہ بنانے پر قادر نہیں؟

کیوں نہیں، بلکہ وہ دوسری زندگی دینے پر قادر ہے۔

آیاتھا ۳۱ | (۷۶) سُوْرَۃُ الدَّھْر (۹۸) | رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الدھر، الانسان، ھل اتیٰ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۷۶ نزولی نمبر: ۹۸ (سورۃ الرحمٰن کے بعد اور سورۃ الطلاق سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۲ آیات: ۳۱ کلمات: ۲۴۰ حروف: ۱۰۵۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اثباتِ قیامت کے حوالے سے تین شبہوں کا جواب ذکر ہوا، اس سورت میں بھی ایک شبہہ کا جواب اور آخرت کے احوال کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی انسان کی تخلیق کے نطفۃ کا ذکر تھا، اس سورت میں مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں جنت اور جہنم کا ذکر اجمالاً آیا، اس سورت میں تفصیل ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی۔

موضوع

اثبات واحوالِ قیامت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات واحوال قیامت۔ آیت: ۱ تا ۲۲

دوسرا مضمون: دعوت کے آداب۔ آیت ۲۳ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات واحوال قیامت۔ آیت: ۱ تا ۲۲

(هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① ......

...... اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ㉒)

اس مضمون میں قیامت کا اثبات کیا گیا ہے۔

۱۔قیامت کے اثبات کے حوالے سے انسان کی زندگی کے مقصد کو بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو یوں ہی نہیں بنایا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوط نطفہ کے ذریعے عدم سے وجود میں لا کر سمجھ بوجھ دی اور پھر ٹھیک راستے کی ہدایت دی اب یا تو اپنے اختیار سے شاکر بنے گا یا کافر۔ (آیت: ۱ تا ۳)

۲۔ہدایت پر چلنے والوں کا اور انکار کرنے والوں کا انجام سامنے آجائے گا (آیت: ۴ تا ۲۲)

دوسرا مضمون: دعوت کے آداب۔ آیت ۲۳ تا ختم سورت

(اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ۝۲۳ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ ......

...... يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝۳۱)

اس مضمون میں دعوت کے آداب بیان کیے گئے ہیں:۔

ان اصول اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھیں:

۱۔ صبر اور حوصلہ۔ ۲۔ لادین طبقے کی پیروی سے اجتناب۔

۳۔ ذکر کی پابندی۔ ۴۔ قیام اللیل کا اہتمام۔

آیاتھا ۵۰ — (۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت (۳۳) — رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — المرسلات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۷۷ نزولی نمبر: ۳۳ (سورۃ الہمزۃ کے بعد اور سورۃ ق سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوعات: ۲ آیات: ۵۰ کلمات: ۱۸۱ حروف: ۸۱۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کا اثبات اور اس کے احوال کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں مؤمنین کے لیے رحمت کا وعدہ اور ظالمین کے لیے عذاب کی وعید کا ذکر تھا، اس سورت میں اس وعدے اور وعید کے ثبوت کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سے انسان کی تخلیق کا ذکر تھا، اس سورت میں مَّآءٍ مَّهِيْنٍ سے تخلیق کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں بھی قیامت کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی یہ ذکر ہے۔

موضوع

اثبات واحوالِ قیامت

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات۔آیت:۱تا۲۸

دوسرا مضمون: قیامت کے احوال۔آیت ۲۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات۔آیت:۱تا۲۸

(وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ ......
...... رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾)

اس مضمون میں قدرتِ الٰہی کے مختلف نمونوں سے قیامت کا ہونا ثابت کیا گیا ہے:۔

کائنات میں ہواؤں کا منظم نظام اور فرشتوں کا منظم نظام اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ ہے، جو اللہ اپنی قدرت کاملہ سے کائنات کا نظام چلا رہا ہے وہی اللہ اپنی قدرت کاملہ سے قیامت کا دن برپا کردے گا۔

دوسرا مضمون: قیامت کے احوال۔آیت :۲۹ تا ختم سورت

(اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ ......
...... وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾)

اس مضمون میں قیامت کے احوال بیان کیے گئے ہیں:۔

قیامت کے دن متقی لوگ انعامات سے نوازے جائیں گے، اور مجرم لوگ اپنے جرم کی سزا پائیں گے۔

ایاتہا ۴۰ (۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَا (۸۰) رکوعاتہا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
عم، تساؤل، نبا، معصرات

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ...عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ...وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۷۸ نزولی نمبر: ۸۰ (سورۃ المعارج کے بعد، اور سورۃ النازعات سے پہلے)

۴ اعداد و شمار
رکوعات: ۲ آیات: ۴۰ کلمات: ۱۷۳ حروف: ۸۱۶

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قیامت کا اثبات اور اس کے احوال تھے، اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کو یوم الفصل کہا گیا، اس سورت میں بھی یوم الفصل کہا گیا ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اَلَمْ کے ساتھ شروع ہونے والے کلمات کے ذریعے دلائلِ قدرت کا بیان تھا، اس سورت میں بھی اسی اُسلوب کے ساتھ دلائلِ قدرت کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت کے بارے میں لوگوں کے اختلاف کا ذکر ہے، سورت کے آخر میں قیامت کے بارے میں الیوم الحق ہونے کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کا اثبات کاشتکاری کے اصول پر

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات قیامت۔ آیت: ۱ تا ۲۰

دوسرا مضمون: احوال قیامت۔ آیت ۲۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات قیامت۔ آیت: ۱ تا ۲۰

(عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ ......
وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰)

اس مضمون میں دلائلِ قدرت کا بیان ہے، جن سے قیامت کا اثبات کیا جاتا ہے:

کاشتکار کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسباب اور وسائل مہیا کرتا ہے، اُن اسباب و وسائل کو استعمال کر کے تخم ڈالتا ہے، پھر اس میں سورج اپنا کام کرتا ہے، زمین اپنا کام کرتی ہے، آسمان اپنا کام کرتا ہے، ہر ہر چیز اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہوتی ہے، اس کے بعد ایک وقت آتا ہے کہ فصل تیار ہو جاتی ہے۔ اس کی کٹائی کا ایک دن مقرر ہوتا ہے، پھر کٹائی کے بعد اصل فصل سے دانے اور بھوسے کو الگ کر لیا جاتا ہے، فصل بونے کا اصل مقصد تو اناج یا پھل حاصل کرنا ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ بعض غیر ضروری اشیاء بھی شامل ہو جاتی ہیں، جنہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر دانے کو اہتمام کے ساتھ محفوظ مقام میں قیمتی مال سمجھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے، اور بھوسے کو بیکار مال سمجھ کر اپنے مصرف کے اندر ڈالا جاتا ہے۔

انسان کی مثال بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت تامہ کے ساتھ انسان کو پیدا کیا، اور کائنات کے پورے نظام: آسمان، زمین، سورج چاند، پہاڑ، دن رات، بارش اور نباتات و غیرہ سب کو اس کی خدمت میں لگا دیا۔ کائنات کے اس نظام میں انسان پیدائش کے بعد مختلف مراحل سے گذرتے گذرتے آخر

اپنے انجام کو پہنچتا ہے، نسل انسانی میں نیک و بد ہر طرح کے لوگ ملے جلے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ جب فصل انسانی سے نیک، مؤمن اور مخلص کو اصل مقصود کے طور پر الگ کرلیا جائے گا۔ اور منافق، کافر اور مشرک کو الگ کردیا جائیگا، یہی فیصلے کا دن ہوگا۔

دوسرا مضمون: احوال قیامت۔آیت ۲۱ تا ختم سورت

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطَّاغِيۡنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾......

...... يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

اس مضمون میں قیامت کے احوال کا بیان ہے:۔

قیامت کے دن لوگوں کی دو قسمیں بن جائیں گی:

۱۔ مجرموں کے لیے جہنم اپنی سزاؤں کے ساتھ تیار ہے۔ (آیت:۲۱تا۳۰)

۲۔ متقی لوگوں کے لیے جنت اپنی نعمتوں کے ساتھ تیار ہے۔ (آیت:۳۱تا۳۷)

آیاتھا ۴۶ (۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰت (۸۱) رکوعاتھا ۲

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
النّٰزعٰت، الساھرۃ، الطامۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالنّٰزِعَاتِ غَرْقًا...فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ...فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى

۲ زمانۂ نزول
بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر:۷۹ نزولی نمبر: ۸۱ (سورۃ النباء کے بعد، اور سورۃ الانفطار سے پہلے)

۴ اعداد و شمار
رکوعات:۲ آیات:۴۶ کلمات:۱۷۹ حروف: ۷۵۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کا اثبات اور اس کے احوال کا تذکرہ ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کو یوم الفصل کہا گیا، اس سورت میں الطامۃ الکبریٰ کہا گیا ہے۔
۳۔ پچھلی سورت میں قیامت کا طے شدہ اور مقررہ وقت کا بیان تھا، جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اس سورت میں لوگوں کے سوال کا ذکر ہے: قیامت کب قائم ہوگی؟
جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس صحیح علم ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت برپا ہونے کی کیفیت کا ذکر ہے کہ ایک جھٹکا ہوگا اور لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے۔ سورت کے آخر میں دنیا کی زندگی کے گزرنے کی کیفیت کا ذکر ہے کہ وہاں پہنچ کر ایسا معلوم ہوگا جیسے دنیا کی زندگی یا تو صرف صبح کا وقت تھا، یا صرف شام کا۔

موضوع

اثبات قیامت عقل کی روشنی میں

سورت میں قیامت کو عقلی انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات قیامت۔ آیت: ۱ تا ۳۳

دوسرا مضمون: احوال قیامت۔ آیت ۳۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اثبات قیامت۔ آیت: ۱ تا ۳۳

(وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳ ......
...... وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝۳۲ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳)

قیامت کے اثبات پر تین دلائل پیش کئے گئے ہیں:

① جسمانی انقلاب:

موت کے ذریعے فوری انقلاب پر غور کرو کہ کس طرح روح نکلتی ہے؟ ایک ہی آن میں سب چیزیں اس کے قبضے سے نکل جاتی ہیں، یہ جسمانی انقلاب ہے۔ (آیت: ۱ تا ۵)

② رُوحانی انقلاب:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ہی آن میں نبوت کا درجہ عطا ہوتا ہے، اور فرعون کی طرف مبعوث ہوتے ہیں، یہ روحانی انقلاب ہے۔ ان دونوں انقلابوں پر عالَم کے انقلاب (قیامت) کو قیاس کر لو کہ ایک ہی جھٹکے سے یہ عالم ختم ہو جائے گا، اور پھر ایک ہی جھٹکے سے نیا عالَم سامنے آئے گا۔ (آیت: ۱۵ تا ۲۶)

③ تخلیقِ عالَم:

آسمان وزمین کی تخلیق پر غور کرو، جو اللہ تعالیٰ اتنے بڑے آسمان کو بغیر ستون کے پیدا کر سکتا ہے، اور زمین کو پھیلا کر اس سے نباتات اگا سکتا ہے، اور اسکے اوپر پہاڑوں کو گاڑھ سکتا ہے، اس کے لیے انسان کی دوبارہ تخلیق کیوں مشکل ہے؟ (آیت: ۲۷ تا ۳۳)

دوسرا مضمون: احوال قیامت۔ آیت ۳۴ تا ختم سورت

(فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾......

...... يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿۳۶﴾)

اس مضمون میں قیامت کے احوال کا بیان ہے:۔

قیامت کے دن انسانوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی:

۱۔ سرکش لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا (آیت: ۳۷ تا ۳۹)

۲۔ تابعدار لوگوں کا ٹھکانا جنت ہوگا (آیت: ۴۰ تا ۴۱)

آیاتہا ۴۲ (٨٠) سُوْرَةُ عَبَسَ (٢٤) رکوعاتہا ١

سورت کا تعارف

١ نام مع وجہ تسمیہ عبس، الاعمیٰ، الصّآخّة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں عَبَسَ وَتَوَلّٰى...اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى...فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ

٢ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

٣ ترتیب مصحفی نمبر: ٨٠ نزولی نمبر: ٢٤ (سورۃ النجم کے بعد، اور سورۃ القدر سے پہلے)

٤ اعداد و شمار رکوع: ١ آیات: ٤٢ کلمات: ٢٣٣ حروف: ٥٣٣

٥ ربط

١۔ پچھلی سورت میں فرعون کی سرکشی کا ذکر تھا۔ اس سورت میں کفارِ مکہ کی سرکشی کا ذکر ہے۔

٢۔ پچھلی سورت میں نصیحت کے نتیجے، تزکیہ، اور خشیت کا ذکر تھا، یہاں بھی تزکیہ اور خشیت کا ذکر ہے۔

٣۔ پچھلی سورت میں قیامت کو الطامة الکبریٰ کہا گیا، اس سورت میں الصَّآخَّةُ کہا گیا ہے۔

٦ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں خاندان پر فخر کرنے کی وجہ سے انکارِ حق کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں خاندانی رشتوں کے کسی کام نہ آنے کا ذکر ہے۔

موضوع

انسان کی بیماری اور عقیدۂ آخرت سے علاج

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: انسانوں کی بیماری اور قانونِ الٰہی۔ آیت: ۱تا۱۶

دوسرا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت: ۱۷تا۳۲

تیسرا مضمون: احوالِ قیامت۔ آیت: ۳۳تا ختمِ سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: انسانوں کی بیماری اور قانونِ الٰہی۔ آیت: ۱تا۱۶

(عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾ ......

...... مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾)

اس مضمون میں انسانوں کی بیماری اور اللہ تعالیٰ کے قانون کا بیان ہے۔

① انسانوں کی بیماری:

انسان دو قسم کا ہے:

۱۔ مال اور خاندان کی بڑائی کا قائل اور اصلاح و مصلح کا منکر۔

۲۔ حق کا طالب، اصلاح اور مصلح کا قائل۔ (آیت: ۱تا۱۰)

② قانونِ الٰہی (آیت: ۱۱تا۱۶)

قرآن کریم

۱۔ ہر ایک کے لیے نصیحت کا سامان ہے۔ ۲۔ معزز، بلند مرتبہ، پاکیزہ صحیفوں میں ہے۔

۳۔ معزز فرشتوں کے ہاتھوں آیا ہوا ہے۔

ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، امیر اور غریب کا کوئی فرق نہیں، بلکہ فائدے کی بنیاد طلب

ہے، طلب والے فائدہ اٹھائیں گے اور تکبر والے محروم رہیں گے۔ (آیت: ۱ا تا ۱۶)

دوسرا مضمون: قیامت کا اثبات۔ آیت: ۱۷ تا ۳۲

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾......

...... وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾

اس مضمون میں قیامت کے اثبات اور احوال کا بیان ہے۔

① انسانی زندگی کے مختلف مراحل سے قیامت کا اثبات: (آیت: ۱۷ تا ۲۲)

انسان کی زندگی کے مختلف مراحل میں: پیدائش سے وفات تک اللہ تعالیٰ کی قدرت مسلم ہے، اور سب اس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن جب موت کے بعد دوبارہ زندگی کی بات ہوتی ہے تو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کر کے آخرت کا انکار کر دیتے ہیں۔

② مشاہدِ قدرت سے قیامت کا اثبات: (آیت: ۲۳ تا ۳۲)

مخلوق کے رزق کے لیے اوپر سے بارشوں اور زمین سے مختلف قسم کے نباتات کا نظام اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مشاہد اور مظاہر ہیں۔ جب یہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت مسلم ہے تو قیامت کا دن برپا کرنے پر اس کی قدرت کا انکار کیوں ہے؟

تیسرا مضمون: احوالِ قیامت۔ آیت: ۳۳ تا ختم سورت

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾

اس مضمون میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

قیامت کے دن خاندانی غرور ٹوٹ جائے گا، اور کسی کو کسی کی فکر نہیں ہوگی، بہت سے چہرے تروتازہ اور بہت سے غبار آلود ہونگے۔

(۸۱) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر (۷)

اٰیاتُھا ۲۹ — رُکُوْعَاتُھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ تکویر، کُوِّرت

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۸۱ نزولی نمبر:۷(سورۃ الفاتحہ کے بعد، اور سورۃ الاعلیٰ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع:۱ آیات:۲۹ کلمات:۱۴۰ حروف:۵۳۳

۵ ربط

پچھلی سورت میں مرنے کے بعد زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں مرنے کے بعد زندہ ہونے کے حالات کا ذکر ہے۔

۲۔ وہاں قیامت برپا ہونے کے بعد حالات کا ذکر تھا۔ اس سورت میں قیامت برپا ہونے کے مقصد کا ذکر ہے، وہ یہ کہ انسانوں کو اپنا عمل نظر آجائے گا۔

۳۔ وہاں بھی قرآن کی نصیحت اور اس سے تکبر کی وجہ سے اعراض کرنے والوں کا ذکر تھا۔ یہاں بھی قرآن کریم کی نصیحت اور اس کی مستند ہونے کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں سورج کو لپیٹنے اور بے نور کرنے کا ذکر ہے اور سورت کے آخر میں اللہ جل جلالہٗ کی ربوبیتِ عامہ کا ذکر ہے۔ گویا سورج میں تصرفات اور تبدیلیاں اللہ جل جلالہ کی ربوبیت عامہ کا مظاہرہ ہے۔

موضوع

قیامت کا منظر اور ایمان بالغیب

سورت میں قیامت کا منظر: دونوں صوروں کے وقت کے واقعات کا ذکر ہے۔
اور چوں کہ یہ غیب کی باتیں ہیں تو آخر میں وحی کی سند اور مستند ہونے کا بیان ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا منظر۔ آیت ۱ تا ۱۴

دوسرا مضمون: ایمان بالغیب۔ آیت ۱۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

مضمون اول: قیامت کا منظر۔ آیت ۱ تا ۱۴

(اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾ ......

...... وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۪ۙ﴿۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿ؕ۱۴﴾)

اس مضمون میں قیامت کا منظر بیان کیا گیا ہے۔
قیامت میں دو صور پھونکے جائیں گے، ایک صور سے اس دنیا پر فنا طاری ہو جائے گی اور دوسرے صور سے قیامت قائم ہو جائے گی۔ پہلے صور کو "نفخۂ اولیٰ" اور دوسرے صور کو "نفخۂ ثانیہ" کہتے ہیں۔

<u>نفخۂ اولیٰ کے وقت کے واقعات: (آیت: ۱ تا ۶)</u>

۱۔ سورج کو بے نور کر دیا جائیگا۔ ۲۔ ستارے گر پڑیں گے۔ ۳۔ پہاڑ اُڑ جائیں گے۔ ۴۔ دس ماہ کی گابھن اُونٹنی چھوڑ دی جائے گی۔ ۵۔ جنگلی جانور ڈر کے مارے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔
۶۔ سمندروں کو جوش دے کر خشک کر دیا جائیگا۔

② نفخۂ ثانیہ کے وقت کے واقعات: (آیت: ۷ تا ۱۴)

۱۔ایک ایک قسم کے لوگ تشکیل دیے جائیں گے۔
۲۔زندہ در گور کی ہوئی بچی سے سؤال ہو گا کہ کس جرم میں دفن کی گئی؟
۳۔اعمال نامے تقسیم کئے جائیں گے۔ ۴۔آسمان بدل دیا جائے گا۔
۵۔جہنم کو بھڑ کا دیا جائے گا۔ ۶۔جنت قریب کر دی جائے گی۔

دوسرا مضمون: ایمان بالغیب۔آیت ۱۵ تا ختم سورت

(فَلَآ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ۙ﴿۱۵﴾ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۙ﴿۱۷﴾ ......

...... وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾)

اس مضمون میں ایمان بالغیب کا بیان ہے؛ کیوں کہ قیامت کا جو منظر بیان کیا گیا یہ سب غیب کی باتیں ہیں۔چونکہ ایمان بالغیب کا ماٰخذ کلام الٰہی ہے اور کلامِ الٰہی کا بندوں تک پہنچنے میں دو واسطے ہیں: ایک حضرت جبرئیل علیہ السلام، دوسرا واسطہ رسول اللہ ﷺ ہیں: اس لئے ان دونوں کے اوصاف بیان فرمائے؛ تاکہ ان کا معتبر اور ثقہ ہونا ثابت ہو جائے اور اس کے نتیجے میں کلام الٰہی کی حقانیت ثابت ہو جائے۔

① جبریل علیہ السلام کے چھ اوصاف:

۱) رَسُوۡلٍ: یعنی وہ محض قاصد ہے، اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔
۲) كَرِيۡمٍ: کہ وہ معزز فرشتہ ہے جو پیغمبروں پر وحی لانے کا کام کرتا ہے۔
۳) ذِىۡ قُوَّةٍ: قوت والا ہے، لہذا راستے میں ان پر کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔
۴) عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ: عرش والے کے پاس مرتبے والا ہے۔
۵) مُّطَاعٍ: فرشتوں میں بھی مرتبے والا ہے؛ اس لئے کوئی مجہول اور نامعلوم نہیں ہے۔
۶) ثَمَّ اَمِيۡنٍ: پھر امانتدار ہے، لہذا اس پیغام پہنچانے میں کوئی کوتاہی یا خیانت نہیں ہوئی ہے۔
ان اوصاف سے معلوم ہوا کہ یہ فرشتہ وحی کی ذمہ داری کا پوری طرح اہل اور محافظ ہے۔

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین اوصاف:

۱) وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ: تمہارا صاحب دیوانہ نہیں؛ اس لیے وحی کے سمجھنے میں غلطی ہو جانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

۲) وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ: انہوں نے جبریل علیہ السلام کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا؛ اس لیے ان کی پہچان میں غلطی ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

۳) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ: اور یہ نہیں ہیں غیب کی باتوں میں بخل کرنے والے؛ اس لیے وحی کے پہنچانے میں کسی خیانت کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

۳ کلامِ الٰہی کے دو اوصاف:

۱) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ: یہ نہیں ہے کسی شیطان مردود کا قول؛ اس لیے اس پر جھوٹ یا کہانت کا شبہ کرنا غلط ہے۔

۲) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالمین کے لیے نصیحت ہے، البتہ نصیحت وہی اٹھاتے ہیں جنہیں صراطِ مستقیم کی طلب ہوتی ہے۔

آیاتہا ۱۹

(۸۲) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ (۸۲)

رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ انفطرت، انفطار، المنفطرة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۸۲ نزولی نمبر: ۸۲ (سورۃ النازعات کے بعد، اور سورۃ الانشقاق سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوع: ۱ آیات: ۱۹ کلمات: ۱۰۰ حروف: ۳۱۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں بھی قیامت کے منظر کا بیان تھا۔ اور اس سورت میں بھی قیامت کے منظر کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کے مقصد کا بیان تھا۔ اس سورت میں بھی مقصد کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اللہ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب کا ذکر تھا۔ اس سورت میں انسانوں کی زندگی سے بننے والی کتاب کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں آسمان کے پھٹنے کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے لیے تمام اختیارات کا ذکر ہے، گویا آسمان کو باقی رکھنا؛ جیسا کہ آج ہے، اور ختم کرنا؛ جیسا کہ قیامت میں ہوگا۔ سب اللہ کی قدرت اور اختیارات کا مظاہرہ ہے۔

موضوع

قیامت کا منظر اور انسان کی غفلت

سورت میں قیامت کا منظر اور انسان کی غفلت کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا منظر۔ آیت ۱ تا ۵

دوسرا مضمون: انسان کی غفلت۔ آیت ۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا منظر۔ آیت ۱ تا ۵

(اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ ......

...... وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾)

اس مضمون میں قیامت کا منظر پیش کیا گیا ہے۔

چار واقعات کا تذکرہ ہے جن میں تین نفخۂ اولیٰ کے وقت ہوں گے اور ایک نفخۂ ثانیہ کے وقت۔

نفخۂ اولیٰ کے وقت: (آیت: ۱ تا ۳)

۱۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ ۲۔ ستارے گر جائیں گے۔

۳۔ سمندروں کو جوش دے کر خشک کر دیا جائے گا۔

نفخۂ ثانیہ کے وقت: (آیت: ۴،۵)

قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

دوسرا مضمون: انسان کی غفلت ۔ آیت ٦ تا ختم سورت

(يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ ......

...... يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾)

اس مضمون میں تین چیزوں کا بیان ہے:

① انسان کی بیماری:

انسان غفلت میں پڑ کر اپنے کریم خالق کو بھول جاتا ہے۔ (آیت:٦ تا ٨)

② بیماری کا سبب:

آخرت کی تکذیب کی وجہ سے وہ اس بیماری میں مبتلا ہوا۔ (آیت:٩)

③ بیماری کا علاج:

عقیدہ آخرت کی تصدیق اور اس کا استحضار و مراقبہ غفلت کی بیماری کا علاج ہے؛ کیونکہ سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے، اور قیامت کے دن سب کی حاضری ہو گی۔ (آیت:١٠ تا ١٩)

آیاتہا ۳۶ — (۸۳) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن (۸۶) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ المطففین، تطفیف

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ۔۔

۲ زمانۂ نزول بعض مفسرین کے نزدیک مکی ہے، بعض کے نزدیک مدنی ہے۔

اور بعض کے نزدیک مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۸۳ نزولی نمبر: ۸۶ (سورۃ العنکبوت کے بعد، اور سورۃ البقرۃ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱ آیات: ۳۶ کلمات: ۱۰۹ حروف: ۴۳۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں لوگوں کو غفلت سے جگانے کے لیے یوم الدین کا حوالہ دیا گیا اس سورت میں ناپ تول میں کمی کے عمل سے روکنے کے لیے یوم الدین کا حوالہ دیا گیا ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں یوم لا تملك سے قیامت کی عظمت بیان کی گئی اس سورت میں يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ سے قیامت کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی "ابرار" اور "فجار" کے انجام کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں بھی ان دونوں کے انجام کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے تباہی کا ذکر ہے، اور سورت کے آخر میں اس تباہی کی تفصیل ہے۔

موضوع

انکار قیامت کے اثرات

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: انکار قیامت کے اثرات (آیت: ۱ تا ۱۷)

دوسرا مضمون: آخرت کے حالات (آیت: ۱۸ تا ۳۶)

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: انکار قیامت کے اثرات (آیت: ۱ تا ۱۷)

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

...... ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس مضمون میں عقیدۂ آخرت کے انکار سے انسانی زندگی پر پڑنے والے اثرات کا ذکر ہے۔

① حقوق العباد میں بدعنوانی (آیت: ۱ تا ۶)

حقوق العباد میں بدعنوانی کا مرض پیدا ہوگیا، اپنی بات آئی تو حق اور انصاف کی باتیں شروع ہوئیں، اور جب دوسروں کے حق کی بات آئی، تو انصاف کا تذکرہ ختم، دوہرے معیار چلنے لگے، اپنے لیے کچھ، دوسروں کے لیے کچھ اور۔

② حقوق اللہ میں الحاد (آیت: ۷ تا ۱۷)

قول اور عمل کے تضاد کے بعد اس پر ڈھٹائی، بجائے اس کے کہ اپنے اس کھلے تضاد پر شرمندہ ہوتے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جو انسانوں کی روحانی اصلاح کی کتاب ہے، من گھڑت اور جھوٹا کہنے لگے۔

دوسرا مضمون: آخرت کے حالات (آیت:۱۸تا ۳۶)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ

عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

اس مضمون میں آخرت کے حالات کا ذکر ہے۔

۱۔نیک لوگ ہر قسم کی تر و تازگی اور عیش و عشرت میں ہوں گے۔ (آیت:۱۸تا۲۸)

۲۔دنیا میں مجرم طبقہ اہلِ حق کا مذاق اڑایا کرتا تھا، آج اہل حق ان افراد کو اپنے بد ترین انجام سے دوچار ہوتا دیکھیں گے۔ (آیت:۲۹تا۳۶)

آیاتُہا ۲۵ | (۸۴) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق (۸۳) | رکوعاتُہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

انشقاق، انشقت، الشفق

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ...فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ...

۲ زمانۂ نزول

بعض مفسرین کے نزدیک مکی ہے، بعض کے نزدیک مدنی ہے۔
اور بعض کے نزدیک مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۸۴ نزولی نمبر: ۸۳ (سورۃ الانفطار کے بعد، اور سورۃ الروم سے پہلے)

۴ اعداد و شمار

رکوع: ۱ آیات: ۲۵ کلمات: ۱۰۹ حروف: ۴۳۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں اعمال ناموں کے مقام کا ذکر ہوا، اس سورت میں اعمال ناموں کی پیشی کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی قیامت کے حالات کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی قیامت کے حالات کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اہلِ ایمان کے چہروں پر تروتازگی اور خوشی کا ذکر ہے۔ اس سورت میں بھی کامیابی پر خوشی کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت برپا ہونے، پھر میدانِ محشر میں دو فریق، ہر ایک کو اعمال نامہ دائیں اور بائیں ہاتھ میں ملنے اور پھر ہر ایک کا اپنے ٹھکانے میں جانے کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کا اثبات قانون فطرت کی روشنی میں

اس سورت میں قیامت کا اثبات قانونِ فطرت کی روشنی میں کیا گیا ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کے حالات۔ آیت ۱ تا ۱۵

دوسرا مضمون: قیامت کے اثبات۔ آیت ۱۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کے حالات۔ آیت ۱ تا ۱۵

(اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ ......

...... اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾)

اس مضمون میں قیامت کا منظر پیش کیا گیا ہے:

۱۔آسمان پھٹ جائے گا۔(آیت:۱،۲)

۲۔زمین کھینچ لی جائے گی۔(آیت:۳)

۳۔مردے باہر پھینک دیئے جائیں گے۔(آیت:۴)

۴۔سارے انسان میدان حشر میں کھڑے ہوں گے۔اعمال نامے تقسیم ہوں گے،دائیں اور بائیں ہاتھوں میں لینے والے بالترتیب جنت اور جہنم کی طرف روانہ کر دیئے جائیں گے۔(آیت:۶ تا ۱۵)

دوسرا مضمون: قیامت کے اثبات۔ آیت ۱۶ تا ختم سورت

(فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ ......

...... اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾)

اس مضمون میں قیامت کے اثبات کی دلیل پیش کی گئی ہے کہ انسان فطری طور پر ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جارہا ہے (ماں کے پیٹ سے پیدائش کی طرف آیا، پھر لڑکپن کی سیڑھی، پھر جوانی کی سیڑھی، اس کے بعد بڑھاپے کی سیڑھی طے کی)۔ یہ قانونِ فطرت بآوازِ بلند پکار کر کہہ رہا ہے کہ انسان کہیں سے آیا ہے، اور بے اختیار یہ مسافر کہیں جارہا ہے جو کسی کے روکنے سے نہیں رُکتا، چنانچہ اگر انسان نے اپنی فطرت میں بگاڑ نہیں پیدا کیا، بلکہ اسی فطرت کے مطابق ترقی کرتا گیا تو وہ یقیناً اعلیٰ منزل (جنت) تک پہنچ جائے گا۔ اور اگر انسان فطرت کے خلاف غلط راستے پر چل نکلا تو وہ پستی (دوزخ) میں جا گرے گا۔

آیاتہا ۲۲ — (۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْج (۲۷) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ بروج

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ..

۲ زمانۂ نزول بعض مفسرین کے نزدیک مکی ہے، بعض کے نزدیک مدنی ہے، اور بعض کے نزدیک مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۸۵ نزولی نمبر:۲۷(سورۃ الشمس کے بعد،اور سورۃ التین سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوع:۱ آیات:۲۲ کلمات:۱۰۹ حروف:۴۵۸

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں منکرینِ حق کے لیے آخرت کی وعید کا ذکر ہے۔ اس سورت میں دنیا کی سزا کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں آخرت کے حالات کا ذکر ہوا،اس سورت میں اصحاب الاخدود، فرعون اور ثمود کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں دو قسم کے انجام کا ذکر تھا۔ اس سورت میں دو قسم کے کرداروں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت کے اثبات کی دلیل پیش کی گئی ہے کہ انسان فطری طور پر ایک میں اصحاب الاخدود کی تباہی کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں اللہ عزوجل کی قدرتِ کاملہ اور علم محیط کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کا اثبات بذریعہ قانونِ مکافاتِ عمل

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: اصحاب الاخدود کا قصہ۔آیت ا تا ١١

دوسرا مضمون: مکافات عمل کا قانون۔آیت ١٢ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: اصحاب الاخدود کا قصہ۔آیت ا تا ١١

(وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ ......

...... جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾)

اصحاب الاخدود یعنی خندقوں والوں نے اہل ایمان کو محض ان کے ایمان کی وجہ سے ستایا اور ان کو ان خندقوں کے اندر پھینکا، اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اچھا بدلہ اور ان ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا دیں گے۔

دوسرا مضمون: مکافات عمل کا قانون۔آیت ١٢ تا ختم سورت

(اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾ ......

...... بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾)

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ مکافاتِ عمل کا قانون بیان کرتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ اپنی مختلف صفات کے ساتھ موجود ہے، پکڑ بھی سخت ہے اور مغفرت و محبت بھی زبردست ہے، دونوں قسم کی صفات کا مظاہرہ مکافات عمل کے قانون کے مطابق ہوگا۔

ہر انسان کے سامنے اس کے عمل کا نتیجہ آتا ہے، اس سے قبل فرعون و ثمود کے بارے میں نتائج ظاہر ہو چکے ہیں اور آئندہ ظاہر ہوں گے؛ کیونکہ دنیا کا نتیجہ پورا نتیجہ نہیں ہوتا ہے، پورے نتیجے کی جگہ آخرت ہے۔

سُوْرَۃُ الطَّارِق (۸۶) (۳۶)

آیاتُھا ۱۷ — رُکُوعَاتُھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الطارق، والسماء والطارق

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۸۶ نزولی نمبر:۳۶(سورۃ البلد کے بعد، اور سورۃ القمر سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوع:۱ آیات:۱۷ کلمات:۶۱ حروف:۲۳۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں گزشتہ قوموں پر عذاب آنے کا ذکر تھا، اس سورت میں موجودہ کافروں کو مہلت دینے کا ذکر ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں قیامت کا بیان مکافاتِ عمل کے قانون کی روشنی میں کیا گیا۔ اس سورت میں قیاس کے انداز میں بیان ہے۔
۳۔ پچھلی سورت میں کافروں کا اہلِ حق کو ستانے کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی ان کی تدبیروں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں آسمان، ستاروں اور انسانوں پر مقرر فرشتوں کے نظام کا ذکر ہے۔ اور سورت کے آخر میں کافروں کو مہلت دینے کا ذکر ہے۔ اور ان دونوں باتوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ثابت ہوتی ہے۔

موضوع

قیامت کا اثبات قیاس کے انداز میں

سورت میں قیامت کا اثبات قیاسی انداز میں کیا گیا ہے۔ سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات انسان کی تخلیق سے۔ آیت ۱ تا ۱۰

دوسرا مضمون: قیامت کا اثبات آسمان اور زمین کے نظام سے۔ آیت ۱۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: قیامت کا اثبات انسان کی تخلیق سے۔ آیت ۱ تا ۱۰

(وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ ...... فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰)

اس مضمون میں قیامت کے اثبات پر دلیل پیش کی جارہی ہے:۔
جو اللہ تعالیٰ حقیر پانی سے سلامت انسان بنا سکتا ہے، اس مرحلے میں اس کی قدرت مسلّم ہے تو دوسرے مرحلے یعنی دوسری بار تخلیق میں کیوں اس کی قدرت کا انکار کیا جاتا ہے۔

دوسرا مضمون: قیامت کا اثبات آسمان اور زمین کے نظام سے۔ آیت ۱۱ تا ختم سورۃ

(وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱ ...... فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷)

اس مضمون میں قیامت کے اثبات پر ایک اور دلیل پیش کی جارہی ہے:۔
زمین سے بخارات کا آسمان کی طرف اٹھ کر دوبارہ بارش کی شکل میں واپس ہونا، اور تخم و بیج کا زمین میں دفن ہوجانے کے بعد پھر نباتات کی شکل میں نکلنا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں، روح کا اوپر چلا جانا اور جسم کا زمین میں دفن ہوجانا اور اس کے بعد دونوں کا واپس ہوجانا قیامت ہے، یہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کیوں کیا گیا؟

آیاتہا ۱۹ | (۸۷) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی (۸) | رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ
اعلیٰ،سَبِّحْ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى...

۲ زمانۂ نزول
جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب
مصحفی نمبر: ۸۷ نزولی نمبر: ۸ (سورۃ التکویر کے بعد، اور سورۃ اللیل سے پہلے)

۴ اعداد و شمار
رکوع: ۱ آیات: ۱۹ کلمات: ۷۸ حروف: ۲۷۱

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں یہ ذکر ہوا کہ ہر نفس پر ایک حافظ ہے جو عمل کو محفوظ کر رہا ہے۔ اس سورت میں عمل کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں انسان کی تخلیق میں غور و فکر کا ذکر آیا۔ اس سورت میں اس تخلیق کی تفصیل ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں عذاب سے ڈرایا گیا۔ اس سورت میں عذاب سے بچنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ عزوجل کے انعامات پر اس کی پاکی بیان کرنے کا ذکر ہے۔ اور سورت کے آخر میں ایسے لوگوں کی کامیابی کا ذکر ہے۔

موضوع

صحیح علم و عمل اور ان کے سرچشمے

سورت میں علم و عمل اور ان دونوں کے سرچشمے کا بیان ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: علم اور عمل کا سرچشمہ۔ آیت: ۱ تا ۸

دوسرا مضمون: حق کی دعوت۔ آیت ۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: علم اور عمل کا سرچشمہ۔ آیت: ۱ تا ۸

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ① ...... وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ⑧)

اس مضمون میں اللہ تعالیٰ نے علم کے سرچشمہ: قرآنِ کریم اور عمل کے سرچشمہ: شریعتِ مطہرہ کا ذکر کیا ہے کہ جس اللہ نے ظاہری اور جسمانی رہنمائی کا انتظام کیا ہے، اس اللہ نے حقیقی کامیابی کے لیے قرآنِ کریم کو علم کا اور شریعت کو عمل کا سرچشمہ بنادیا ہے۔

① **جسمانی تربیت کا نظام: (آیت: ۱ تا ۵)**

اللہ تعالیٰ نے جسمانی تخلیق کے نظام میں اعضاء اور ان میں قوتوں کی تخلیق میں اعتدال رکھا اور پھر ہر چیز کے مناسب ہدایت اور رہنمائی فرمائی۔

② **روحانی تربیت کا نظام: (آیت: ۶ تا ۸)**

اسی طرح اس نے حقیقی کامیابی کے لیے قرآن کریم کو علم کا سرچشمہ بنا کر اور شریعت کو عمل کا سرچشمہ بنا کر دونوں کو آسان کر دیا ہے۔

دوسرا مضمون: حق کی دعوت۔ آیت ۹ تا ختم سورۃ

(فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ ...... صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹)

اس مضمون میں حق کی دعوت دینے اور پھر فائدہ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے والوں کا ذکر ہے

① دعوت: (آیت: ۹)

علم وعمل کے سر چشموں کی طرف لوگوں کو دعوت دیجئے۔

② ۲۔ لوگوں کی قسمیں: (آیت: ۱۰ تا ۱۹)

انصاف پسند لوگ فائدہ اٹھا کر کامیاب ہوں گے اور ضدی لوگ اعراض کر کے اپنا انجام برباد کرتے ہیں۔

ایاتہا ۲۶ (۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَة (٦٨) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الغاشیة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ..

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر:۸۸ نزولی نمبر:٦٨ (سورۃ الذاریات کے بعد، اور سورۃ الکھف سے پہلے)

۴ اعداد وشمار — رکوع:۱ آیات:۲٦ کلمات:۷۲ حروف:۳۸۱

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں علم اور عمل کے سر چشموں کا بیان ہوا۔ اس سورت میں عمل کے نتیجے کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں نصیحت کرنے اور سمجھانے کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں بھی نصیحت کرنے اور سمجھانے والے کے مقام اور منصب کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں کامیاب اور ناکام لوگوں کی قسمیں بیان ہوئیں۔ اس سورت میں بھی انہی دو قسموں کا بیان ہے۔

٦ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں قیامت کے دن نتیجے کا بیان ہے، اور سورت کے آخر میں حساب کا بیان ہے۔

موضوع

عمل کا اخروی انجام

اس سورت میں عمل کے اخروی انجام کا بیان ہے۔ سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کا انجام اخروی۔ آیت ۱ تا ۱۶

دوسرا مضمون: حق کی دعوت۔ آیت ۱۷ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کا انجام اخروی۔ آیت ۱ تا ۱۶

(هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱ ...... وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝۱۶)

اس مضمون میں عمل کے اُخروی انجام کا ذکر ہے۔

قیامت کے دن عمل کرنے والے دو قسم پر ہو جائیں گے:

۱۔ بعض عمل کی وجہ سے تھکاوٹ اور عذاب میں گرفتار ہونگے۔ (آیت: ۱ تا ۷)

۲۔ بعض عمل کی وجہ سے خوشیوں اور نعمتوں میں ہونگے۔ (آیت: ۸ تا ۱۶)

دوسرا مضمون: حق کی دعوت۔ آیت ۱۷ تا ختم سورت

(فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۳ ...... ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝۲۶)

اس مضمون میں عمل کی دعوت دینے والوں کو ہدایات ہیں کہ صحیح عمل والوں کو اپنے اندر عظیم صفات پیدا کر کے دعوت کا کام کرنا چاہیے:

① داعی کی صفات: (آیت: ۱۷ تا ۲۰)

۱۔ سادگی (آیت: ۱۷) ۲۔ بلند ہمتی (آیت: ۱۸) ۳۔ استقامت (آیت: ۱۹) ۴۔ عاجزی (آیت: ۲۰)

② داعی کا منصب: (آیت: ۲۱ تا ۲۶)

داعی کی ذمہ داری تذکیر اور نصیحت کر کے انجام اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا ہے، منوانا اس کے فرائض میں نہیں ہے۔

سُوۡرَةُ الۡفَجۡر (۸۹) (۱۰)

آیاتہا ۳۰ — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — الفجر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالۡفَجۡرِ...

۲ زمانۂ نزول — جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر:۸۹ نزولی نمبر:۱۰(سورۃ اللیل کے بعد،اور سورۃ الضحیٰ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار — رکوع:۱ آیات:۳۰ کلمات:۱۲۷ حروف:۵۹۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں عمل کے اخروی انجام کا بیان ہوا،اس سورت میں دنیوی انجام کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے اور حساب کا ذکر ہوا،اس سورت میں بھی اسی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اور پکڑ سے کوئی باہر نہیں۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی لوگوں کی دو قسموں کا بیان ہوا،اس سورت میں بھی دو قسموں کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں نافرمان لوگوں کا عذاب میں گرفتار ہونے کا ذکر ہے۔ اور سورت کے آخر میں فرماں بردار لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

موضوع

عمل کا دنیوی انجام

اس سورت میں عمل کے دنیوی انجام کا بیان ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کا انجام دنیا میں۔ آیت ۱ تا ۲۰

دوسرا مضمون: عمل کا انجام آخرت میں۔ آیت ۲۱ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کا انجام دنیا میں۔ آیت ۱ تا ۲۰

(وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾......
...... وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۭ﴿۲۰﴾)

اس مضمون میں عمل کے دنیوی انجام کا ذکر ہے۔

① قوموں کی تباہی کا سبب: (آیت: ۱ تا ۱۴)

قوموں کی تباہی کا اصل سبب ان کی بدعملی اور اللہ تعالیٰ کے ملک میں فساد پھیلانا ہوتا ہے، چنانچہ عاد، ثمود اور فرعون کے قصے اس پر شاہد ہیں۔

② انسانوں کا مزاج: (آیت: ۱۵ تا ۲۰)

انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرم کو اپنا حق سمجھتا ہے، اور اپنے عمل کی سزا کو اللہ تعالیٰ کی زیادتی سمجھتا ہے۔

دوسرا مضمون: عمل کا انجام آخرت میں۔ آیت ۲۱ تا ختم سورت

(كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ ......

...... فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾)

اس مضمون میں اُخروی سزا کا ذکر ہے کہ دنیوی سزا کے بعد اُخروی سزا بھی ہے، اس وقت یہ بد عمل لوگ حسرت اور تمنا کریں گے، لیکن یہ سب کچھ بے سود ہوگا، اور اس کے مقابلے میں نفسِ مطمئنہ کو کامیابی ملے گی۔

① بد عمل لوگ: (آیت: ۲۱ تا ۲۶)

قیامت کے دن بد عمل لوگ دنیوی زندگی کو ضائع کرنے پر حسرت اور تمنا کریں گے، لیکن یہ سب کچھ بے سود ہوگا۔

② نیک عمل لوگ: (آیت: ۲۷ تا ۳۰)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کو زندگی کا مقصد بنا کر عبدیت کی زندگی گزارتے ہیں، وہ اپنے بہترین انجام کو پہنچ جائیں گے۔

رکوعاتہا ۱ (۳۵) **سُوۡرَةُ الۡبَلَد** (۹۰) آیاتہا ۲۰

سورت کا تعارف

۱	نام مع وجہ تسمیہ	البلد، لااقسم

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ...

۲	زمانۂ نزول	جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳	ترتیب	مصحفی نمبر: ۹۰	نزولی نمبر: ۳۵ (سورۃ قٓ کے بعد، اور سورۃ الطارق سے پہلے)

۴	اعداد وشمار	رکوعات: ۱	آیات: ۲۰	کلمات: ۸۲	حروف: ۳۵۱

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں عمل کے دنیوی انجام کا بیان ہوا۔ اس سورت میں عمل کی اہمیت کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں مال کی محبت اور یتیم کا مال کھانے کی مذمت بیان ہوئی، اس سورت میں بیان ہے کہ فرضِ منصبی کی گھاٹی کو پار کرنے کے لیے اس نادر طبقے کے ساتھ تعاون ضروری ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں دو قسموں کا ذکر آیا۔ اس سورت میں بھی دو قسموں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں عمل کی مشقت کا ذکر ہے، سورت کے آخر میں عمل کے نتیجے کا ذکر ہے۔

موضوع

عمل کی اہمیت

سورت میں عمل کی اہمیت کا بیان ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کی اہمیت۔ آیت ۱ تا ۷

دوسرا مضمون: عمل میں انسان کا اختیار۔ آیت ۸ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: عمل کی اہمیت۔ آیت ۱ تا ۷

(لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ ...... اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝۷)

اس مضمون میں عمل کی اہمیت کا بیان ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے آزاد نہیں، بلکہ مکلف بنایا ہے، اس کا خود کو آزاد سمجھنا غلط ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے ذرائع دے کر ذمہ داری کی گھاٹی پار کرنے کا حکم دیا ہے، بعض نے یہ گھاٹی پار کی اور بعض پار نہ کر سکے، دونوں کا انجام جدا جدا ہے۔

دوسرا مضمون: عمل میں انسان کا اختیار۔ آیت ۸ تا ختم سورت

(اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ ...... عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰)

اس مضمون میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عمل میں اختیار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے ذرائع: آنکھیں، زبان، ہونٹ اور خیر و شر کی ہدایت دے کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کی ذمہ داری کی گھاٹی پار کرنے کا حکم دیا ہے، بعض نے یہ گھاٹی پار کی اور بعض پار نہ کر سکے، دونوں کا انجام جدا جدا ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا انجام جنت اور کفر کا انجام جہنم ہے۔

رکوعاتہا ۱ — سُوْرَۃُ الشَّمْس (۹۱) (۲۶) — آیاتہا ۱۵

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الشمس، والشمس وضحٰها

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۹۱ نزولی نمبر:۲۶ (سورۃ القدر کے بعد، اور سورۃ البروج سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوع:۱ آیات:۱۵ کلمات:۵۴ حروف: ۲۴۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں عمل کی اہمیت کا بیان ہے، اس سورت میں بھی عمل کی اہمیت کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں انسان کو خیر اور شر دونوں کی سمجھ دینے کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی فجور اور تقویٰ کے الہام کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ اس سورت میں بھی دو قسموں کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے مظاہروں کا ذکر ہے، اور آخر میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان ہے۔

موضوع

عمل کی اہمیت

سورت میں عمل کی اہمیت کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: مختلف وسائل، مختلف نتائج۔ (آیت: ۱ تا ۶)
دوسرا مضمون: مختلف اعمال، مختلف نتائج۔ (آیت: ۷ تا ۱۵)

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: مختلف وسائل، مختلف نتائج: (آیت: ۱ تا ۶)

(وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝۱ ...... وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝۶)

اس مضمون میں عمل کا فرق بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نظارے رکھے ہیں: سورج چاند، دن رات، آسمان و زمین سے مختلف نتائج دیکھے جاتے ہیں۔

دوسرا مضمون: مختلف اعمال، مختلف نتائج: (آیت: ۷ تا ۱۵)

(وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷ ...... وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵)

اس مضمون میں عمل کے انجام کو بیان کرنے کے لیے ایک مثال بیان کی گئی ہے کہ مختلف اعمال سے مختلف نتائج ظاہر ہوں گے، نفس انسانی میں خیر اور شر دونوں کا الہام ڈالا گیا ہے۔ نفس کا تزکیہ کرنے والے کامیاب اور اس کو ناپاک کرنے والے ناکام ہیں۔ قوم ثمود کے قصے سے عمل کا انجام سمجھا جا سکتا ہے۔

رکوعاتہا ۱ (۹) سُورَةُ الَّیۡل (۹۲) آیاتہا ۲۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الّیل، والّیل

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۹۲ نزولی نمبر:۹(سورۃ الاعلیٰ کے بعد،اور سورۃ الفجر سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوع:۱ آیات:۲۱ کلمات:۷۱ حروف: ۳۱۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں عمل کی اہمیت کا بیان ہوا۔ اس سورت میں یہ بیان ہے کہ انسان اپنے عمل میں اختیار رکھتا ہے۔ مجبور نہیں ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں بھی دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔اس سورت میں بھی دو قسموں کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں نفس کے تزکیے کا بیان ہوا،یہاں تزکیے کے حصول کے لیے خرچ کرنے کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔اور آخر میں بھی دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔

موضوع

عمل میں انسان کا اختیار

اس سورت کے اندر عمل میں انسان کے اختیار کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: انسان کا اختیار۔ آیت: ۱ تا ۱۳

دوسرا مضمون: اختیار کے بعد دو قسم کے لوگ۔ آیت: ۱۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: انسان کا اختیار۔ آیت: ۱ تا ۱۳

(وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ ...... وَ اِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۳﴾)

① متضاد اعمال، متضاد نتائج (آیت: ۱ تا ۴)

رات دن اور مذکر و مؤنث کا اختلاف اور ان کے آثار و نتائج کا اختلاف سب کو سمجھ میں آتا ہے۔ متضاد چیزوں کی طرح اعمال اور مساعی بھی متضاد اور ان کے ثمرات اور نتائج بھی مختلف ہیں۔

② انسان کا اختیار (آیت: ۵ تا ۱۳)

انسان عمل میں با اختیار ہے، خیر کے راستے پر چلے تو اللہ خیر کا راستہ آسان کر دیں گے، اور شر کے راستے پر چلے تو شر کا راستہ آسان ہو جائے گا۔

دوسرا مضمون: اختیار کے بعد دو قسم کے لوگ۔ آیت: ۱۴ تا ختم سورت

(فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿ۚ۱۴﴾ ...... وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ﴿۲۱﴾)

عمل میں با اختیار ہونے کے بعد لوگ دو قسم کے ہو گئے:

① اشقیٰ: جو حق کو جھٹلا کر اور اس سے اعراض کر کے بد بخت بنتا ہے۔

② اتقیٰ: جو تقویٰ اختیار کر کے اللہ کی رضا کو ہر جگہ اپنی زندگی کا نصب العین بنا کر متقی بنتا ہے۔

آیاتہا ۱۱ (۹۳) سُوْرَۃُ الضُّحٰی (۱۱) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الضحیٰ، والضحیٰ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالضُّحٰی...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۳ نزولی نمبر: ۱۱ (سورۃ الفجر کے بعد، اور سورۃ الانشراح سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۱۱ کلمات: ۴۰ حروف: ۱۷۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں عمل کی اہمیت اور نتیجے کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں عمل کے نمونے یعنی رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں امت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مال خرچ کرنے کا حکم ہوا۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کو مال خرچ کرنے کا حکم ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں امت کو تسلی تھی۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے تین انعامات کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں تین ہدایات کا ذکر ہے۔

موضوع

نمونۂ عمل: حضرت محمد ﷺ کی شان

سورت میں نمونۂ عمل حضرت محمد ﷺ کی شان کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول اللہ ﷺ پر تین انعامات ۔ آیت ۱ تا ۸

دوسرا مضمون: تین احکامات ۔ آیت ۹ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول اللہ ﷺ پر تین انعامات ۔ آیت ۱ تا ۸

(وَالضُّحٰى ۝۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ ...... وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸)

اس مضمون میں رسول اللہ ﷺ کی شان بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر تین ادوار میں تین احسانات فرمائے، تینوں کا تعلق مخلوق سے ہے:

۱۔ بچپن میں یتیم ہونے کے باوجود حفاظت کی۔ (آیت:۶)

۲۔ جوانی میں اُمّی ہونے کے باوجود کمال درجہ کی تعلیمات سے آراستہ کیا۔ (آیت:۷)

۳۔ ناداری میں غنا کی دولت نصیب کی۔ (آیت:۸)

دوسرا مضمون: تین احکامات ۔ آیت ۹ تا ختم سورت

(فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ ...... وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱)

تین انعامات کے بعد اس مضمون میں تین احکامات کا ذکر ہے:

۱۔ یتیم سے نرمی کا سلوک کیجئے۔ (آیت:۹)   ۲۔ غریب سے مہربانی کا سلوک کیجئے۔ (آیت:۱۰)

۳۔ انعاماتِ الٰہیہ کو بیان کیجئے۔ (آیت:۱۱)

سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح (۹۴) (۱۲)

آیاتہا ۸ — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الانشراح، الشرح، الم نشرح

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۴ — نزولی نمبر: ۱۲ (سورۃ الضحیٰ کے بعد، اور سورۃ العصر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ — آیات: ۰۸ — کلمات: ۲۶ — حروف: ۱۵۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی شان کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں نبوت سے قبل تین انعامات کا ذکر ہے۔ اس سورت میں نبوت کے بعد تین انعامات کا ذکر ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں بھی تین مشکلات کے بعد آسانیوں کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی مشکل کے بعد آسانی کا ذکر ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں شرحِ صدر کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں شرحِ صدر کے سبب یعنی تعلق مع اللہ کا ذکر ہے۔

موضوع

نمونۂ عمل حضرت محمد ﷺ کی شان

سورت میں نمونۂ عمل حضرت محمد ﷺ کی شان کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول اللہ ﷺ پر تین انعامات اور قانونِ الٰہی۔ آیت: ۱ تا ۶

دوسرا مضمون: دو احکامات۔ آیت: ۷ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: رسول اللہ ﷺ پر تین انعامات اور قانونِ الٰہی۔ آیت: ۱ تا ۶

(اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ ......

...... فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦)

① تین انعامات (آیت: ۱ تا ۴)

رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے تین احسانات کیے، تینوں کا تعلق خالق سے ہے:
۱۔ سینہ کھول دیا۔ (آیت: ۱) ۲۔ بلند حوصلہ نصیب کیا۔ (آیت: ۲ تا ۳) ۳۔ شان کو بلند کیا۔ (آیت: ۴)

② قانونِ الٰہی

ہر مشکل کے بعد دو آسانیاں ہیں۔ (آیت: ۵ تا ۶)

دوسرا مضمون: دو احکامات۔ آیت: ۷ تا ختم سورت

...... فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨)

۱۔ ایک کام سے فراغت کے بعد دوسرے کام میں لگ جائیے، وقت ضائع نہ کیجئے۔ (آیت: ۷)
۲۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پوری توجہ سے عبادت، دعا، استغفار اور مراقبہ میں لگ جائیے۔ (آیت: ۸)

ایاتہا ۸ (۹۵) سُوْرَةُ التِّیْن (۲۸) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ التین، والتین

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۵ نزولی نمبر: ۲۸ (سورۃ البروج کے بعد، اور سورۃ القریش سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۸ کلمات: ۳۴ حروف: ۱۵۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں رسول اللہ ﷺ کے کمال کا بیان ہوا۔ اس سورت میں نوعِ انسانی کے کمال کا ذکر ہے جس سے رسول اللہ ﷺ تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ پچھلی سورت میں محنت کرنے کا ذکر تھا۔ اس سورت میں بھی محنت اور اس کے نتیجے کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا ذکر تھا۔ اس سورت میں اس کو انسان کے کمال اور ترقی کا سبب بتایا گیا۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں پھلوں اور مقدس شہر کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے احکم الحاکمین ہونے کا ذکر ہے۔ گویا یہ پھل اور مقدس شہر اللہ تعالیٰ کے احکم الحاکمین ہونے کی نشانیاں ہیں۔

موضوع

عمل نمونے کے مطابق تو اچھا انجام ورنہ بد ترین انجام

اس سورت میں نمونے کے مطابق عمل کے اچھے انجام ورنہ بد ترین انجام کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: انسان کی فطری حالت۔ آیت: ۱ تا ۴

دوسرا مضمون: بہتر اور بدتر انسان اور ایک سوال۔ آیت: ۵ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: انسان کی فطری حالت۔ آیت: ۱ تا ۴

(وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ ...... لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾)

تین شریعتیں (آیت: ۱ تا ۳)

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔
۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔
۳۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تینوں شریعتوں کی گواہی (آیت: ۴)

تینوں مقدس انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں کا خلاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل و صورت میں پیدا فرمایا ہے۔

دوسرا مضمون: بہتر اور بدتر انسان اور ایک سوال۔ آیت:۵ تا ختمِ سورت

(ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ ...... اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸)

بدترین انسان:

اپنے فرائضِ منصبی سے غافل انسان کائنات کی حقیر چیز سے بھی بدتر ہے۔ (آیت:۵)

بہترین انسان:

اپنے فرائضِ منصبی کو بجالانے والا انسان کائنات کی بہترین ہستی ہے۔ (آیت:۶)

ایک سوال:

اس کے بعد بھی کسی کے پاس دین فطرت کے اصول اور جزاء و سزا کے ایسے معقول قاعدوں کو جھٹلانے کی دلیل ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین نہیں ہے؟۔ (آیت:۷ تا ۸)

سُوْرَةُ الْعَلَق (۹۶) (۱)

آیاتھا ۱۹ — رکوعاتھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ العلق، اقرأ باسم ربك

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ... خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۶ نزولی نمبر: ۱ (پہلی سورت اور سورۃ القلم سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱ آیات: ۱۹ کلمات: ۹۲ حروف: ۲۸۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں عمل کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں علم کا ذکر ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں تخلیقِ انسانی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ذکر ہوا۔ اس سورت میں تعلیمِ انسانی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر اجمالاً ہوا۔ اس سورت میں دونوں قسمیں ذرا تفصیل سے ہیں۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے نام پر پڑھنے کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کا ذکر ہے۔

موضوع

اشاعتِ علم اور مادہ پرست ذہنیت

سورت میں نمونے کے مطابق اشاعتِ علم اور مادہ پرست ذہنیت کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: علم نافع کی اشاعت۔ آیت: ۱ تا ۵

دوسرا مضمون: مادہ پرستی۔ آیت: ۶ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: علم نافع کی اشاعت۔ آیت: ۱ تا ۵

(اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ ۞١ ...... عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ ۞٥)

علم نافع کیا ہے؟

جس علم میں دو باتیں پائی جائیں:

① خدا شناسی یعنی اللہ تعالیٰ کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اور پھر اسے درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے علم عطا فرمایا۔

② خود شناسی یعنی انسان کا تعارف

انسان کی حقیقت جما ہوا خون ہے جو خالص اللہ تعالی کے فضل سے کمال تک پہنچتا ہے۔

دوسرا مضمون: مادہ پرستی۔ آیت:۶ تا ختم سورت

﴿ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۶ ...... كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۱۹ ﴾

① مادہ پرست اور اس کا انجام

وہ سرکش انسان جو

۱۔ اپنے آپ کو مال وجاہ کی وجہ سے مستغنی خیال کرتا ہے۔ (آیت:۶)

۲۔ اللہ کے بندوں کو اس کی عبادت کرنے سے، نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ (آیت:۹تا۱۰)

۳۔ قرآن پاک کے پروگرام کی تکذیب اور اس سے رُوگردانی کرتا ہے۔ (آیت:۱۳)

ایسے طاغی شخص کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آیا تو اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا، اور ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ (آیت:۱۵تا۱۸)

② مؤمن پرہیزگار

وہ اہل ایمان جو

۱۔ اللہ کے حضور نماز ادا کرتے ہیں۔ (آیت: ۱۰)

۲۔ ہدایت پر ہیں۔ (آیت: ۱۱)

۳۔ تقویٰ کا حکم دیتے ہیں۔ (آیت: ۱۲)

ایسے لوگوں کو حکم ہے کہ وہ ہر حال میں سرکش اور مادہ پرست لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اپنا مشن جاری رکھیں۔ (آیت: ۱۹)

ایاتھا ۵ | (۹۷) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ (۸۷) | رکوعاتھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ القدر، لیلۃ القدر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ...

۲ زمانۂ نزول بعض علما کے نزدیک مکی سورت ہے، لیکن راجح قول کے مطابق یہ مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۷ نزولی نمبر: (مکی ہونے کی صورت میں ۲۵ نمبر، سورۃ عبس کے بعد اور سورۃ الشمس سے پہلے۔ جب کہ مدنی ہونے کی صورت میں ۸۷، سورۃ المطففین کے بعد اور سورۃ البقرۃ سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۵ کلمات: ۳۰ حروف: ۱۱۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں علم کا بیان ہوا۔ اس سورت میں علم کے نصاب یعنی قرآن کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں پڑھنے کا حکم تھا۔ اس سورت میں کیا پڑھا جائے اس کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم تھا۔ اس سورت میں قرب کا بہترین زمانہ بیان کیا جاتا ہے۔

۶ سورت کے اول و آخر میں ربط

سورت کے شروع اور آخر میں لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

موضوع

نصاب تعلیم: قرآنِ کریم

سورت میں نصابِ تعلیم یعنی قرآنِ کریم کی عظمت کا ذکر ہے۔

خلاصہ

(اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ① ...... سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ⑤)

علم نافع کا نصاب

علم نافع کا نصاب قرآن کریم میں ہے۔ (آیت:۱)

زمانِ نزول

نزول کا زمانہ لیلۃ القدر ہے جس کی صفات یہ ہیں:

۱۔ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (آیت:۲تا۳)

۲۔ سال بھر کی تقدیر ملائکہ کو حوالہ ہونے کی رات ہے۔ (آیت:۴)

۳۔ باطنی حیات اور روحانی خیر و برکت کے نزول کی رات ہے۔ (آیت:۵)

آیاتہا ۸ — (۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَة (۱۰۰) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ لم یکن، اھل الکتاب، منفکین، البیّنة، القیّمة، البریّة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ... وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ.. إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (۶) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ...

۲ زمانۂ نزول راجح قول کے مطابق مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۸ نزولی نمبر: ۱۰۰ (سورۃ الطلاق کے بعد، اور سورۃ الحشر سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوعات: ۱ آیات: ۰۸ کلمات: ۹۴ حروف: ۳۹۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں تعلیم کے نصاب کا بیان ہوا، اس سورت میں تعلیم کے لیے استاذ کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں قرآن کی عظمت بیان کی گئی، اس سورت میں بھی قرآن کی عظمت کا بیان ہے۔

۳۔ پچھلی سورت میں قرآن کے نزول کا بیان ہوا، یہاں نزول کی علت کا بیان ہے۔

۶ سورت کے اول وآخر میں ربط

سورت کے شروع میں اس بات کا بیان ہے کہ گمراہی سے نکلنے کے لیے بیّنہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ضروری ہے۔ سورت کے آخر میں تعلق رکھنے والوں کے انجام کا بیان ہے۔

موضوع

علم کے لیے استاذ کی ضرورت

سورت میں علم کے لیے استاذ کی ضرورت کا ذکر ہے۔
سورت میں دو مضمون ہیں۔

اجمالی خلاصہ

پہلا مضمون: استاد کی آمد۔ آیت: ۱ تا ۳

دوسرا مضمون: لوگوں کا انداز اور انجام۔ آیت: ۴ تا ختم سورت

تفصیلی خلاصہ

پہلا مضمون: استاد کی آمد۔ آیت: ۱ تا ۳

(لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ ...... فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح بینہ یعنی رسول آچکا ہے جو دین حق کا مقدس پیغام سناتا ہے۔ (آیت: ۱ تا ۳)

دوسرا مضمون: لوگوں کا انداز اور انجام۔ آیت: ۴ تا ختم سورۃ

(وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ ......

...... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾)

۱۔ جو ضد و عناد کی بنیاد پر انکار کرلے گا وہ مخلوقات میں بدترین بن کر سزا کا مستحق بن جائے گا۔ (آیت: ۴ تا ۶)

۲۔ جو پیغام مان لے گا وہ مخلوقات میں بہترین بن کر انعامات کا مستحق بن جائے گا۔ (آیت: ۷ تا ۸)

آیاتہا ۸ — (۹۹) سُورَةُ الزِّلْزَال (۹۳) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الزلزلة، الزلزال، إذا زُلزلت

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۹۹ نزولی نمبر: ۹۳ (سورۃ النساء کے بعد، اور سورۃ الحدید سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۸ کلمات: ۳۵ حروف: ۱۱۹

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں نیک اور بد لوگوں کے انجام کا ذکر ہوا، اس سورت میں اس انجام کے وقت کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورتوں میں علم و عمل کی تفصیلات کا ذکر ہوا، اس سورت میں نتیجے کے دن کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کے ابتدائی واقعات

خلاصہ

(اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۝۱ ...... وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸)

۱۔ زمین میں زلزلہ آجائے گا۔ (آیت: ۱) ۲۔ زمین اپنے بوجھ کو باہر پھینک دے گی۔ (آیت: ۲)

۳۔ زمین خبریں بیان کرے گی۔ (آیت: ۳ تا ۵) ۴۔ لوگ مختلف ٹولیوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ (آیت: ۶)

۵۔ اچھے اور برے عمل سامنے آجائیں گے۔ (آیت: ۷، ۸)

آیاتہا ۱۱ — (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت (۱۴) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ	العادیات، والعادیات اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا...
۲ زمانۂ نزول	حضرت ابن مسعود کے نزدیک مکی سورت ہے اور حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں مدنی سورت ہے۔
۳ ترتیب	مصحفی نمبر: ۱۰۰ نزولی نمبر: ۱۴ (سورۃ العصر کے بعد، اور سورۃ الکوثر سے پہلے)
۴ اعداد و شمار	رکوع: ۱ آیات: ۱۱ کلمات: ۴۰ حروف: ۱۶۰

۵ ربط

۱۔ دونوں سورتوں میں قیامت کا مضمون مشترک ہے۔

2۔ پچھلی سورت میں انسان کی زندگی کے پورے ریکارڈ کے سامنے آنے کا ذکر ہوا، اس سورت میں انسان کی طبیعت کا ذکر ہے۔

موضوع

انسانوں کی بیماری، اس کا سبب اور علاج

خلاصہ

(وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ ...... اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱)

① گھوڑوں کی وفاشعاری اور شکر گزاری: گھوڑا اپنے مالک کے ساتھ کیسا وفادار ہے۔ (آیت: ۱ تا ۵)

② انسان کی بیماری: انسان ناشکری کے مرض میں مبتلا ہے۔ (آیت: ۶ تا ۷)

③ بیماری کا سبب: اس بیماری کا سبب مال کی محبت ہے۔ (آیت: ۸)

④ بیماری کا علاج: اس بیماری کا علاج فکرِ آخرت ہے۔ (آیت: ۹ تا ۱۱)

آیاتُھَا ۱۱ | (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ (۳۰) | رُکُوْعَاتُھَا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ القارعة

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اَلْقَارِعَةُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۰۱ نزولی نمبر:۳۰(سورۃ القریش کے بعد،اور سورۃ القیامۃ سے پہلے)

۴ اعدادوشمار رکوع:۱ آیات:۱۱ کلمات:۳۶ حروف: ۱۵۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کا بیان ہے۔
۲۔ پچھلی سورتوں میں قیامت کے ابتدائی واقعات کا ذکر تھا، اس سورت میں قیامت کے انتہائی واقعات کا ذکر ہے۔

موضوع

قیامت کے انتہائی واقعات

خلاصہ

(اَلْقَارِعَةُ ۞ مَا الْقَارِعَةُ ۞ ...... وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۞ نَارٌ حَامِيَةٌ ۞)

① **قیامت کا پہلا مرحلہ:** (آیت:۱تا۵)
قیامت کے روز بڑے وزنی اور صاحب تدبیر انسان افراتفری کا شکار ہوجائیں گے اور پتنگوں کی طرح دوڑنے لگیں گے۔ اور مضبوط پہاڑ رنگین دھنی ہوئی اون کی طرح بکھر جائیں گے۔

② **دوسرا مرحلہ:** (آیت:۶تا۱۱)
اعمال کا وزن ہوگا،وزنی اعمال والے پسندیدہ عیش میں ہونگے،جبکہ ہلکے اعمال والوں کا ٹھکانا ھاویہ ہوگا۔

ایاتہا ۰۸ (۱۰۲) سُوْرَۃُ التَّکَاثُر (۱۶) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ التکاثر، الھٰکم التکاثر، المقبرۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ...حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۰۲ نزولی نمبر: ۱۶ (سورۃ الکوثر کے بعد اور سورۃ الماعون سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۸ کلمات: ۲۸ حروف: ۱۲۰

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں قیامت کا بیان ہوا۔ اس سورت میں بھی قیامت کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں لوگوں کی دو قسموں کا بیان تھا۔ اس سورت میں لوگوں کی بیماری کا ذکر ہے۔

موضوع

انسانوں کی بیماری، سبب اور علاج

خلاصہ

(اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۝۱ ...... ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝۸)

(۱) بیماری:

انسان کی بیماری غفلت ہے۔ (آیت: ۱)

(۲) بیماری کا سبب:

اس بیماری کا سبب تکاثر یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کا مقابلہ جاری رکھنا ہے۔ (آیت: ۱)

(۳) بیماری کا علاج:

اس بیماری کا علاج فکر آخرت ہے۔ (آیت: ۲ تا ۸)

آیاتھا ۳ — سُورَةُ الْعَصْر (۱۰۳) (۱۳) — رکوعاتھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ العصر، والعصر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَالْعَصْرِ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۰۳ نزولی نمبر: ۱۳ (سورۃ الانشراح کے بعد، اور سورۃ العادیات سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوع: ۱ آیات: ۰۳ کلمات: ۱۴ حروف: ۶۸

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں ناکامی کے سبب کا بیان ہوا۔ اس سورت میں کامیابی کے اصول کا ذکر ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں غفلت میں پڑھے ہوئے لوگوں ذکر ہوا۔ اس سورت میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ خسارے میں پڑے ہوئے اور خسارے سے نکلے ہوئے۔

موضوع

کامیابی کے چار اصول

خلاصہ

(وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ ...... وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾)

اقوام عالم کی کامیابی کے اصول اربعہ: (آیت: ۱ تا ۳)

تاریخ گواہ ہے کہ تمام انسان خسارے میں رہے ہیں، سوائے ان کے جنھوں نے یہ چار کام کیے:
۱۔ ایمان لائے ۲۔ عمل صالح کیا ۳۔ حق بات کی دعوت دی ۴۔ صبر واستقامت کی تلقین کرتے رہے۔

آیاتہا ۹ — ## سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ (۱۰۴) (۳۲) — رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الْھُمَزَۃ،ویل لکل ھمزۃ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۰۴ نزولی نمبر:۳۲(سورۃ القیامۃ کے بعد،اور سورۃ المرسلات سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع:۱ آیات:۹ کلمات:۳۳ حروف:۱۳۰

۵ ربط

۱۔دونوں سورتوں میں قیامت کا مضمون مشترک ہے۔ ۲۔ پچھلی سورت میں انسان کی زندگی کے پورے ریکارڈ کے سامنے آنے کا ذکر ہوا،اس سورت میں انسان کی طبیعت کا ذکر ہے۔

موضوع

خسارے کا سبب،سرمایہ پرستی

خلاصہ

(وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۝۱ ...... فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۝۹)

(۱) سرمایہ پرستی: خسارے کا ایک سبب سرمایہ پرستی ہے،جس کی علامات یہ ہیں:

۱۔دوسروں کو نیچا ثابت کرنے کے لیے پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔(آیت:۱)

۲۔سامنے طعنوں کی زبان استعمال کرنا۔(آیت:۱)

۳۔مال جمع کرنے کی ہوس اور بار بار گنتے رہنے کی عادت۔(آیت:۲)

۴۔مال کو ہر مصیبت کا علاج سمجھنا۔(آیت:۳)

(۲) انجام: جہنم کی آگ حقیقت واضح کردے گی۔(آیت:۴تا۹)

ایاتھا ۵ | (۱۰۵) سُورَةُ الفِيل (۱۹) | رکوعاتھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الفیل، الم تر کیف

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۰۵ نزولی نمبر:۱۹(سورۃ الکافرون کے بعد، اور سورۃ الفلق سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۱ آیات:۰۵ کلمات:۲۳ حروف: ۹۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی خسارے کے سبب کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں خسارے میں پڑے ہوئے لوگوں کے اُخروی انجام کا ذکر تھا، اس سورت میں دنیوی انجام کا ذکر ہے۔

موضوع

خسارے کا سبب: حکومت پرستی

خلاصہ

(اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ ...... فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵)

① حکومت پرستی: خسارے کا ایک سبب حکومت پرستی ہے، جس کی علامات یہ ہیں:

۱۔ حکومت اور طاقت کے نشے میں مست ہونا۔ (آیت:۱)

۲۔ شعائر اللہ کی توہین کے منصوبے بنانا۔ (آیت:۲)

② انجام: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی تدبیر کو ناکام بنا کر تہس نہس کر دیتے ہیں۔ (آیت:۳تا۵)

آیاتہا ۰۴ (۱۰۶) سُورَۃ قُرَیْش (۲۹) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ — قریش، لایلٰف قریش

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں لِاِیلٰفِ قُرَیْشٍ...

۲ زمانۂ نزول — بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب — مصحفی نمبر: ۱۰۶ نزولی نمبر: ۲۹ (سورۃ التین کے بعد اور سورۃ القارعۃ سے پہلے نازل ہوئی)

۴ اعداد و شمار — رکوعات: ۱ آیات: ۰۴ کلمات: ۱۹ حروف: ۷۳

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی خسارے کے سبب کا بیان ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں بیت اللہ کی توہین کرنے والوں کا انجام بیان ہوا، اس سورت میں بیت اللہ کے احترام کا ذکر ہے۔

موضوع

خسارے کا سبب، قوم پرستی

خلاصہ

(لِاِیلٰفِ قُرَیْشٍ ۝۱ ...... الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴)

① حکومت پرستی: خوش حال قوم، قریش پر اللہ تعالیٰ نے دو حوالوں سے خاص انعام کیا تھا:

۱۔ امن: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ان کا احترام ڈال دیا تھا۔ (آیت: ۱)

۲۔ معیشت: تجارت کے لیے ملک کے طول و عرض میں سفر آسان بنا دیا تھا۔ (آیت: ۲)

② خدا پرستی نہ کہ قومیت پرستی: اگر کوئی قوم لوگوں کے درمیان نامور ہو جائے تو اسے قوم پرستی میں مبتلا ہونے کے بجائے خدا پرستی کا راستہ اختیار کرنا چاہیے؛ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔

آیاتہا ۷ | رکوعاتہا ۱

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن (۱۰۷) (۱۷)

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الماعون، ارءیت، ارءیت الذی یکذب، الدین، الیتیم، التکذیب

اس لیے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ... فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۰۷ نزولی نمبر: ۱۷ (سورۃ التکاثر کے بعد اور سورۃ الکافرون سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱ آیات: ۰۷ کلمات: ۲۵ حروف: ۱۲۵

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی خسارے کے سبب کا بیان ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم ہوا، اس سورت میں جعلی عبادت کی تردید ہے۔

موضوع

خسارے کا سبب، جعلی دینداری

خلاصہ

(اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝۱ ...... وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷)

① **خسارے کا چوتھا سبب:** جعلی دینداری ہے، جس کی نشانیاں یہ ہیں:

۱۔ قیامت کا انکار (آیت: ۱) ۲۔ یتیم سے نفرت (آیت: ۲)

۳۔ مساکین سے نفرت (آیت: ۳) ۴۔ نماز میں غفلت (آیت: ۴ تا ۵)

۵۔ ریاکاری (آیت: ۶) ۶۔ انتہائی درجے کا بخل (آیت: ۷)

② **انجام:** ایسے لوگوں کا انجام تباہی ہے۔ (آیت: ۴)

آیاتہا ۳ | # سُوْرَةُ الْكَوْثَر (۱۰۸) (۱۵) | رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الکوثر، النحر، انا اعطینٰک الکوثر

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ... فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۰۸ نزولی نمبر: ۱۵ (سورۃ العادیات کے بعد اور سورۃ التکاثر سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات: ۱ آیات: ۰۳ کلمات: ۱۰ حروف: ۴۲

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں خسارے کے اسباب کا بیان ہوا، اس سورت میں کامیابی کے اُصول کا ذکر ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں ریاکاری کا ذکر ہوا، اس سورت میں اخلاص کا ذکر ہے۔

موضوع

کامیابی کے دو اصول: اخلاص، قربانی

خلاصہ

(اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳)

کامیابی کے دو اُصول ہیں:

۱۔ اخلاص: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عمل کیا جائے۔ (آیت: ۲)

۲۔ قربانی کا جذبہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانی دی جائے۔ (آیت: ۲)

(۱۰۹) سُوْرَةُ الْكَافِرُوْن (۱۸)

اٰیَاتُهَا ٦ — رُکُوْعَاتُهَا ١

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الکافرون، قل یا ایہا الکافرون، المقشقشہ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ...

۲ زمانۂ نزول جمہور کے نزدیک مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۰۹ نزولی نمبر:۱۸ (سورۃ الماعون کے بعد اور سورۃ الفیل سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوعات:۱ آیات:۰۶ کلمات:۲۸ حروف: ۹۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت کی طرح اس سورت میں بھی کامیابی کے اصول کا ذکر ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں بھی خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ذکر تھا، اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غیر اللہ سے براءت کا ذکر ہے۔

موضوع

کامیابی کا اصول: ولاء اور براء کا عقیدہ

خلاصہ

(قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ ...... لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝۶)

کامیابی کے تیسرے اُصول ولاء (اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی) اور براء (اللہ تعالیٰ ہی کے لئے براءت) کا ذکر ہے۔
کفر و اسلام میں جوڑ نہ فی الحال ہو سکتا ہے اور نہ مستقبل میں؛ اس لئے کہ

۱۔ اسلام کفر کو قبول نہیں کرتا نہ فی الحال۔ (آیت:۱ تا ۲) ۲۔ اسلام کفر کو قبول نہیں کرتا نہ مستقبل میں۔ (آیت:۴)
۳۔ کفر اسلام کو قبول نہیں کرتا نہ فی الحال (آیت:۳) ۴۔ کفر اسلام کو قبول نہیں کرتا نہ مستقبل میں (آیت:۵)
۵۔ دونوں الگ الگ ہیں۔ (آیت:۶)

آیاتہا ۳ (۱۱۰) **سُوْرَةُ النَّصر** (۱۱۴) رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ النصر، اذا جاء، التودیع

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۱۰ نزولی نمبر: ۱۱۴ (سورۃ التوبہ کے بعد، اس کے بعد کوئی سورت نازل نہیں ہوئی)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۳ کلمات: ۲۶ حروف: ۷۴

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں کفر اور اسلام کے درمیان اختلاف کا ذکر تھا، اس سورت میں اسلام کی کامیابی کی بشارت ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں کامیابی کے اصول کا ذکر ہوا، اس سورت میں کامیابی کا اعلان ہے۔

موضوع

مشن کی تکمیل

خلاصہ

(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ...... إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۳)

جب اللہ تعالیٰ مشن میں کامیابی عطاء کردے تو غرور میں مبتلا ہونے کے بجائے دو کام کئے جائیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا استحضار اور اس کی یاد ۔ ۲۔ اپنے گناہوں پر استغفار ۔ (آیت: ۱ تا ۳)

آیاتہا ۵ | سُوْرَةُ اللَّهَب (۱۱۱) (۶) | رکوعاتہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ اللھب، تبت، المسد

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ...فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ...

۲ زمانۂ نزول بالاجماع مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر:۱۱۱ نزولی نمبر:۰۶(سورۃ الفاتحہ کے بعد اور سورۃ التکویر سے پہلے)

۴ اعداد وشمار رکوع:۱ آیات:۰۵ کلمات:۲۳ حروف: ۷۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورت میں حق کے انجام کا ذکر ہوا، اس سورت میں باطل کے انجام کا ذکر ہے۔
۲۔ پچھلی سورت میں کامیابی کا اعلان ہوا، اس سورت میں کامیابی کی تکمیل کا ذکر ہے۔

موضوع

مشن کی تکمیل

خلاصہ

(تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ ...... فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵)

مشن کی تکمیل اور کامیابی کے راستے میں جو رکاوٹ بنیں گے

۱۔ اللہ تعالیٰ انکو راستے سے ہٹادیں گے۔ (آیت:۱)

۲۔ ان کا مال ومتاع ان کو عذابِ الٰہی سے نہ بچاسکے گا۔ (آیت:۲تا۳)

۳۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے معاونین کو بھی ہٹائیں گے۔ (آیت:۴تا۵)

ایاتہا ۴ — رکوعاتہا ۱

(۱۱۲) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص (۲۲)

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

الاخلاص، قل ھو اللہ احد، التوحید، التفرید، التجرید، النجاۃ، الولایۃ، الصمد، الاساس

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ... اَللّٰهُ الصَّمَدُ...

۲ زمانۂ نزول

حضرت ابن مسعود کے نزدیک مکی سورت ہے اور حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۱۱۲ — نزولی نمبر: ۲۲ (سورۃ الناس کے بعد اور سورۃ النجم سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوع: ۱ — آیات: ۰۴ — کلمات: ۱۱ — حروف: ۴۷

۵ ربط

۱۔ پچھلی سورتوں میں حق اور باطل کی کشمکش اور حق کی فتح کا ذکر تفصیل کے ساتھ آچکا، اس سورت میں حق وباطل کے درمیان فرق کی بنیاد: عقیدۂ توحید کا تذکرہ ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں ابولہب کی ہلاکت کا ذکر تھا۔ اس سورت میں ہلاکت سے بچنے کے سبب کا ذکر ہے۔

موضوع

مشن کی تکمیل

خلاصہ

(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ ...... وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ﴿۴﴾)

اللہ تعالیٰ معبود حقیقی کی پانچ صفات کا تذکرہ:

۱۔ یکتا ہے جس کا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ (آیت: ۱) ۲۔ بے نیاز ہے ہر قسم کے عجز سے پاک ہے۔ (آیت: ۲)

۳۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ (آیت: ۳) ۴۔ نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ (آیت: ۳)

۵۔ اس کا ہمسر اور برابر نہیں۔ (آیت: ۴)

آیاتھا ۵ ﴿۱۱۳﴾ # سُوْرَۃُ الْفَلَق ﴿۲۰﴾ رکوعاتھا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ الفلق، قل اعوذ برب الفلق، المعوذتین

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ...

۲ زمانۂ نزول حضرت ابن مسعود کے نزدیک مکی سورت ہے،
اور حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں مدنی سورت ہے۔

۳ ترتیب مصحفی نمبر: ۱۱۳ نزولی نمبر: ۲۰ (سورۃ الفیل کے بعد اور سورۃ الناس سے پہلے)

۴ اعداد و شمار رکوع: ۱ آیات: ۰۵ کلمات: ۲۳ حروف: ۷۴

۵ ربط

۱۔ پورے قرآن میں حق کی تعلیمات اور صراطِ مستقیم جیسی دولت کا بیان ہوا، اس لیے آخری دو سورتوں میں ہر قسم کے دشمنوں اور مضرات سے بچانے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔
۲۔ سورۃ الاخلاص میں توحیدِ خالص کا ذکر آیا۔ اِن سورتوں میں اُسی اللہ تعالیٰ کی طرف ہر قسم کی مشکلات میں رجوع کا ذکر ہے۔

موضوع

دنیوی اور جسمانی طور پر نقصان پہنچانے والی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

خلاصہ

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ ...... وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾)

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (آیت: ۱)

عموماً: ضرر پہنچانے والی تمام مخلوقات کے شر سے۔ (آیت: ۲)

خصوصاً: ۱۔ اندھیری رات کے شر سے۔ (آیت: ۳)

۲۔ منتر پڑھ کر پھونکنے والوں (جادوگروں) کے شر سے۔ (آیت: ۴)

۳۔ حاسدین کے شر سے۔ (آیت: ۵)

ایاتُہا ۶ — # سُوْرَۃُ النَّاس (۱۱۴) (۲۱) — رکوعاتُہا ۱

سورت کا تعارف

۱ نام مع وجہ تسمیہ

اس لئے کہ سورت میں یہ الفاظ آئے ہیں: قل اعوذ برب الناس، المعوذتین

۲ زمانۂ نزول

اَصح قول کے مطابق مکی سورت ہے۔

۳ ترتیب

مصحفی نمبر: ۱۱۴ نزولی نمبر: ۲۱ (سورۃ الفلق کے بعد اور سورۃ الاخلاص سے پہلے)

۴ اعداد وشمار

رکوع: ۱ آیات: ۰۶ کلمات: ۲۰ حروف: ۷۹

۵ ربط

۱۔ پورے قرآن میں حق کی تعلیمات اور صراطِ مستقیم کا بیان ہوا۔ چونکہ یہ ایک بڑی دولت ہے اس لیے اس کی حفاظت کے لیے اِن آخری دو سورتوں میں ہر قسم کے دشمنوں اور مضرات سے بچانے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

۲۔ پچھلی سورت میں جسمانی اور دنیوی طور پر نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پناہ کا ذکر تھا، اس سورت میں رُوحانی اور دینی طور پر نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پناہ کا ذکر ہے۔

موضوع

دینی اور رُوحانی طور پر نقصان پہنچانے والی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

خلاصہ

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① ...... مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥)

پناہ مانگو اللہ کی جو:

۱۔ رب ہے۔ (آیت: ۱) ۲۔ بادشاہ ہے۔ (آیت: ۲) ۳۔ معبود ہے۔ (آیت: ۳)

وسوسہ ڈال کر دین کو نقصان پہنچانے والے انسانوں اور جنات کے شر سے۔ (آیت: ۴ تا ۶)

دعائے ختم القرآن

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ ط اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ط
وَاجْعَلْہُ لِیْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَۃً ط اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ
مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ
وَاٰنَآءَ النَّھَارِ ط وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط









سیرتِ طیبہ

دروس وعبر

نقشوں اور مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر کے ساتھ

مولانا الطاف الرحمٰن عباسی







ناشر

القرطبہ للنشر والتوزیع

جامعہ قرطبہ گلشن بلاک نمبر ۱ کراچی